بعون ستار ما و فضل خلاق جہان

تصنیف خاتم سخن حسان الزماں حافظ ملک معانی جناب حافظ مولوی قاضی محمد جلیل الدین حسن صاحب جلیل

نعت مقبول خدا صلعم

دفتر حقیقت

باجازت مصنف بسعی قاضی حافظ محمد احمد صاحب برادر خورد مصنف ممدوح

بمطبع مظہری واقع پیلی بھیت میں طبع ہوا

ردیف | بسم اللہ الرحمن الرحیم | الف

وہ گھر نہین ہے کہین گھر نہین جہان تیرا
مکان تیرا ہی ہمین تو ہی لامکان تیرا

ہر ایک قطرہ ہی مداح تر زبان تیرا
ہر ایک ذرّے سے جلوہ ہوا عیان تیرا

بیانِ کنہِ حقیقت ہی لابیان تیرا
مکانِ خلوتِ حدت ہی لامکان تیرا

وہ دل خراب ہے جس دل مین ہو گرم آگ نہین
وہ گھر اُجاڑ ہی جسمین نہین دھوان تیرا

چراغ لیکے بھی ڈھونڈھا مگر کہین نملا
سراغ مین نے لگایا کہان کہان تیرا

تجھی کو خوب ہین معلوم حکمتین اپنی
نہین ہے تیرے سوا کوئی رازدان تیرا

نہ پائی کوئی جگہ تیرے نام سے خالی
مگر کہیں نہ ملا نام کو نشان تیرا

عجب وسیع بچھایا ہے خوان دعوت عام
کہ ہوتا بسلیمان ہے میہمان تیرا

بلند و پست کا مالک ہے عرش سے تا فرش
زمان تیرا ہے زمین تیری آسمان تیرا

ہیں تیرے ہاتھ سفید و سیاہ عالم کا
تو آفتاب ہے پر سب ترا بچھان تیرا

ترا کرم وہ کرم ہے کہ حد نہیں جسکی
اور انتہا سے فزون قہر (الامان) تیرا

یہ تاب کیا کہ ترے ہجر میں رہے زندہ
یہ جان لا کے کہاں سے یہ نیمجان تیرا

ہیں تیرے ذکر میں اشکوں کے ساتھ پارۂ دل
تری کی راہ رواں ہے یہ کاروان تیرا

دہن کو دی ہے زبان اور زبان کو نعمت شکر
ادائے شکر کہاں تک کرے زبان تیرا

کہاں وہ دل ہے کہ جس دل میں تیری آگ نہیں
کہاں وہ آگ ہے جسمیں نہیں دھوان تیرا

ہزاروں کھو گئے تیری تلاش میں ای دوست
نشان مٹ گئے پایا نہ کچھ نشان تیرا

جو کوئی نقص نکالے تو کیا ترا نقصان
زبان بتا جو تجھیں تو گیا زبان تیرا

زبان بیان سے عاجز بیان تو ہا ہے
کہاں زبان مری اور کہاں بیان تیرا

وہیں خوشی ہے مری بھی جہاں تری ہو خوشی
کہ میں ترا ہوں جہنم ترا جنان تیرا

جدھر سے چاہی چلا آئے ڈھونڈ طلب طالب
نہ کوئی در ہی ترا اور نہ پاسبان ترا

خیال میں ہے کہ گردن میں دل میں کعبے میں
کہان کہان کہون گھر ہی کہان کہان ترا

پناہ زیر زمین دیدے اب تو ای اللہ
ستا رہا ہی بہت مجھکو آسمان ترا

مجھے کچھ اور نہین حاجت اک حاجت ہی
کہ ہون کسیکا نہ محتاج اک ہان ترا

ہلاک ہوگئے لاکھون تلاش مین تیری
پتا کہین نہین ہی عمر جاودان ترا

ہوا بندھی ہی تری اسقدر زمانے مین
کہ حکم آب و ہوا پر بھی ہی روان ترا

دماغ عرش پہ ہی سجدہ کرنیوالون کا
بہت بلند ہی ای دوست آستان ترا

بشر تو کیا ہی فرشتون کے ہوش اڑتے ہین
ملا نہ طائر سدرہ کو آشیان ترا

فلک کو توڑ کے پہنچیگی تجھ تک آہ مری
جو مجھسے قطع نہوگا یہ ہفت خوان ترا

سر سجود در خلق پر بہت گڑا
بس اب جبین ہی مری اور آستان ترا

زبان میں اور بھی دیدے بیان قدرت کو
کہ اک زبان سے ہوتا نہین بیان ترا

ملے زمین پہ حافظ کو اسکی مہمانی
فلک پہ تھا شب اسرا جو میہمان ترا

آدم کا تھا خمیر تمہارا ظہور تھا
حقا کہ سب سے پہلے تمہارا ہی نور تھا

اتنا ہی آگئے پردۂ وحدت کے تھا قریب
جتنا کہ پیچھے عرش محمد سے دور تھا

آدم کی تھا جبین میں تیرا نور جلوہ گر
شیطان کا جب تو سجدہ نہ کرنا قصور تھا

نور خدا تھے آپ نہ تھا سایہ آپکا
روشن ہی سایہ نور کا امکان سے دور تھا

خالق نے کس خوشی سے بلایا آپکو
امت کے واسطے غم روز نشور تھا

ہر قبر پر براق مقرر کرا لیا
کتنا خیال یبعث من فی القبور تھا

شہپر پل صراط پہ جبریل کے ملے
امت بہت ضعیف تھی مشکل عبور تھا

جس نور ذوالجلال میں وہ نور جا ملا
اُس نور کا شرارہ سر کوہ طور تھا

خادم فرشتگان مقرب بنے آپ کے
پیمانہ رزق کا نہ اجل تھی نہ صور تھا

پہنچوں حضور میں تو کروں عرض یا نبی
بیتاب مدتوں سے دل ناصبور تھا

حافظ نظم ہو گئی تائید غیب سے
نعت نبی کا ورنہ مجھے کیا شعور تھا

تجھے کچھ صفت لکھنا نہیں کہ روئے انور کا
سنہرا لادیا پانی چشمۂ خورشید خاور کا

دکھا دو اپنے مشتاقوں کو جلوہ روے انور کا
اٹھا دو اک ذرا للہ گوشہ اپنی چادر کا

ابھی کیا ہے ابھی تو عاشقوں کے دل ہی پستے ہیں
لیے بیٹھی ہے رفتار نبی سامان محشر کا

کبھی روح الامین کا جی نہیں لگتا نہیں لگتا
یہیں آتے ہیں رستہ دیکھ پایا ہے یہ گھر کا

تصدق ایسے رونے کے فدا ایسے ترحم کے
وہ پیاری انکھیں منہ تکتی ہیں میرے دیدۂ تر کا

تری انکھوں کی خشکی لب کی ہیں سب دیکھی بھالی
اسیکو حال کیا معلوم میرے دل کے اندر کا

فراق مصطفی کا حال اے دل یوں چھپاتا ہے
سوا میرے تمہارے ہے میسر کون او باہر کا

الٰہی سرد کرنا ہے تو کرنے نار دوزخ کو
ابھی آنسو ٹپکتا ہے نبی کے دیدۂ تر کا

ابھی انکے قدم چومو ابھی سر کی بلائیں لو
نصیبہ مجھکو ملجاتے جو گیسوے پیمبر کا

تمہارے سایۂ رحمت میں اپنی عمر کٹ جاتی
تمہارے در پہ ملجاتا ٹھکانا ایک بستر کا

صبا روضے میں تو پہنچے تو اتنا عرض کر دینا
مسافر ایک حافظ نام بھی حاضر ہے باہر کا

تمہارا پہلے پیتا بھی رہ یثرب میں سمندر کا
یہ سارا فیض جاری ہے ہمارے دیدۂ تر کا

جنہیں آتے ہیں چکر دن صبا میں اس بیت بروکے
انہیں حاصل ہے گھر بیٹھے طواف اللہ کے گھر کا

پھرون مین دشت یثرب مین تو کچھ تقدیر سیدھی ہو
مرے پھرنے پر اب موقوف ہی پھرنا مقدر کا

فراق مصطفے مین ضبط کی طاقت کہان مجھکو
تو اے ناصح اسی سمجھا جگر جسکا ہو پتھر کا

وہ چونکین خواب راحت سے تو جاگین بخت امت کے
جسے دیکھو وہ رستہ دیکھتا ہی شور محشر کا

نہین ممکن کہ محشر مین وہ پابند سلاسل ہو
جسے ہاتھ آگیا ہی سلسلہ زلف پیمبر کا

کھلی رہتی ہی ہر دم چشم حیرت روانور کے
اُتارا ہمنے کیا نقشا تمھارے روزن در کا

جسے کعبہ سمجھتے ہین تری محراب مسجد ہے
جسے کہتے ہین ساق عرش وہ پایہ ہی منبر کا

یہ کس منہ سے کہون مجھکو قدمبوسی میسر ہو
مری ہاتھون کو ہاتھ آجاے بازو آپکے در کا

وہ کیونکر بعد مرجانے کے جاسکتا ہی دوزخ تو
جو قیدی جیتے جی ہو دام گیسوے پیمبر کا

ٹی ہی مجھکو گھر بیٹھے ہوے پتھر کاوکی خدمت
کہ چشم تر مین نقشا پھر رہا ہی آپکے گھر کا

عجب کیا رحم کھائین وہ مری ٹوٹی امیدون پر
اگر دیکھین بندھا ہی تار اشک دیدۂ تر کا

گنہگارون کو محشر مین نہوگی اور کچھ راحت
مگر ہان یہ کہ وہ سب تکتے ہونگے منہ پیمبر کا

مزے سے گھومتا پھرتا ہے گرد روضۂ حضرت
بلندی پر ہے اے حافظ ستارہ چرخ اخضر کا

قد کیا کہ سایہ بھی نہین دیکھا جناب کا
اسپر ادھر سے منہ ہی پھرا آفتاب کا

بھولا نہ ورد رے وہ رسالت مآب کا
حافظ مین ہو گیا ہون خدا کی کتاب کا

موے تمھارے ہی نمک حسن کے طفیل
پایا دل برشتہ نے رتبہ کباب کا

ای پیر چینچ انکو جوانی مین دیکھنا
ہو دو برس گئے سن مین تو عالم شباب کا

ہین وہ فصیح سیف زبان جنکے سامنے
فقرہ نہ چل سکا کوئی اہل کتاب کا

سو بار دن سے رات ہوا اور دن ہو رات سے
ثابت نکر سکے کوئی سایہ جناب کا

روز حساب کوئی سہارا نہین مجھے
ہے آسرا تیرے کرم بیحساب کا

راکب حضور سا ہو تو مرکب براق سا
اور جبرئیل تھامنے والا رکاب کا

میخانہ میہمان بھی تھا جب سے مست ہون
سرخوش نیا نہین ہون پرانی شراب کا

آئے نہ حرف میری کتاب حساب پر
ہو لے جو ایسے اوقت حساب و کتاب کا

سنتا ہون مین کہ حافظ بیچارہ ہے مریض
دیکھ آو ہی یہ کام نہایت ثواب کا

اگر موج زن دیدۂ تر رہیگا
تو کاہیکو قائم مرا گھر رہیگا

جو پہنچیگا صحرا مین دیوانہ تیرا
تو خوش ہوکے جامے سے باہر رہیگا

نہ لب صورتِ آبِ حیوان چھپاؤ
کوئی مرنے والا کبھی مر رہیگا

ہے بے سایہ قدِّ حق کا تجھپر ہے سایہ
ترا سایہ امت کے سر پر رہیگا

ذرا سر کو ٹکرانے دو آستان سے
نہ سودا رہیگا نہ یہ سر رہیگا

جو کر دوگے بندے کو آزاد سولے
بتاؤ تو کسکا وہ ہو کر رہیگا

برون کے لیے ہے بھلون کی شفاعت
جو بدتر ہے وہ سب سے بہتر رہیگا

اگر سچ ہے خورشیدِ محشر کی تابش
تو کاہیکو دامن ترا تر رہیگا

پہنچنے نہ دوگے اگر سنگِ در تک
تو پھر حوصلہ خاک پتھر رہیگا

کسی جا سے جا کے دیوانہ تیرا
مگر شرع کی حد سے باہر رہیگا

نہ ہوگا تو ہوگا بہت یاد حافظ
مرا ذکر یارون مین اکثر رہیگا

قابو سے ہے باہر دلِ دیوانہ ہمارا
اور تم سے جدا ہے نہ تمہارا نہ ہمارا

ڈر کر جو مین کہتا ہون گنہگار بہت ہین
فرماتے ہین اور لطفِ کریمانہ ہمارا

بیخود ہین نہ مدہوش نہ مینوش نہ بیہوش ۔ ہین ہوش مگر رنگ ہے مستانہ ہمارا

باندھوا ہے زنجیر سے گیسو کی وگرنہ ۔ مانیگا نہ ہرگز دلِ دیوانہ ہمارا

دی حشر مین اعضا نے گناہون کی گواہی ۔ ہر ایک یگانہ ہوا بیگانہ ہمارا

آجائیے دل مین کہ چھٹے بھیڑ یہ ساری ۔ ارمانون سے آباد ہے ویرانہ ہمارا

تم قبر مین اک پرتوِ رخسار جو ڈالو ۔ ہو مطلعِ انوار سیہ خانہ ہمارا

کونین کے آقا کی ملی مفت غلامی ۔ اور قیمتِ کونین ہے بیعانہ ہمارا

پیاسا ترے دیدار کا ہے دیدۂ مشتاق ۔ پانی کو ترستا ہے یہ پیمانہ ہمارا

اے شاہ ذرا ہاتھ تو رکھدیجیے دل پہ ۔ درویش ہین مقبول ہو نذرانہ ہمارا

ہو کر ترے دیوانے ہوے مرجعِ آفاق ۔ اب دیکھیے جسکو وہ ہے دیوانہ ہمارا

ہم آپ سے ہنگامِ شفاعت یہ کہینگے ۔ ارمان رہے اب نہ تمہارا نہ ہمارا

بیتاب ہین میرے لیے محشر مین پیمبر ۔ دوزخ کو چلا جاے نہ دیوانہ ہمارا

محشر مین مجھے دیکھکے پابندِ سلاسل ۔ فرمائینگے یہ کون ہے دیوانہ ہمارا

دس پانچ ہی اشعار مین گھبرا گئے حافظ

باقی ہے بہت کچھ ابھی افسانہ ہمارا

پھر جوش پہ ہے خانۂ مستانہ ہمارا — لبریز مے نعت ہے پیمانہ ہمارا

پھر محفلِ میلاد کی آراستگی ہے — ہمجانۂ کعبہ ہے سیہ خانہ ہمارا

نازل ہین در و بام پر انوارِ تجلی — ہمدوشِ سرِ طور ہے کاشانہ ہمارا

بالیدہ در و بام یہ ہین فرطِ خوشی سے — اونچا ہی بہت عرش سے کاشانہ ہمارا

سرمست کیا چشمِ سیہ مستِ نبی نے — میخانہ وہی ہے وہی پیمانہ ہمارا

کچھ غم نہین آلودۂ عصیان ہے جو دامن — دھو دیگا اُسے گریۂ مستانہ ہمارا

چلنے کا نہ پھرنے کا ہوا کس لیے پیدا — سر آپ کے قدمون پہ جو پہنچا نہ ہمارا

لائینگے تبرک ترے روضے سے جو زائر — جی دیکھکے للچائیگا کیا کیا نہ ہمارا

دیوانِ صفِ محشر مین مجھے یاد کرینگے — دیکھو تو نہوا کہین وہ دیوانہ ہمارا

پوچھے مرے اعمال کو جب داورِ محشر — کہدیجیے اتنا کہ ہے دیوانہ ہمارا

روزی ہو تجھے خالِ مبارک کا نظارہ — جس روز کہ دنیا سے اُٹھے دانہ ہمارا

لبریز ملے شربتِ دیدار کا ساغر — جس وقت چھلکنے لگے پیمانہ ہمارا

فرماؤ کبھی میری طرف کرکے اشارہ
ہم شمع تجلّی ہین یہ پروانہ ہمارا

تربت مین تو باقی نرہا ایک بھی زائر
سب آگئے قاصد کوئی آیا نہ ہمارا

رونا ہو کم دیدہ اگر کور بھی ہو جائے
ٹپکیگا سوا ہو کے پیمانہ ہمارا

سینے مین نہ دل ہے نہ جگر ہے نہ لہو ہے
غم آئے ترا صاف ہے کاشانہ ہمارا

ہم سوئے تھے کس فکر جو وہ خواب مین آتے
ہم جاگے نصیبہ کبھی جاگا نہ ہمارا

مرجائینگے اک روز اسی فکر مین حافظ
رہجائیگا افسانہ ہی افسانہ ہمارا

اُس قدِ بے سایہ کا مجھکو جو سودا ہو گیا
سمجھے ہین اُلٹی سمجھ والے کہ سایا ہو گیا

چاند نکلا تیرگی بھاگی اُجالا ہو گیا
رہبر آیا وقت گمراہی کا گمرا ہو گیا

مجھکو دوزخ سے بچایا آپ نے بیشک
لو یہ بندہ بندۂ احسان ہو گیا

ایکبار ارشاد فرمادو جلسے مین نبی کے
لو تمہارا نام جنت کا قبالا ہو گیا

وہ ریاضت کیا رہا ہے کہ ہو جس سے غرور
نفس فربہ ہو گیا جب جسم دبلا ہو گیا

یک بیک وہ لگے باز جانے کا کچھ تو سبب
کچھ تو در پردہ تمہارا بھی اشارا ہو گیا

عمر گزری اسقدر لیکن نہین آئی خبر
کام کیا کرنے کا تھا کیا رہا کیا ہوگیا

اشکباری حد سے گزری کیون نہوتی مغفرت
جوش پر طوفان ہے رحمت کا دریا ہوگیا

قطعہ تا چہار شعر

جسنے بھی کی شبِ اسرے زیارت آپ کی
عاشق دلدادہ روے مصطفیٰ ہوگیا

پھر امامت کی جنابِ سیدِ ابرار نے
صف بصف جب حکم سبکو اقتدا کا ہوگیا

کیا ادا فرض مین بھی تھی ادا دلفریب
وہ خوش آوازی کہ سنکر سبکو سکتا ہوگیا

پہلے ہی اللہ اکبر پر گلے کٹنے لگے
ہر نمازی بسملِ تکبیرِ اولیٰ ہوگیا

زادِ رہ کا غم نہین لیجانے والا ہے خدا
ابتو لے حافظؔ مدینے کا ارادا ہوگیا

اپنے غم سے ہین فرصت نہین پھر غم کسکا
آپ ماتم زدہ ہین تجھے ماتم کسکا

غم کو الفت ہے مگر دل سے دل کو غم سے
کون ہمدم ہے مرا اور مین ہمدم کسکا

نہ تو ماتم کی ہے مہلت نہ خوشی کی ہی خبر
عید ہی ہے کدھر اور محرم کسکا

مجھکو رونے کی بھی فرصت نہین دنیا بھی
تجھکو رونا ہے مگر سینۂ پرغم کسکا

روتے ہیں کسکو کہ ہے جذب کی حالت طاری
ہو گیا اور ہی عالم غمِ عالم کسکا

دل سے پیارا ہے جگر دل ہے جگر سے پیارا
ایک سے ایک ہے ارجِ گردون گم کسکا

اے غمِ شاہ کہے جاؤ ہمیں خوش پامال
سینہ کسکا ہے مری جان ہے دم کسکا

اہمانی کس سے کہین اسمین ہے ہو اسکو کلام
دم بخود ہے لبِ عیسےٰ کہ ہے دم کسکا

جسکے صدقے سے دعا آپ کی مقبول ہوئی
کہیے وہ نام تھا ہی حضرتِ آدم کسکا

کون ہے نارِ جہنم سے بچانے والا
جسمِ بے سایہ بنا نورِ مجسم کسکا

جسکے بیمار وہ ہیں میں بھی ہون اُسی کا مریض
ہاے اب چارہ کرین عیسیِ مریم اُسکا

کسکی ہے عالمِ بالا مین سے آمد
تذکرہ آج فرشتون مین ہے باہم کسکا

نقشِ امید کا کرسی پہ بٹھایا کسنے
پایۂ تخت بنا عرشِ معظم کسکا

ہے حیاتِ ابدی کسکی وفات ظاہر
جسمِ بے روح رہا روحِ مجسم کسکا

عرض کرنا سرِ میدانِ شفاعت حافظ
منہ تکون تیرے سوا سرورِ عالم کسکا

تو ہی شافع ہے قیامت مین گنہگارون کا
چارہ گر تیرے سوا کون ہے بیچارون کا

طعنے سن سن کے میں کہتا ہوں گنہگاروں کا
ہے کوئی بخشنے والا بھی گنہگاروں کا

جلد ہنگامۂ محشر میں خبر لو مولا
منہ ذرا سا نکل آیا ہے گنہگاروں کا

ہے ابھی عشقِ نبی کا مرے دل سے یہ کلام
حال ہوتا ہے یہی تازہ گرفتاروں کا

آبرو حق ترے ہاتھ ہے اے داورِ حشر
مجمعِ عام ہے اور ساتھ ہے دینداروں کا

ایک سا کوچۂ حضرت کا ہے سودا شب و روز
سر سے ٹلتا نہیں سایہ کبھی دیواروں کا

دے دیا دیکھ کے دنیا کے طبیبوں نے جواب
اب تو اللہ ہے والی ترے بیماروں کا

مستحقانِ شفاعت کی جو فہرست لکھو
نام عنوان پہ ہو سب سے سیہ کاروں کا

جو کہ اس غم سے ہے فارغ ہو وہ غم سے فارغ
دل رہے شاد اماموں کے عزاداروں کا

اور معشوق تو عشاق سے کرتے ہیں گریز
تو وہ مطلوب ہے طالب ہے طلبگاروں کا

خوب آخر ہمہ تن گنہ کا ہے بنایا تو نے
ہو گیا رنگ سفید آ کے سیہ کاروں کا

خواب میں سیر ہوں آنکھیں تو دکھا دو ان کو
ہو گئے بیہوش کروں کام میں ہشیاروں کا

پڑھتے ہیں میری غزل کر کے تخلص تبدیل
حافظا دزدوں کا شیوہ ہی عیاروں کا

جو ہے موت بے زیارت تو ہو بالقضا رضینا

نہ پرائی موت مرنا نہ پرائی زیست جینا

نہ ہے مال و زر کی خواہش نہ ہے مفلسی کی کاہش

مرے داغ ہین خزانہ مرا سینہ ہے خزینا

اُنھین بیحجاب دیکھین جو اُٹھین حجاب دل کے

نظر آئین ہر جگہ وہ جو ہو آنکھ دل کی بینا

کہین جلد آئین یارب سفرِ حجاز کے دن

مجھے ایک پل ہے اک دن مجھے ایک دن مہینا

مری بیخودی خدا را مجھے تو بتا دے اتنا

مرا سینہ کس نے چھانا مرے دل کو کس نے چھینا

تری اک نگاہ پل مین جسے چاہے مست کر دے

نہ صراحیان نہ ساغر نہ سبو نہ خم نہ مینا

جو مکان سے لامکان پر گئے ایک دم مین سرور

یہ تھی شانِ ربِّ اکبر نہ لمند تھی نہ زینا

کوئی سب حجاب اُٹھاوے مجھے ہند مین دکھاوے

یہ نجف یہ کربلا ہے یہ ہے مکّہ یہ مدینا

سرِ بزم دیدے ساقی مجھے بھر کے وہ پیالہ

نہ گناہ جسکا چکھنا نہ حرام جسکا پینا

یہ طریقِ عشق اور تم کرو توبہ حضرتِ دل

ابھی سیکھیے سلیقہ ابھی پوچھیے قرینا

یہ ہے التجاے حافظ یہ ہے مدعاے حافظ

جو مرون تو پاؤن جنت جو جیون ملے مدینا

جو مقامِ دنا سے حضور بڑھے تو وصال مین فرق ذرا نرہا

کوئی راز نتھا کہ عیان نہوا کوئی پردہ نتھا کہ اُٹھا نرہا

ترے فیض سے خلقتِ جن و بشر ترے فیض سے زینتِ شمس و قمر

ترے فیض سے نوبتِ شام و سحر ترے فیض سے کوئی بچا نرہا

ترا عقدۂ لب ہے وہ عقدہ کشا کہ ذرا بھی اگر لب عقدہ کھلا
کوئی عقدہ تھا کہ وہ کھل نہ گیا کوئی دامِ بلا مین پھنسا نہ رہا

ترے لطف کا کیا کوئی وصف کرے کہ بچھڑا ہوؤن کے پرے کے پرے
ابھی آکے کھڑے ہو لاکھ برے ابھی اُنمین کوئی بھی برا نہ رہا

چلے آؤ سرھانے خدا کے لیے کہ ہون جان بلب اک اسکے لیے
سب اُٹھائے ہین ہاتھ دعا کے لیے دمِ نزع ہے وقتِ دوا نہ رہا

ترے ہجر نے کھوئے ہمارے مزے وہ نظارے کے لطف وہ پیار کے مزے
ہوئے خاک زمانے کے سارے مزے ہمین جینے مین خاک مزا نہ رہا

ترے وصف کا وصف ہو کس سے ادا ہوا وہ تو خطا ہون ہوش خطا
ترا نام جو مین نے قلم سے لکھا مرے نام گناہ لکھا نہ رہا

مین پیادہ مدینہ ہے دور ابھی ہے سواری اجل کی قریب کھڑی
کبھی دل مین زیارتِ شہ کی خوشی کبھی غم کہ مین زندہ رہا نہ رہا

تری یاد مین شب جو مین نے لگا مری آنکھون سے چشمۂ اشک بہا

جو گناہ تھا نقش بر آب ہوا کوئی حرف بدی کا لکھا نہ رہا

ترے تشنہ لب جو شہید ہوے ہیں مزے میں کہ جیتوں میں مر رہے

یہ اٹھائے فنا میں بقا کے مزے کوئی تشنۂ آب بقا نہ رہا

مری آنکھوں میں پھرتی تھی جنکی ادا انھیں دیکھ کے ہوگئے ہوش خطا

وہ آئے تھے جب تو میں ہوش میں تھا وہ جب آئے تو ہوش بجا نہ رہا

غم عشق نبی کی غذا جو ملی ہمیں تلخی عیش پسند ہوی

وہ ہوا نہ ہی نہ ہوس نہ ہی وہ نشا نہ وہ مزا نہ رہا

ردیف

بائے موحدہ

ہے جنوں نہ وہ حافظ بے سر و پا کہ وہ کوچہ بکوچہ پھرا ہی کیا

کوئی پوچھے جو ہند میں جی نہ لگا تو مدینے میں کس لیے جا نہ رہا

ہے نبی کا قصر عالی چرخ اخضر کا جواب

نیک و بد سب بخشدیگا کچھ نہ پوچھیگا خدا

اب تو ملنے کی بھی طاقت عشق حضرت میں نہیں

آپ آئے اور میں غافل پڑا سوتا رہا

روزن دیوار ہے خورشید خاور کا جواب

امت خیر البشر سے خیر اور شر کا جواب

جسم میرا ہو گیا ہے میرے بستر کا جواب

میری آنکھیں ہو گئیں نکہت میرے مقدر کا جواب

بھر گیا نور الٰہی سے کسی کے عشق مین
ہو گیا سینہ کسی کے روے انور کا جواب

احمد مرسل کا دنیا مین مقابل کون ہے
یا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا جواب

آسمانون نے تو یہ پایہ کبھی پایا نہین
عرش اعظم ہو تو ہو حضرت کے منبر کا جواب

اُدن منی اُدن منی تھا خطاب اُوکا
رب ہب لی امتی تھا اپنے سرور کا جواب

ایک کن سے حق نے سب کچھ کر دیا پیدا اگر
ایک پیدا اور ایک اپنے پیمبر کا جواب

آستانہ پر نبی کے ہو جو اک سجدہ نصیب
عرش اعظم تک نہو حافظ مرے سر کا جواب

کیون نہ محبوب الٰہی ہو لقا محبوب ہے
کیا ہی محبوب ہے انداز و ادائے محبوب

کیون نہو جائین سے مدہوش فدا محبوب
دلربا پا نہ وہ صبح اور وہ ادائے محبوب

اے خدا شان تری سب سے نرالی پائی
آپ پیدا کرے آپ بنائے محبوب

وعدہ غم ہو کبھی امید کبھی بیم کبھی
حشر مین دیکھیے کسکو بچائے محبوب

آپ کو دور نہ کھینچ اسقدر اے چرخ برین
کہ یہ رتبہ ہے طفیل کف پائے محبوب

کوئی محبوب نہین اوکے برابر بخدا
ایک محبوب خدا ایک خدائے محبوب

دیر بخشش مین ہے کیا یہ نہ روا رکھیو یارب
سامنے تیرے کھڑا اشک بہائے محبوب

تمکو سیری نہوی ہو جو تجلّی سے کلیم
دیکھ لو اک نگہ ہوش ربائے محبوب

کیا عجب ہے کہ وہ امت بھی ہو محبوب خدا
جسکو محبوب خدا اپنا بنائے محبوب

طور پر حکم کہ نعلین اُتارین موسےٰ
عرش پر حکم کہ پہنے ہوے جائے محبوب

طور پر یہ کہ ہمین دیکھ نہین سکتے کلیم
عرش پر یہ کہ ہمین حسن دکھائے محبوب

بیخودی ہو مجھے حافظ تو وہ خود ملجائے
آپ سے جاؤن مین آپ سے آئے محبوب

ردیف تائے فوقانی

گل رخسارِ محمد ہے بہارِ جنت
خال و خط آپ کا ہے نقش و نگارِ جنت

آگئے آگے ہین نبی ساتھ لیے بوے لطیف
پیچھے پیچھے ہے وان بادِ بہارِ جنت

خار و خس ہین ترے کوچے کے فدا ہو جی ان سے
دیکھ پائین جو عروسانِ بہارِ جنت

ہم تو مرتے ہین فقط ایک ترے کوچے پر
کون کرتا پھرے محشر مین شمارِ جنت

ساغرِ عشق سے ہین بیخود و مست و سرشار
نہ نشہ خلد کا ہمکو نہ خمارِ جنت

جسکی ہو جائے شفاعت وہی بخشا جائے
ہے توجہ پہ تری دار و مدارِ جنت

دل بیتاب کو بے آپ کے ہوگا نہ قرار
ہمکو ملجائے اگر دار قرار جنت

اپنے مطلب کے ہین ہشیار ترے دیوانے
کبھی ہوتے نہین دانستہ دوچار جنت

آپ کے حسن پہ جو جان دئیے بیٹھا ہو
کیا کرے لیکے وہ بیچارہ بہار جنت

تیرے کوچے مین اگر عیش مخلد ہو نصیب
نہ ہے مجھکو غم قرب جوار جنت

بستی ہی آپ کی ہست ہی کے دم سے ورنہ
ایک اجڑی ہوئی بستی تھی دیار جنت

جلد آجائے قیامت کہ وہ دیکھے ہمکو
دیکھی جاتی نہین اب حالت زار جنت

مری جاتی ہے مری طرح تمھی روضے پر
کیا بنیگا ترے کوچے مین مزار جنت

نور ہی نور تمھارا ہے نہ شے ہے مہر نہ ماہ
رات دن ایک سے ہین لیل و نہار جنت

یاد ہے امت عاصی کو تمھارا وعدہ
کہ جہنم مین بھی ہے صبر قرار جنت

ردیف ثا مثلثہ

دشت گردی ہو جو یثرب کی میسر حافظ
ہم کبھی منہ نہ کرین سوے دیار جنت

دور آپ سے پڑا ہون مین ناشاد الغیاث
ہوتی بری پڑی ہے یہ افتاد الغیاث

فریاد یا نبی کہ نہین دل کو تاب صبر
بیساختہ نکلتی ہے فریاد الغیاث

فریاد ہو خدا سے جو کوئی دُکھائے دل
ایسا ہو گیا ہے دل کو مرے آ گیا کرن
ہو حاضری کا حکم کہ مظلوم حجر ہوں
پیاسا ہوں دید شربت دیدار العطش
وہ دل کہاں سے لاؤں جو ضبطِ فغاں کرے
سُننا ہو میری عرض تو سُن لیجئے حضور
ہوں نفس بیدری میں گرفتار المدد
روزِ حساب عرض کرونگا حضور سے

میرا تو دردِ دل ہے خدا داد الغیاث
فریاد کا بھی ڈھنگ نہیں یاد الغیاث
ہوں دادخواہ و مورد بیداد الغیاث
نالاں ہے دل فراق میں فریاد الغیاث
پاسِ ادب ہے مانعِ فریاد الغیاث
پھر کسکو ہو گی طاقتِ فریاد الغیاث
آپ ہی ہوں صید آپ ہی صیاد الغیاث
وقتِ مدد ہے کیجیے امداد الغیاث

ردیف

دل ٹوٹنے کا غم نہیں حافظ کو غم یہ ہے
اب کس جگہ رہیگی تری یاد الغیاث

جیم عربی

اللہ غنی آپ کا رتبا شبِ معراج
حوریں بھی ملائک بھی پیمبر بھی جلو میں
خدمت پہ کہیں شیث کہیں آدم و ادریس

اللہ نے پاس اپنے بلایا شبِ معراج
تھا شور با صلِّ علیٰ کا شبِ معراج
اور تھے کہیں موسیٰ کہیں عیسیٰ شبِ معراج

قدسی ہی تھے منتظر حضرت والا | مشتاق تھا اللہ تعالے شب معراج
جنت میں جو ہیں آپ کی امت کے مراتب | اللہ نے اک ایک دکھایا شب معراج
آنکھوں سے کیا آپ نے خالق کا نظارہ | حاجب نہ رہا کوئی بھی پردا شب معراج
کانوں سے سنا قول خداوند تعالے | قوسین سے بھی فرق تھا ادنے شب معراج
جو مانگو میں دونگا تمھیں جو مانگو میں دونگا | یہ دمبدم ارشاد خدا تھا شب معراج
چاہا تو فقط بخشش امت کو نبی نے | اللہ سے کچھ اور نہ چاہا شب معراج
امت کے لیے نعمتیں پائیں ہوے راضی | پورا ہوا یعطیک فترضی شب معراج

حافظ کو بھی از راہِ کرم کچھ ہو عنایت
امت کے لیے لائے ہو کیا کیا شب معراج

ردیف حاے حطی

قالب سے روح جب ہو جدا اے خداے روح | قالب رہے بقیع میں جنت میں جاے روح
جینے کا لطف کیا ہے جو عشق نبی نہ ہو | عشق نبی ہو میرے بدن میں بجاے روح
مر جاؤں آستانۂ پاکِ رسول پر | بعد فنا تو کاش کچھ آرام پاے روح
بلبل بنا دے روضۂ اقدس کی اے خدا | کب تک نبی کے ہجر میں صدمے اٹھاے روح

جینے کا ہے مدار تمہارے ہی ذکر پہ
ہے اک یہی ترانۂ دلکش غذائے روح

جینے پہ فخر کرتے ہین تیرے مرے ہوے
تم پر ہزار جان سے قربان جائے روح

صدمے بہت سے پڑتے ہین اُٹھانے کے واسطے
یہ بھی اُٹھائینگے جو ہے باقی بقائے روح

جسم لطیف سم مین پھر آیا کہان ان
ایسی صفا نظر مین نہ ایسی صفائے روح

کشتون سے ایسے کرتے ہین وہ کچھ ارشاد زیر لب
جاتا ہے کوئی دم کو بدن مین پھر آئے روح

کرے خدا تعلق باطن حضور سے
بیٹھا رہون نہ لکھنؤ مین وہان ہی جائے روح

روحی فداک اب تو ہے یہ حال یا نبی
باقی نہین کچھ اور بدن مین سوائے روح

ردیف

آمین سب کہین جو یہ حافظ دعا کرے
قالب سے ہے بقیع مین جنت مین جائے روح

خاتمہ

نبی کا روز ولادت ہے بارھوین تاریخ
جو مومنون کو مسرت ہے بارھوین تاریخ

نزول نور خدا ہے ربیع اول مین
درود آیۂ رحمت ہے بارھوین تاریخ

یوہین جلینگے عدو سنکے ذکر مولد کو
اگر جہان مین سلامت ہے بارھوین تاریخ

بہانہ ڈھونڈھی جو بخشش کا رحمت باری
تو ذاکرون کو کفایت ہے بارھوین تاریخ

فرشتے پھرتے ہین دنیا مین تہنیت گویان — مبارک اور سلامت ہے بارھوین تاریخ

ہے عرش جسکا قدمبوس وہ ہوا پیدا — یہ فرشیون کو بشارت ہے بارھوین تاریخ

طلوع صبح ولادت ہے منکرون کو شاق — طلوع صبح قیامت ہے بارھوین تاریخ

ہزار صبح مراد اسکی صبح پر قربان — طلوع مہر نبوت ہے بارھوین تاریخ

فدا ہزار شب بارہ اس شب مہ پر — کہ جسکی صبح سعادت ہے بارھوین تاریخ

فلک سے آئے فرشتے لیے ہوئے انوار — زمین کی اور ہی زینت ہے بارھوین تاریخ

ردیف دال مہملہ

کرو وضو اٹھو حافظ پڑھو دوگانۂ شکر
حبیب حق کی ولادت ہے بارھوین تاریخ

آدمی ہون کہ ملک سب ہین فدائے احمد — دونون عالم ہین طلبگار لقائے احمد

اپنے محبوب کی ہر کوئی خوشی کرتا ہے — ہے وہی حق کی رضا جو ہے رضائے احمد

اک جہان کیسے ہین وہ یہ دونون جہان کے مالک — پادشاہون سے مزے مین ہین گدائے احمد

روز پرسش تو ہے دنیا کے سلاطین کے لیے — خلد مین جائینگے بے پوچھے گدائے احمد

بدن پاک سے ملکر یہ خوشی ہے یہ خوشی — کہ سماتی نہین جامے مین قبائے احمد

اور خوبون کے بشر اسکا خدا ہے خواہان
سب اداؤن سے نرالی ہے ادائے احمد

کہتے ہین جسکو اجابت وہ بتا دین کیا ہے
کمترین بندۂ درگاہِ دعائے احمد

کاش اُس خاک کا سجدہ ہی میسر ہو مجھے
جسپر اک بار پڑی ہو کفِ پائے احمد

قطعۂ شعر

انبیا ہولِ قیامت سے لرزتے ہونگے
اور شافع کوئی ہوگا نہ سوائے احمد

اور اُن کو در زبان نالۂ نفسی نفسی
امتی امتی آوازِ دعائے احمد

بخشوا لینگے تو صبر آئیگا جب آئینگے
ہاتھ اُٹھائے ہوے اور سر کو جھکائے احمد

احمدِ پاک کے جب ناز اُٹھائے خالق
اپنی امت کے نہ کیون ناز اُٹھائے احمد

دونون مطلوب بھی ہین دونو طلبگار بھی ہین
احمد امت کے ہین امت ہے برائے احمد

دیکھکر جان بدن سے ملک الموت نکال
کہین پہلے سے نہ نکلجائے ہوائے احمد

گردشِ چرخ دکھا دے کہین وہ دن مجھکو
اپنی آنکھون سے ملون مین کفِ پائے احمد

روزِ دیدار جو موعود کیا خالق نے
سمجھے کچھ اور ہی شیدائے لقائے احمد

احمد اللہ کے بندے ہین مین احمد کا غلام
احمد اللہ کہے مین مین ہون فدائے احمد

بخشے احمد نے تیرے واسطے بندون کے قصور
بخشدے میرے خدا مجھکو برائے احمد

بخشوا لیجیے للہ مجھے احمد پاک
بخشدے اے مرے اللہ برائے احمد

کبھی چومون کبھی جا لون کبھی آنکھون سے ملون
ہاتھ آجائے جو خاک کف پائے احمد

اے خدا بخشدے امت کو وہان تک تو نرکھ
اپنا دکھتا ہوا دل مجھکو دکھائے احمد

اسکے کہا شفاعت لو نہ پہنچے تکلیف
پہلے ہی بخشدے اللہ برائے احمد

سر تو سجدون مین ہے پا مبارک سوجے
غم امت سے نچھوٹا سر و پائے احمد

اپنے بندون سے جو خالق کو حیا آتی ہے
اپنی امت سے عجب کیا ہے حیائے احمد

کچھ تو منظور ہے اللہ کو خاطر ورنہ
آئے امت تو گنہ اور چھڑائے احمد

کیا غضب ہے کہ رہے مجھکو خاطر غم
کیا ستم ہے نہ لگے مجھکو ہوائے احمد

حیف جو کچھ ہو مصیبت ہے کہ دیکھون کہان
اور نہ دیکھون تو نہ دیکھون مین لقائے احمد

جان بھی نذر خدا پر تو نہین دی جاتی
دل تڑپتا ہے پہلو مین برائے احمد

ایسا حامی ہو تو کیا مالک دوزخ سے خطر
کسکی طاقت کہ پھنسا جو چھڑائے احمد

مدعا جو ہو وہ جی کھول کے لکھے حافظ

آپ

عرض سنتے ہیں تری کان لگائے احمدؐ

آنکھیں ہیں جو خدا دے تو ہو دیدارِ محمدؐ / ہوں کان تو سنتے ہیں گفتارِ محمدؐ

انوارِ تجلّی ہیں خریدارِ محمدؐ / بس مرتبہ ہے گرمیِ بازارِ محمدؐ

اے کاش مری قسمتِ خفتہ کبھی جاگے / اے کاش ملے خواب میں دیدارِ محمدؐ

سودائے محبت کی جنھیں ملتی ہے دولت / سر بیچکے ہوتے ہیں خریدارِ محمدؐ

قیدی وہ ہے جو عشقِ محمدؐ سے ہے آزاد / آزاد وہ ہے جو ہے گرفتارِ محمدؐ

پر جلتے ہیں جبریل کے وہ رعب وہ ہیبت / اَلْہَیبَۃُ لِلّٰہ وہ دربارِ محمدؐ

طاقت ہے نہ چلنے کی نہ پھرنے کی بدن میں / جس دن سے ہوں آشفتۂ رفتارِ محمدؐ

اُس بندۂ درگاہ ہے کونین کی شاہی / حُسنِ نمکین ایک نمکخوارِ محمدؐ

ہے صفحۂ عارض سے عیاں صبحِ تجلّی / تحریرِ الٰہی خطِ رخسارِ محمدؐ

مر جاؤں مگر زمزمۂ نعت نہ چھوٹے / ہو طائرِ جاں بلبلِ گلزارِ محمدؐ

حافظ کی دعا تجھ سے ہے اے شافیِ مطلق / جیتا رہوں جب تک رہوں بیمارِ محمدؐ

ہے ممدوحِ خدا شانِ محمدؐ
قضاے حق ادا دانِ محمدؐ

نہ چھوڑون ہاتھ سے تا دامنِ حشر
جو ہاتھ آجاے دامانِ محمدؐ

غمِ امت او امت کی رہائی
یہی ہے درد و درمانِ محمدؐ

ہوے ہم خیرِ امت پائی جنت
خدا کا شکر احسانِ محمدؐ

نبی جتنے ہین ذی رتبہ ہین لیکن
خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ

نہین ہے بے سبب گردش مین دن رات
فلک ہوتا ہے قربانِ محمدؐ

ملے جنت بچے دوزخ سے امت
یہی ہے ایک ارمانِ محمدؐ

خلیل و آدم و عیسےٰ و موسےٰ
ہین مہمانِ سرِ خوانِ محمدؐ

نہ رکھون پاون شادی سے مین کیونکر
جو ہاتھ لئے بیابانِ محمدؐ

جسے سمجھے ہوے ہین سب شبِ قدر
وہ ہے زلفِ پریشانِ محمدؐ

وہی اول وہی آخر ہے سب سے
یہ ہے آغاز و پایانِ محمدؐ

ردیف

بدن مین جان ہے جب تک الٰہی
رہے حافظ ثناخوانِ محمدؐ

ذال معجمہ

اُسی میں ہونگے تمھارے صفات نادرشاذ ۔ اُسیکو ملتے ہیں یہ نادرات نادرشاذ

وہ رات جس میں بلایا نبی کو خالق نے ۔ ہزار راتوں میں تھی ایک رات نادرشاذ

چراغ لیکے بھی ڈھونڈھیں ازل سے تا بابد ۔ ہے بیمثال یہی ایک رات نادرشاذ

خدا سے جاکے ملے ہے یہ اتفاقیہ ۔ خدا سے باتیں ہوئیں ہے یہ بات نادرشاذ

نہو اگر کرم بیحساب حضرت کا ۔ حساب سے کوئی پائے نجات نادرشاذ

ہزار بار ہوے وہ حضور سے ظاہر ۔ ملے ہیں اوروں کو جو معجزات نادرشاذ

نہ ہوئے فراق نبی کا خدا کسیکو مرض ۔ وفات ہمیں ہے اکثر حیات نادرشاذ

تمھاری بات کی کیا بات چپ کا کیا کہنا ۔ یہ بات سچ ہے کہ ہے بات بات نادرشاذ

جسے نصیب نہو آپ کا لب جان بخش ۔ نہ کس طرح سے ہو اُسکی حیات نادرشاذ

وہ ایک بات کریں جس کسی سے جی جائے ۔ اُسیکے منھ میں ہوگی یہ بات نادرشاذ

حضور آپکے جن کیا فرشتے ہیں حاضر ۔ ملی ہے غیب سے یہ حاضرات نادرشاذ

ہے موت کوچۂ زلف نبی میں سرتاپا ۔ حیات صورت آب حیات نادرشاذ

فلک سے آپ اُترے ملک شب معراج ۔ زمین پہ یہ ہوئی واردات نادرشاذ

تمہارے در پہ مروں میں تو زندگی ہو مری
یہ موت سب سے بھلی ہے یہ حیات نادر و شاذ

ردیف
رائے مہملہ

کھلی نہ دل کی گرہ اس غزل میں اے حافظ
یہ حل محال ہے یہ مشکلات نادر و شاذ

سلام لو ہم چلے عرب کو یہاں کے رہنے سے تنگ ہو کر
ستائے لب تک ہائے کب تک یہ ہند قید فرنگ ہو کر

نگاہ اعجاز مصطفائی نئے کرشمے دکھاتی آئی
کسی کے سینے میں روح بنکر کسی کے دل میں خدنگ ہو کر

تھے جو صدمے ہوا یہ حاصل کہ سینے میں چور چور ہے دل
خدا نے دی تھی جو صبر کی سل رہی وہ شیشے پہ سنگ ہو کر

جدھر مدینہ ہے اُس طرف کو صبا خدا کے لیے چلی چل
لہ اُڑتے جائینگے ایک دم میں ہم اپنے چہرے کا رنگ ہو کر

عرب کو پیدل نکلیے گھر سے جو پاؤں ہجا میں چلیے سر سے
جو سر بھی تھکجائے اس سفر سے تو اُڑ دی اپنا ہی رنگ ہو کر

اگر ہے آنا تو جلد آؤ نہین تو اس ضیق سے چھڑاؤ
ستا رہی ہے قضا ہماری ہمین تمھاری درنگ ہو کر

سرون مین جنکے تھی بادِ نخوت اُنھون نے آخر کو پائی ذلت
وہ ملگئے خاک مین سراسر جو اُڑ رہے تھے پتنگ ہو کر

یہ باغِ دنیا ہے بے حقیقت نہ ہمین عشرت نہ ہمین راحت
وہ اُڑتے ہین بوے گل کی صورت جمے تھے جو گل کا رنگ ہو کر

جیے جو بے اُنکے ہے وہ مردہ جو اُنپہ مرجاے ہے وہ زندہ
حیاتِ جاوید لے مرینگے ہم اپنے جینے سے تنگ ہو کر

نزار و بیمار و ناتوان ہین فراقِ حضرت سے نیمجان ہین
برس نہ اے سختیِ زمانہ ہمارے سر پر تو سنگ ہو کر

جو آے وقتِ حسنا حافظ مین کھون رومے جناب حافظ
ندون مین کچھ بھی جواب حافظ جمال انور سے دنگ ہو کر

ابتو حجرے سے چلے آؤ نکلکر باہر
گھٹ ہے پہلو سے ہمارا دلِ مضطر باہر

روضۂ خلد بھی ہے روضۂ شہ کا نقشا
ایک سا نور شب و روز ہے اندر باہر

مدتوں میں جو نہیں خلوتِ دل میں آئے
حسرتوں سے یہ کہا دل نے کہ باہر باہر

دہنِ پاک کی تعریف میں ہے لال زباں
اور بیاں سے صفتِ لعلِ پیمبر باہر

روضۂ شاہ کے خدام سے کہدے کوئی
ہم فقیروں کا پڑا رہنے دیں بستر باہر

کہیں پہلو میں رہے کہیں بیرونِ پہلو
آپ کے کہنے سے کب ہے دلِ مضطر باہر

اب یہ مجرم ترے کوچے کے سوا جائے کہاں
اہلِ محشر تو یہ کہتے ہیں کہ باہر باہر

بھیڑ سی بھیڑ ہے روضے پہ کہاں سجدہ کروں
پاؤں رکھنے کو ٹھکانا نہیں اندر باہر

ہو مزہ قبر میں کرتے ہوں نکیرین سوال
اور حمایت کو ہوں آمادہ پیمبر باہر

کوئی اتنا نہیں جو روضے میں جا کر کہدے
کہ ہے باہر کا مسافر کوئی مضطر باہر

پہلے وحشت تھی پر اب ہو گئے بیخود حافظ
گھر سے کیا آپ سے بھی رہتے ہیں اکثر باہر

وعدہ مرا قریب تری بارگاہ دور
راہِ فنا ہے پاس پہنچ کی راہ دور

بخشش کے واسطے جو طلب ہیں گناہگار
منہ تک رہے ہیں کیسے کھڑے بیگناہ دور

کیا آہ کھینچیے کہ اثر سے جدا کھنچا
اور کھینچتی ہے اثر سے جدا میری آہ دور

ہے خیر اسی میں چرخ کی ہم تم رہیں قریب
ہم تم سے دور ہونگے تو پہنچیگی آہ دور

دیکھا وہ خواب میں جو نہ آئے خیال میں
آنکھیں ہوئیں جو بند تو کھینچی نگاہ دور

ہوں میرے جوڑ بند لحد میں الگ الگ
اظہار ہو رہا ہے ہیں سب گواہ دور

آیا سواد طیبہ غریبوں کے دن پھرے
چل دور سامنے سے ہو روز سیاہ دور

دھوکا ہوا تھا مجھکو تجلی کا دور سے
وہ پاس آگئے تو ہوا اشتباہ دور

میں ذرۂ زمیں ہوں وہ خورشید آسمان
میں پست ہمت اور وہ فلک بارگاہ دور

کیونکر ملیگا قرب خدا و رسول کا
ملنے کی راہ دور مدینے کی راہ دور

رحمت ہماری کان میں کچھ کہنے آئی ہے
کہدو کہ ہم سے ہٹکے کھڑے ہوں گناہ دور

اچھے رہے بھلوں سے برے وقت باز پرس
مجرم ہوے قریب رہے بیگناہ دور

خیل ملک نے ساتھ دیا انکا تا فلک
افسر گیا قریب رہی سب سپاہ دور

پوچھینگے آپ حشر میں حافظ کو دیکھکر
دیکھو تو کون ہے وہ بحال تباہ دور

چن لیا حق نے تمھین بہتر سے بہتر دیکھکر — لاکھون مرسل دیکھکر لاکھون پیمبر دیکھکر

کیا کرینگے تابشِ خورشیدِ محشر دیکھکر — ہم اُٹھے ہین قبر سے روے پیمبر دیکھکر

ہین ضعیف اے دل مدینہ دور ہے کیونکر چلون — پاون پھیلاتے ہین اے دیوانے چادر دیکھکر

عام رحمت کی نظر سب پر ہے سب پر لطفِ خاص — کچھ تو بندے کی طرف بھی بندہ پرور دیکھکر

وحشتین شہرِ نبی کے دشت و کوہ سے کم ہون تو ہون — گھر مین بہلائینگے دل کیا خاک پتھر دیکھکر

اُسکی جو مرضی مجھے کچھ شکوہ قسمت نہین — جو دیا مجھکو وہ میرے حق مین بہتر دیکھکر

ہائے میری ناتوانی نے اُنھین تکلیف دی — مجھکو کس مشکل سے پہچانا مکرر دیکھکر

سب فقیرون کے لیے در پر بچھی ہین کملیان — مجھکو بھی دیدو کوئی چھوٹا سا بستر دیکھکر

رحمتِ بیحد کرینگے وہ کہ جاری حدِ شرع — اپنے دیوانون کے عصیان حد سے باہر دیکھکر

جانے والو خلد ہے دیدنی روداد حشر — تم چلو ہم آئینگے دم بھر ٹھہر کر دیکھکر

ہو گیا کم مصرعِ طوبےٰ لگائی جب گرہ — لائے تھے ہم مصرعِ قد کے برابر دیکھکر

حشر مین حضرت نے کی جمعیتِ خاطر مری — تھی پریشانی بہت عصیان دفتر دیکھکر

قبر سے اُٹھینگے اے حافظ لیے دیوانِ نعت

ردیف ز

مرحبا ہمکو کہینگے اہل محشر دیکھکر

اے زبان لب بند رکھ شاید کہین کھلجائے راز
اے لہو کو زبان ڈر ہے کوئی سن پائے راز

اے خدا عشق نبی مین انکی حالت کیا کہون
تجھسے کچھ پنہان نہین تو ہے بڑا دانائے راز

شب کو دی تنہا بلا کنز مخفی کی کلید
کسقدر اللہ کو منظور تھا اخفائے راز

جاتے ہین زائر بہت کہدون تو آدین عرض حال
یہ گوارا کس سے ہو اونکے منہ پر جائے راز

درد پنہان یہ دیا ہے درد پنہان عشق نے
دل مین رکھا ہے امانت اُنکو بالائے راز

صبر کی کچھ انتہا بھی ضبط کی حد بھی کوئی
توہی کہ ناصح کو کب تک ہے غم اخفائے راز

دل یہ کہتا ہے مجھے تاب غم ہو لے نہین
عقل کہتی ہے نہو جائے کہین افشائے راز

بیخودی مین دل نے ظاہر کر دیا عشق رسول
کھلگیا یہ راز نادانستہ اے دانائے راز

دل مین تھا دل نے زبان سے اُسنے لب سے کہدیا
لب نے پردے مین فغان کے کر دیا افشائے راز

جسکے دل مین آپ ہین چھپکر مہربانی سے حضور
حیف بےصبری کہ اُسکے دل سے باہر جائے راز

دل مین رکھا تھا چھپا کر عمر بھر جس راز کو
آج افشا ہو گیا وہ راز حافظ ہائے راز

ہے مدتوں سے مرے دل میں آرزوے حجاز
خدا کرے وہ دن آئے کہ جاؤں سوے حجاز

نکل کے دل سے کہیں کاش آرزوے حجاز
مرا سلام سدھارو بخیر سوے حجاز

بلا سے قبر میں لیجاؤں حسرتیں لاکھوں
یہ آرزو ہے نہ لیجاؤں آرزوے حجاز

دماغ میں جو سما جاے بو محبت کی
ہر ایک پھول سے آے چمن میں بوے حجاز

بنائی ہے عربی بول چال جنت کی
کہ جنتی کریں جنت میں گفتگوے حجاز

یہ ایک ہم ہیں کہ تکتے ہیں جانے والوں کو
اور ایک وہ ہیں کہ جاتے ہیں آج سوے حجاز

مجال کیا ہے کہ فتنہ وہاں قدم رکھے
ملائکہ ہیں نگہبان چار سوے حجاز

میں جاؤں اور مرا شوق کیا کسیکو غرض
وہ ہے ہماے حجاز اور میں راہ جوے حجاز

زبان پر ہو ترا نام مرتے دم یارب
اور اسکا نام بھی ہو جو ہے نامجوے حجاز

کہاں تک اشک نہ ٹپکے اس آنکھ سے ناصح
بھرے جس آنکھ میں ہر وقت آبجوے حجاز

وطن میں بیٹھے ہوئے لوٹے مزے حافظ
نگاہ سوے خلائق ہو دھیان سوے حجاز

ردیف سین مہملہ

حسرت قریب مرگ ہے نزدیک یاس یاس
ہجر نبی میں اور نہیں کوئی آس پاس

ہے وقت مرگ حسرت دیدار آس پاس — یا بیکسی کو بیٹھی ہوئی ہے اداس پاس

اتنا تو پوچھو کون ہے آیا ہی کس لیے — پھرتا ہے کوئی آپ کے روضے کے آس پاس

کہدو یہ دو ہے کہ تمھاری ہوئی نجات — باندھے صفین کھڑے ہین گنہگار پاس پاس

کرنا ہی عرض کچھ مجھے خلوت مین پانی — ارشاد ہو تو آؤن پے التماس پاس

نیکون کے سامنے مرا پردہ ڈھکا رہے — مولے جو حشر مین ہو تمھارا لباس پاس

لیلینگے سب کو ساتھ تو جنت مین جائینگے — امت کا انکو حشر مین ہے بیقیاس پاس

یارب لحد مین انکا تصور ہی بھیجدے — وحشت سے اپنی کوئی تو ہو روشناس پاس

آجائین میرے پاس جو مولے ادم جسے — جائین نہ پھر جو اس شہ آئے ہراس پاس

پیدا کیا خدا نے انھین ایک خاک سے — جنکی کہ روضے مین کبھی قبرین ہین پاس پاس

دل مین غم فراق ہی یا حسرت وصال — کچھ داغ دور دور ہین کچھ داغ پاس پاس

دل غمزدہ ہی جان و جگر ہین الم زدہ — ہو جائین سب اداس جو ہو کی اداس پاس

جاتا ہون خالی ہاتھ شہ فقر کے حضور — آدر تو کیا ہی ایک فقیری لباس پاس

یہ کیا ہے افلک کہ وہان جائے ہر کوئی — الفت مین جا پاؤن ہے آس پاس

ردیف — شین معجمہ

حافظ لحد کے واسطے ڈھونڈھے کہان مین
دیدو جگہ یہین کہین روضے کے آس پاس

ہان اک نظر ادھر کہ مرے سر سے جا ہوش
ایسا کہ تا صباح قیامت نہ آئے ہوش

حضرت کا جسم پاک اُسی نور سے بنا
موسےٰ کا جسکے ایک ہی جلوے سے جا ہوش

موسےٰ تم آگئے تو ٹھکانے ہوے حواس
آئے ہو تو بتاو کہ جاتے ہین اب سے ہوش

دیدار ہوگا روز قیامت بجا درست
اُس دن بھی دیکھیے ہمین آئے نہ آئے ہوش

یہ بھی خبر نہین کہ وہ کب آئے کب گئے
میرے تو ایک ہی سے ہین آئے نہ آئے ہوش

نسیان ہے نہ مجھکو تو یہ بتا بیان ہون کیون
اے یاد تو نے اور بھی میرے بھلائے ہوش

کیا بیخودی پسند ہے مولا کے عشق مین
سمجھا ہون مین دوا کہ نہ آرواے ہوش

مارا ہے مجھے غم حال تباہ نے
اے کاش سر مین اور ہی کچھ ہو بجا ہوش

عشق نبی مین ہوش کا جانا ہی ہوش ہے
چل دور ہو طبیب کرے اپنی دوائے ہوش

کیا بیخود اس سے آئے ہم اُس جلوہ گاہ
اتنی خبر نہین کہ کہان بھول آئے ہوش

جو ہوش لیگئے تھے مرے اک نگاہ مین
وہ آپ دے گئے ور مرے لیتے آئے ہوش

عہدِ شعور سے ہوں مین دیوانہ آپ کا
ہے ابتدائے ہوش سے یہ انتہائے ہوش

حافظ جو چند روز یہی بیخودی رہی
کھو بیٹھیگا ہاتھ سے بیٹھے بٹھائے ہوش

ردیف صاد مہملہ

خدا کو اور رسولون کو ہے ہزار اخلاص
مگر حضور سے کچھ اور ہی ہے پیار اخلاص

سرِ مزار جو پڑھ دو تم ایک بار اخلاص
تو مجھسے آکے فرشتے کرین ہزار اخلاص

کسی بشر کو نہ تھا چار سے جو دنیا مین
نبی کے ساتھ جو رکھتے تھے چار یار اخلاص

تمھین سے ربط خدا کو تمھین سے راز و نیاز
تمھین سے مہر و محبت تمھین سے پیار اخلاص

حساب پاک کرینگے بدون کار روزِ حساب
کھلیگا روزِ شمار انکا بیشمار اخلاص

مراد کسکی ہو پوری برآئے کسکی امید
جتاتے ہین ہزارہا امیدوار اخلاص

ذرا سی دیر مین کیا کچھ ہوا شبِ معراج
ہزار پیار کی باتین ہوئین ہزار اخلاص

بچائین انکی محبت مین لاکھ فکرون سے
ہے عافیت کا مرے واسطے حصار اخلاص

تمھارے دوست قیامت مین سرخرو ہونگے
بہشت دکھائیگا پیشِ خدا ہمارا اخلاص

خلوصِ دل رہے جائے بلا سے جانِ عزیز
عزیز جان سے رکھتے ہین جانثار اخلاص

ردیف ضاد معجمہ

وطن کو چھوڑو سدھارو مدینے لے حافظ
یہ کیا جتاتے ہو گھر بیٹھے بار بار خلاص

سب جیسے اللہ کی ہے طاعت فرض — ویسے ہی آپ کی اطاعت فرض

جسنے جانی تری محبت فرض — ہوئی اُسپر خدا کی رحمت فرض

حدِ تقوےٰ یہی ہے کہ ہو تسلیم — مستحب واجب اور سنت فرض

رحمت اُسپر کہ جسکے ذاکر پر — ہے فلک سے نزولِ رحمت فرض

کیا ہے مشکل نبی کا غم کھانا — کرلیا جب اسی کو نعمت فرض

کیا عجب تیری شان بو العجبی — ہمنے کرلی خدا کی قدرت فرض

حیف ہے جو خدا کے گھر جائے — اور نسمجھے تری زیارت فرض

گرتے پڑتے چلیں جو یثرب کو — ایک منزل ہو ایک رکعت فرض

دل سے خو عشق کی نہین جاتی — ہر مصیبت مسلم آفت فرض

ناتوانی مین دل کی تسکین کو — دل مین کرلی تری زیارت فرض

گرم و سرد آنکے عشق کا جو سہے — اُسپہ دوزخ حرام جنت فرض

ردیف طائے مہملہ

نہیں محشر میں کوئی حافظ کا
ایسے بیکس کی ہے حمایت فرض

کچھ غم نہیں جو لب کو ہے آہ و بکا سے ربط
ہے یہ دعا اثر کو ہو میری دعا سے ربط

ہے چشم و لب کو گریہ و آہِ رسا سے ربط
بیمارِ عشق کو ہے اس آب و ہوا سے ربط

کیا جانے کوئی عشق میں کیا کیا ہیں لذتیں
اس دل سے پوچھیے جسے ہو مصطفیٰ سے ربط

کیا جلد راستا شبِ معراج کٹ گیا
گویا کہ ابتدا کو ہوا انتہا سے ربط

ہے زندگی انہیں کی جو مر کر ہیں آپ پر
اہلِ بقا وہی ہیں جنہیں ہے فنا سے ربط

جتنا مری جبین کو ہے قسمت سے اتصال
اتنا ہی سجدے کو ہو ترے نقشِ پا سے ربط

ہمت ہے بلند گھٹے سے گری نجا
اے آہ دور کیا کہ ہو عرشِ خدا سے ربط

حضرت کا کب ظہور ہوا کب سے نور تھا
اللہ کیا خبر کو ہوا ابتدا سے ربط

کافی ہے ایک اشارہ مرے کام کے لیے
ان ابروؤں کا جنکو ہے حکمِ خدا سے ربط

اللہ انتظار نبی کا بھلا کرے
دن رات ایک سا ہے مری چشمِ وا سے ربط

تم ہو خدا کے دوست تمہارا خدا ہے دوست
تم سے خدا کو ربط ہے تم کو خدا سے ربط

ردیف ظاے معجمہ

حافظ اسی مین دونون جہان کی فلاح ہے
رکھو خدا سے ربط حبیب خدا سے ربط

چلون عرب کو مین کہتا ہو خدا حافظ
زبان پہ نام محمد ہو یا خدا حافظ

نہ فکر زاد سفر ہو نہ راہ کا وسواس
زبان سے یہی نکلے صدا خدا حافظ

خدا پہ چھوڑ کے گھر بار چل کھڑا ہون مین
کہین عزیز غریب آشنا خدا حافظ

نہ آے حب وطن اور نہ پاس نزدیکان
کہون مین دور سے سب کو کھڑا خدا حافظ

کہین کہان کو کدھر کو کدھر سے جاوگے
کہون خدا ہے مرا رہنما خدا حافظ

کہین کہ جاتے ہو جاؤ بخیر لائے خدا
کہون کہ ہند سے دل اٹھ گیا خدا حافظ

کہین کہ ہند سے دل کس لیے اچاٹ ہوا
کہون کہ ہند مین رکھا ہے کیا خدا حافظ

کہین یہ کیا ہے مروت کہ چھوڑتے ہو ہمین
کہون کہ عشق حبیب خدا خدا حافظ

کہین کہ تم سے بڑا آسرا تھا ہم سب کو
کہون کسی کا نہین آسرا خدا حافظ

کہین کہ تم ہمین دن رات یاد آؤگے
کہون کہ کیجیے یاد خدا خدا حافظ

کہین جہان ہو جیتے ہو مرے مین رہو
کہون کہ جینے کی کچھ انتہا خدا حافظ

کہین کہ خاتمہ بالخیر ہو دنیے مین
کہون مرا مجھے احباب کا خدا حافظ

کہون مین سب سے کہ تمکو کیا خدا کے سپرد
سنون مین سب سے کہ حافظ ترا خدا حافظ

خدا کرے یہ خیالات راست ہو جائین
نکلکے دل سے کہے بد دعا خدا حافظ

ردیف عین مہملہ

دو روزہ عمر ہے اُٹھو چلو دینے کو
پڑے پڑے وہین کرنا خدا حافظ

ہو چکی روضے مین سب کی اطلاع
دیکھیے کب ہو ہماری اطلاع

کی صبا نے انکو سب کی اطلاع
اور مری یون ہی اُڑا دی اطلاع

دل کو خوش کرتی ہے انکی اطلاع
اچھی اچھی پیاری پیاری اطلاع

کیون مین کہلا بھیجون اپنا درد دل
کیا نہو گی انکو اتنی اطلاع

رکہکے اس عالم مین کیا کہتے مسیح
کرنے آئے تھے تمہاری اطلاع

میرے دل کا تو ہوا جاتا ہے کام
انکو ہوتے ہوتے ہو گی اطلاع

ان سے کہدے کوئی میرا حال زار
ہو دوا کو درد دل کی اطلاع

آستانے پر ہین سب امیدوار
دیکھیے پہلے ہو کس کی اطلاع

حشر مین گرد اُنکے ہوگا اک ہجوم
کس طرح پہنچیگی میری اطلاع

آپ تک میری خبر پہنچاے کون
تو ہی کردے آہ و زاری اطلاع

ہے غنیمت یہ بھی جو اُس بزم مین
مین نہ پہنچا میری پہنچی اطلاع

اُن سے خود کہلینگے دل کا پیچ و تاب
کوئی کردے سیدھی سیدھی اطلاع

درد سے ٹکڑے ہوا جاتا ہے دل
کاش ہو موے کو ساری اطلاع

جلد کہدے جاکے قاصد حالِ نزع
یہ نہین ہے ایسی ویسی اطلاع

پالیا تمنے کہ ہم کھوئے گئے
کھو گئے ہم تمنے پائی اطلاع

رازِ دل پیغامبر سے کیون کہو
آپ جاؤن لیکے اپنی اطلاع

اے دلِ بے صبر گھبراتا ہے کیون
ہوتے ہوتے ہوگی سب کی اطلاع

سچ بتا دربان اُنھون نے کیا کہا
اور تو نے میری کیا کی اطلاع

مین یہان رویا وہان پہنچی خبر
آنسوؤن نے تار پر دی اطلاع

کاش دربان آے یہ کہتا ہوا
ہوگئی حافظ تمھاری اطلاع

ردیف غین معجمہ

پوچھتے ہیں وہ دم ہجر اعدا
میرے حافظ کو بھی کردی اطلاع

جو دل ہو عشق رسالت مآب سے فارغ / خدا کرے وہ نہو اضطراب سے فارغ

اثر پذیر نصیحت ہوئی نہ سیل سرشک / رہا یہ آب وہاں نقش آب سے فارغ

یہ بیحساب ہیں عصیاں اگر حساب کرون / نہوں حساب کے دن تک حساب سے فارغ

بھلا ہو بیخودی عشق کا کہ جسکے طفیل / ہوا میں فکر عذاب و ثواب سے فارغ

کسی کی برق تجلی نے کر لیا ہے پسند / وہ دل جو ہو نہ کبھی اضطراب سے فارغ

تمہارا مصحف رخ ہے کہ سوا نہ کچھ دیکھوں / مطالعہ نہو اب اس کتاب سے فارغ

دل شکستہ مرا گیسوئے شکستہ ترا / نہ کبھی ہے نہ پیچ و تاب سے فارغ

وہ دیتے جاتے ہیں نعمت شمار سے باہر / جو ہوتی جائیگی امت حساب سے فارغ

ملی ہے دست موالے کی دولت بیدار / تمام عمر نہوں کاش خواب سے فارغ

گناہگار سے کرلیں حضور دو باتیں / کہ حشر کو ہو سوال و جواب سے فارغ

پڑا ہوں مین جسپر تمہارا ظل کرم / وہ حشر میں ہے تف آفتاب سے فارغ

لحد میں چین سے سوتے ہیں آپ کے قائل — پڑے ہوئے ہیں سوال و جواب سے فارغ

ہزاروں نعت کے مضمون لوح دل سے چنے — قلم ہوا نہ کبھی انتخاب سے فارغ

کسی سے کچھ نہ پڑھا اور پڑھا دیا سب کو — کتاب والے ہوئے ہو کتاب سے فارغ

کرینگی حشر میں رشک امتیں ہم پر — یہ کیسے بیٹھے ہوئے ہیں حساب سے فارغ

نبی کو خواب میں قسمت سے صبح تک دیکھا — تمام رات رہا بخت خواب سے فارغ

ردیف ف

پڑھا جو قبر میں حافظ نے آپ کا کلمہ

ہوے فرشتے سوال و جواب سے فارغ

ہند میں بیٹھا ہوں اور رو ہو صبا بطحا کی طرف — رخ ہو دنیا کی طرف اور دل ہو مولیٰ کی طرف

میں ضعیف اور گھر سے نکلوں کیا ستم ہے اے جنوں — لے چلا ہے اب تو لے چل دشت بطحا کی طرف

ضعف میں جاتا تو ہوں یثرب کو لیکن ہے گماں — گاہ منزل کی طرف اور گاہ عصا کی طرف

قہر بھی ہے لطف بھی حق میں لیکن روز حشر — قہر اوروں کی طرف ہے لطف ہو مولیٰ کی طرف

مٹ گئے دونوں کے دعوے خاک یثرب کے حضور — طور موسیٰ کی طرف تھا چرخ عیسیٰ کی طرف

میں کہاں اور وہ کہاں اور تاب نظارہ کہاں — کیا نظر اٹھے گدا کی شاہ والا کی طرف

پاس دونوں کا ہے میں کسکی طرف ہوں اے خدا
ناتوانی کی طرف یا شوق بطحا کی طرف

یہ تماشا دیکھنے کا ہے کہ وہ حیران ہیں
اپنی جانب دیکھیں یا محو تماشا کی طرف

چاروں طرف ہیں انھیں کی ہر طرف وہ جلوہ گر
جس طرف کو پھیجے منہ ہے وہ مولے کی طرف

قامت سے شاید نہ اٹھینگے قیامت کو بھی ہم
کوئی دوڑے سوے مدینہ کوئی بطحے کی طرف

دھیان انکا ہے کہ شکر بھی کہیں جاتا نہیں
یا ہے امت کی طرف یا حق تعالے کی طرف

اسکے نیچے جسم اطہر ہے اسکے اوپر کفش پا
عرش ہے بھاری ہے پلہ خاک بطحے کی طرف

جان نکلے قالب حافظ سے یارب جس گھڑی
منہ ہو کعبے کی طرف اور دھیان مولے کی طرف

بس اے مدینے وہ آ ہوئی انتہائے شوق
سر میں بھری ہوئی ہے سراسر ہوائے شوق

نازک ہے خو شہنشہ والا کی اے صبا
کہنا بہت ادب سے مرا ماجرائے شوق

روکے اگر ادب نہ مجھے طول عرض سے
یہ شوق ہے کہ ختم نہ ہو مدعائے شوق

منزل تو چل رہا ہوں پر اتنی خبر نہیں
لیجائیگی کہاں کو اڑا کر ہوائے شوق

چھوٹے بڑے عرب کے ملیں جس قدر صبا
انکو سلام شوق اور انکو دعائے شوق

دیکھا جمال پاک بہت بار خواب مین
اب تک وہی ہے شوق مرے دل مین با شوق

پہلے کبھی کی یاد تھی اب خود فراموشی
وہ ابتدائے شوق تھی یہ انتہائے شوق

طاقت کہان سے لاؤن کہ یثرب کو جاؤن مین
پھر مجھ سے کیا گلہ ہے مجھے یہ بتائے شوق

کہتا ہے یون ہی بستر و سامان چلو چلو
پھرتا ہے باتون ہی مین اڑائے لیے شوق

یا خوش نہو جو چوم لیا آستان پاک
حضرت خطا معاف یہ تھا مقتضائے شوق

حافظ مین پا شکستہ ہون یثرب کو کیا چلون
ہان اس سے ہو سکے تو مجھے پر لگائے شوق

ردیف — کاف تازی

موسیٰ کی تھی نگاہ سر کوہ طور تک
تم دیکھ آئے عرش سے بھی اور دور تک

شہرہ ہمارے عشق کا ہو دور دور تک
کیا دور ہوتے ہوتے خبر ہو حضور تک

مشتاق یک نگاہ ہے گھڑی پڑے نگاہ
پہنچے کسی طرح سے دل ناصبور تک

مین بارگاہ حق مین ہون کس طرح باریاب
مجھ ناتوان کی دوڑ فقط ہے حضور تک

اللہ کیا حمایت امت ہے بر محل
ہونے دیا ثبوت نہ کوئی قصور تک

جب تم نتھے تو کچھ بھی خدا کے سوا نتھا
وحدت ہی تھی اکیلی تمھارے ظہور تک

پہنچی ہو لامکان پہ رسائی حضور کی
عیسےٰ کی جو پھونک ہے تو موسےٰ کی طور تک

تحت الثرا سے تو ثریا تک اک کو ہی خبر
مشہور ہو گیا ہے ترا قرب دور تک

مرنے کی ہے خوشی یہ خوشی کچھ خوشی نہیں
جیتا بچیگا کون خوشی کے وفور تک

کیا جلد آ گئے آپ عدم سے وجود مین
سایہ بھی ساتھ دے نسکا تھوڑی دور تک

حافظ اس سیاہ نامے مین نیکی کا دخل کیا
پُر ہین بدی سے کوچے بین السطور تک

سالکِ راہِ طریقت حضرتِ مخدوم پاک
واقفِ رازِ حقیقت حضرتِ مخدوم پاک

والیِ ملکِ ولایت حضرتِ مخدوم پاک
صاحبِ کشف و کرامت حضرتِ مخدوم پاک

ہین ہوں مشتاقِ زیارت حضرتِ مخدوم پاک
حاضری کی ہو اجازت حضرتِ مخدوم پاک

آسمان پر فخر کرتی ہے جو کلیر کی زمین
ہے تمھاری ہی بدولت حضرتِ مخدوم پاک

آپ کا روضہ کہون یا روضۂ رضوان کہون
جسکا ہر در بابِ جنت حضرتِ مخدوم پاک

میری قسمت کو ہون کیا کیا قسمتِ دارا پہ ناز
دیجئے دربانی کی خدمت حضرتِ مخدوم پاک

تیرِ حسرت کو اگر رستے سے چاہو پھیر دو
تمکو حاصل ہے یہ قدرت حضرتِ مخدوم پاک

جس سے رتبہ ہو بس کی بھی عباد کا ہی حکم
ہی تمھاری ایک صحبت حضرت مخدوم پاک

پارہ پارہ ہی دل صد پارہ جڑ سکتا نہیں
تم دکھا دو خرق عادت حضرت مخدوم پاک

اب تو حافظ ہو طلب کلیر مین پہلی بھیت سے
رہ نجائے اتنی حسرت حضرت مخدوم پاک

ردیف لام

سخت مشکل پیش آئی یارسول
آپ کیجیے مشکلکشائی یارسول

آپ کے نزدیک کچھ مشکل نہین
آپ تک میری رسائی یارسول

حشر کے دن آپ ہی کام آئینگے
کسکا بیٹا کسکا بھائی یارسول

بیکسون کی آس ہے بانڈے ہوئے
آپ کی حاجت روائی یارسول

حضرت باری سے حضرت کے طفیل
چیز جو مانگی وہ پائی یارسول

جلد بلوا لو مدینے مین مجھے
اب نہین تاب جدائی یارسول

کس سے ہو وصف لب معجز نما
کسکو تاب لب کشائی یارسول

بزم او ادنی مین کسکو دخل تھا
یا تھی ذات کبریائی یارسول

گھر سے نکلا ہون کہ پہنچون آپ تک
ہے یہ قسمت آزمائی یارسول

سرورِ ہی اوّلین و آخرین
حق نے بخشی تم نے پائی یا رسول

جب تمہارے واسطے سے کی دعا
پائی آدم نے رہائی یا رسول

یہ ہوئی برکت تمہارے نام کی
نوح کی کشتی بچائی یا رسول

اور قوموں پر ہوئے کیا کیا عذاب
تمنے امّت بخشوائی یا رسول

ردیف

آپ کے صدقے حساب حشر سے
پائے حافظ بھی رہائی یا رسول

میم

عاشقِ روئے مصطفےٰ ہیں ہم
طالبِ جلوۂ خدا ہیں ہم

کون ہیں کیا بتائیں کیا ہیں ہم
رہروِ جادۂ فنا ہیں ہم

کر رہا ہے حضور کا جلوہ
مظہرِ ذاتِ کبریا ہیں ہم

ہائے کیونکر ہیں نے تک پہنچیں
بخت کہتا ہے نارسا ہیں ہم

اپنے بیمار سے یہ فرماؤ
بے دوا درد کی دوا ہیں ہم

ہے یہ فرمانِ سرورِ مدنی
کہ براہیم کی دعا ہیں ہم

خاکِ درپر نبی کی بیٹھے ہیں
اپنے ہی نقشِ مدعا ہیں ہم

اے صبا رحم کر اُڑا لیچل — ناتوان و شکستہ پا ہین ہم

درد فرقت کی انتہا بھی کوئی — آخر اک بندۂ خدا ہین ہم

ہمکو خورشید حشر کا ڈر کیا — زیر دامانِ مصطفٰے ہین ہم

آپ کا ہجر مجھسے کہتا ہے — تیرے اعمال کی جزا ہین ہم

روے حضرت کی یاد سے حافظ
حافظِ مصحف خدا ہین ہم

تمسا کوئی رسول حبیبِ خدا نہین — جیسے خدا کی طرح کوئی دوسرا نہین

دیوانہ ہو وہ جسکو کہ سودا ترا نہین — ہو مبتلا ہے غم جو ترا مبتلا نہین

کچھ اور ہوش مجھکو تمھارے سوا نہین — واقف نہین جہان مین کچھ اور کچھ بھی پایا نہین

کیا لکھ سکون مین نعت مگر مختصر یہ ہے — تمسے زیادہ کوئی خدا کے سوا نہین

جلتا رہیگا حشر تک اس غم سے آفتاب — پابوس کا شرف شب اسرا ملا نہین

منزل کڑی ہے مین ہون تہیدست الدد — محتاج محض کا کوئی حاجت روا نہین

سچ ہے کہ آفتاب ہے گل پر یہ قد کہان — ہر راست سرو راست ہے پھولا پھلا نہین

منزل پہ پہنچے وہ ہوئے تم جنکے راہبر
پیچھے رہے وہ جنکے کہ تم پیشوا نہین

نہرین ہین شیر کی جو مدینے کی ہے نسیم
کچھ بھی سہی جنان مین یہ آب و ہوا نہین

بالفرض حشر مین ہمین آٹھون ملین بہشت
کچھ بھی ملا نہین جو مدینہ ملا نہین

ہم مست آستان ترے در کے گدا بھلے
درکار ہمکو سایۂ بال ہما نہین

دنیا مین ایک بار دکھاؤ جمال پاک
اللہ جانے حشر کے دن کیا ہو کیا نہین

حافظ نہ بھول بھولکے پروردگار کو
کیا یاد تجھکو آیۂ قالوا بلیٰ نہین

رخسار پُرضیا وہ شہِ انبیا کے ہین
دو آئینے جمال و کمال خدا کے ہین

پہنچے مدینے مین کہین تو مر بھی جائین جلد
بیوقت ہمسے کس لیے یہ غمزے قضا کے ہین

مردے تو زندہ ہوتے ہین اور زندے مرتے ہین
یہ سب کرشمے اُس لب معجز نما کے ہین

بندے وہ ہین خدا کے نبی کے ہین جو غلام
طالب ہین جو نبی کے وہ طالب خدا کے ہین

مرنا تمھارے واسطے جینا سمجھتے ہین
واقف جو مرتبے سے بقا و فنا کے ہین

آہین ہلاک کرتی ہین عشقِ رسول مین
دشمن ہمارے دم کے یہ جھونکے ہوا کے ہین

اسیر فرشتے اسپہ بشر اسپہ جن فدا
کشتے جدا جدا تری ہر ایک ادا کے ہین

اعمال نامہ کرتے ہین ناحق ملک سیاہ
میرے کفیل آپ کے دل و لب دعا کے ہین

عشق نبی کے درد کا درمان کہین نہین
اپنے پرائے کس لیے درپے شکوا کے ہین

ہین جب مُرون تو عشق محمد کے درد مین
یارب تجھے ہزار بہانے قضا کے ہین

یارب جلا دے آتش عشق رسول مین
ہم جو گناہگار ہین لائق سزا کے ہین

آئے طبیب دیکھنے کو داغہائے دل
اے کاش یہ نہ ٹھہرے کہ قابل دوا کے ہین

تکلیف کر کے سیکڑون شیدا جمال کے
حافظ کی طرح منتظر آواز پا کے ہین

ہمین جو کہ شیدا اُنکے ہوئے ہین
وہ دیکھو وہ پردہ اُٹھائے ہوئے ہین

کھلی اور مُندی آنکھین انکو ہین یکسان
وہ جو دھیان اُن کا لگائے ہوئے ہین

ہمارے گناہون کی کیا حد ہے لیکن
وہ دامن سے اپنے چھپائے ہوئے ہین

وہ پھرتے ہین آنکھون مین ناز و ادا سے
وہ دل مین ہمارے سمائے ہوئے ہین

مرا دل بگڑتا ہے بیٹھے بٹھائے
محبت کے فتنے اٹھائے ہوئے ہین

کیے جمع ارمان گن گن کے دل مین
بڑی محنتون کے بسائے ہوے ہین

کلیجا اچھلتا ہے عشق نبی مین
مگر ہاتھ میرے دبائے ہوے ہین

کہان ہم ضعیف اور کہان بار الفت
یہ ہمت ہے جو ہم اٹھائے ہوے ہین

ہین دو داغ دل اور جگر کی جگہ پر
یہ کسکے نشانے اڑائے ہوے ہین

دل و جان مین پر داغ عشق نبی ہے
یہ دونون گل اسکے کھلائے ہوے ہین

روان انکے آنسو بلند انکے نالے
جو دل پر تری چوٹ کھائے ہوے ہین

انھین مین کوئی ہوگا خورشید محشر
جو بیچارے ہمارے چھڑائے ہوے ہین

دل انکا خیال انکا جلوہ ہے انکا
وہ گھر اپنے مہمان آئے ہوے ہین

خدا نے دیے جس قدر ناز ہمکو
وہ سارے خدا کے اٹھائے ہوے ہین

پہنچتے ہین پار ایک غمزے مین حافظ
ہم اس بحر کی تھاہ پائے ہوے ہین

وہی جان و دل مین سمائے ہوے ہین
دل و جان انھین کے ستائے ہوے ہین

جو گزرے خودی سے وہ پہنچے خدا تک
جو کھوئے گئے کچھ وہ پائے ہوے ہین

پھر آیا تو لے نشترِ غم پھر آیا
مزے تیرے چلکم چکھائے ہوئے ہین

عرق جنکو آتا ہے شرمِ گنہ سے
وہ ہین پاک سر سے نہائے ہوئے ہین

جنھین ڈھونڈھتی پھرتی ہین میری آنکھین
مرے دل مین تشریف لائے ہوئے ہین

نہ پھینکو بس اب اپنے غم کی کمندین
جو گردن خوشی سے پھنسائے ہوئے ہین

الٰہی نہون دور وہ زخمِ دل سے
جو عشقِ نبی کے لگائے ہوئے ہین

بہت خارِ غم ہین دلِ عاشقان مین
یہ جنگل کے جنگل رکھائے ہوئے ہین

دل و جان کو فریاد ہی کرتے دیکھا
خدا جانے کسکے ستائے ہوئے ہین

دل و دیدہ سے ہے وہی چھیڑ اب تک
کئی بار کے آزمائے ہوئے ہین

جگر تھا مخالف دل تھا مخالف
یہ اپنے ہی تھے جو پرائے ہوئے ہین

وہ آدم وہ حوا وہ یوسف وہ یونس
تمھارے بچائے چھڑائے ہوئے ہین

بس اب چپ ہو حافظ مقامِ ادب ہے
وہ محفل مین تشریف لائے ہوئے ہین

ہمارے پیغام بھی اللہ کو کیا پیارے ہین
جو فرشتے ہین نبی ڈاک کے ہرکارے ہین

اس سے کرتے لیجئے آوازۂ عالی کا قیاس
مہر و مہ نوبت سرکار کے نقارے ہیں

مصحف رخ محمد کی محبت کے طفیل
پارہائے جگر و دل نہیں سیپارے ہیں

یہ تو موسیٰ کبھی اللہ سے پوچھا ہوتا
کیسے انداز حسینوں میں بہت پیارے ہیں

حوض کوثر وہ ہزاروں میں ہیں پائے دو
جنکی آنکھوں میں اچھلتے ہوئے فوارے ہیں

کاش روکیں ہمیں فردوس میں جانے سے ملک
رحم کھا کر وہ کہیں جاؤ بیچارے ہیں

درد کا جسکے ہو درماں کرے عیسیٰ کی تلاش
چارہ گر انکے محمد ہیں جو بیمار ہیں

ہے صدا غیب سے امت کے گنہگاروں کو
جنکے پیارے ہو تم اللہ کے وہ پیارے ہیں

دین ماضی ہیں ترے دین کے آگے ماضی
تو ہے خورشید اگر اور نبی تارے ہیں

رات کی رات تو یہ ہمیں پڑے رہنے دو
کہ بہت دور سے آئے ہیں تھکے ہارے ہیں

آتش عشق نبی کا ہے یہ فیض اے حافظ
پہلوؤں میں جگر و دل نہیں انگارے ہیں

تعظیم سے یثرب کو جو ہم سر سے چلے ہیں
رہ کے ہر اک پاؤں نے کیا ہاتھ ہیں

ہم حشر میں خالق سے یہ کہنے کو چلے ہیں
ہاں امت حضرت میں برے ہیں کہ بھلے ہیں

یارب غم حضرت کے سوا کچھ نہیں درکار
بے سایہ جو ہے قامت ہو زون تو عجب کیا
جانبر کوئی ہوتے ہین گرفتار نبی کے
آنکھون مین ہے خونناب بھی اور لخت جگر بھی
ہی صبر نہ طاقت نہ سکون ہجر نبی مین
رحمت تمہی افلاک سے تا خاک ہی سب پر
اک طور پر اک حج پہ تم عرش سے اوپر
ہوا لے غم فرقت ہمین جینے نہیں دیتا

وہ کھا کے مرینگے جسے ہم کھا کے پلے ہین
اعضا بدن نور کے سانچہ مین ڈھلے ہین
اک زلف کی پھانسی ہے ہزارون کے گلے مین
ہان سیر کو آؤ کہ ہم مین پھولے پھلے ہین
یہ دوست مر گیا ہی تمہی وقت ٹلے ہین
بے سایہ ہے تو سب تر سایہ کے تلے ہین
رتبے مین جو اونچے ہین وہ سب تم سے تلے ہین
کہتا ہے وہ ہم کو جسے ہم کھا کے پلے ہین

کس صف مین رہے حشر کے دن دیکھیے حافظ
تفریق ہو جس دم یہ برے ہین یہ بھلے مین

گناہگار ہون یارب گناہگار ہون مین
عرق ہون شرم گنہ سے وہ خاکسار ہون مین
کریم کہتے ہین تجھکو کریم کہتے ہین

گناہ بخشدے میرے کہ شرمسار ہون مین
دبا لیا جسے پانی نے وہ غبار ہون مین
کرم کہ تیرے کرم کا امیدوار ہون مین

3279

دکھاؤن بزم قیامت مین کس کو منہ یارب
کہ درِ خلق ہون مین ننگِ روزگارون مین

تکون مین حشر مین کس کسکے منہ کو حسرت سے
کہ نیک کار ہین سب اور سیاہ کار ہون مین

جمالِ پاک دکھاوے حبیب کا اپنے
کمال شوق سے بیتاب و بیقرار ہون مین

خدا کے دوست تری ذات بحرِ رحمت ہے
کر التفات کہ بحرِ گنہ سے پار ہون مین

خدا کے واسطے کر اک نگاہِ لطف ادھر
ترے لیے ہمہ تن چشمِ انتظار ہون مین

وہ ناو جسکا تمھین ناخدا خدا نے کیا
ہزار شکر اُسی ناو پہ سوار ہون مین

ادھر کو کیون نہین آتین مین کسطرف مصروف
وہ مرحمت کی نگاہین کہ دلفگار ہون مین

ردیف

بہت خجل ہون گناہون سے اپنے اے حافظ
خدا کرے نہ قیامت مین شرمسار ہون مین

واو

غم مولے مین کہان نیند کا آنا مجھکو
دل لگا کر نہ لگا آنکھ لگانا مجھکو

سچ کہونگا کہ ہوئی خلق تمھین سے مخلوق
سامنے خالقِ اکبر کے ہے جانا مجھکو

سرخرو کیجیے اک تیرِ نگہ سے مولے
کرتے ہین تیرِ ملامت کا نشانا مجھکو

دیکھکر یثرب و بطحا مین وطن کو دیکھون
یا الٰہی کہین وہ دن نہ دکھانا مجھکو

مر بھی جاؤں تو مری خاک ٹھکانے لگجاے
کاش در پر ترے ملجاے ٹھکانا مجھکو

دل میں غم آپکا ظاہر میں الم دنیا کا
ہر بہانے سے غرض اشک بہانا مجھکو

لگ گئیں ٹکٹکیں آنکھیں وہ دیکھتی ہی خواب میں رات
بخت بیدار وہی خواب دکھانا مجھکو

آرزو کہتی ہے اڑا لیکے مدینے کی طرف
آج باتوں میں صبا تو نے اڑانا مجھکو

تیرے روضے کو میں جنت سے گھٹاؤں کیونکر
کیا جہنم میں بنانا ہے ٹھکانا مجھکو

کشتگان نگہ لطف جو پوچھے جا میں
پیاری آنکھوں نے اشارے سے بتانا مجھکو

بیچ میں آکے کھلے آپ سے جانے کے مزے
آپ آجائیں کہ ہے آپ سے جانا مجھکو

التجا آپ سے حافظ کی یہ ہے یا مولے
حشر کے روز کہیں بھول نجانا مجھکو

محمد رحمت حق ہے پیمبر ہو تو ایسا ہو
ہوئے ہم جسکی امت میں مقدر ہو تو ایسا ہو

چھڑائی راہ گمراہی خدا کی راہ دکھلائی
جو ہادی ہو تو ایسا ہو جو رہبر ہو تو ایسا ہو

ہجوم زائران روضہ عالی تعالی اللہ
خداوندا اگر انبوہ محشر ہو تو ایسا ہو

سراپا سایۂ رب تھے سراپا کا نہ تھا سایہ
ملے سایے میں رب کے سایہ پرور ہو تو ایسا ہو

ملا سجدہ ہے فخر سر کو نبی کے آستانے پر
اگر سر ہو تو ایسا ہو اگر در ہو تو ایسا ہو

ترے روضے سے بڑھکر عرش اعظم کا کہاں رتبہ
جو عظمت آپ سے پائے کچھ اس سے بھی برتر ہو تو ایسا ہو

بنا اک ثانی اثنین اور اک محرم سر کی
حب مصفا ہو تو ایسا ہو برادر ہو تو ایسا ہو

مرے دل سے جو پوچھو جو خلش ہے خار حسرت کی
تمھیں کہہ دو جو دل میں کوئی نشتر ہو تو ایسا ہو

رسول کبریا پاس قاصد بنکے آتے تھے
زہے جبریل کی قسمت کبوتر ہو تو ایسا ہو

محمد مصطفیٰ کے عشق میں جل جائے گل کھائے
الٰہی یہ تن پھولوں کا زیور ہو تو ایسا ہو

ہمارا دل ہے پر خون اور ہماری چشم خون افشاں
جو شیشہ ہو تو ایسا ہو جو ساغر ہو تو ایسا ہو

خدا کے آپ عاشق ہیں خدائی آپ کی عاشق
ہو دلدادہ تو ایسا ہو جو دلبر ہو تو ایسا ہو

تمیز اصلا نہو پھر آپ کی زلف پریشان سے
پریشان ہم سیہ کاروں کا دفتر ہو تو ایسا ہو

در دولت پہ حاضر فقر میں بھی دولت شاہی
جو بنے رہو تو ایسا ہو تو انگر ہو تو ایسا ہو

کمال خاکساری یہ جلال سرفرازی وہ
زمین پہ ہو تو ایسا ہو فلک پر ہو تو ایسا ہو

یگانہ مدح ممدوح خدا میں ہے تو اے حافظ
سخنداں ہو تو ایسا ہو سخنور ہو تو ایسا ہو

تم سب مقربون مین خدا سے قریب ہو — محبوب ہو خدا کے حبیب ہو

کس منہ سے ہمسرہ ہو یہ فقیر غریب ہو — کس دن زیارت آپ کے در کی نصیب ہو

جسکو نہ آئے نیند کبھی انکے دھیان مین — خالق مرے وہ مین ہون وہ میرا نصیب ہو

مجھسے گناہگار کو تمنے بچا لیا — مجھسا ہو دردمند تو تمسا طبیب ہو

اک خلوت دنا مین تھا خدا اور ایک آپ — اک یہ نما قریب ہو مجھسے قریب ہو

پہلے حضور قبر سے اٹھینگے اسلیے — بیدار ہم سے پہلے ہمارا نصیب ہو

مجھسا نہ دردمند ہو عشاق مین کوئی — مین ہون غریب حال بھی میرا غریب ہو

جسکو ہو جبرئیل سے تیے مین ہمسری — وہ حوصلہ کرے کہ تمہارا نقیب ہو

کسکے پھرین نصیب اگر حکم دین حضور — کرے طواف آکے جو گردش نصیب ہو

امت سے کہتی ہے تری رحمت پکار کر — آنکھون سے جتنے دور ہو دل سے قریب ہو

حصے مین جسکے کچھ نہین ہے غم نبی — اسکو نصیب ہو جو بڑا خوش نصیب ہو

حافظ خدا کرے وہ یہ دین حکم روز حشر

جو بات دور کی نہ سنے وہ قریب ہو

قدم سے اپنے چھڑا کے ہمکو نہ کھوٹے اے قضا کے ہمکو
بس اب مدینے بلا کے ہمکو جلا لے پیارے خدا کے ہمکو

جو ہمسے چھپنے کا تھا ارادا جو ہمسے منظور تھا یہ پردا
تو پہلے ہی کیون کیا تھا شیدا جمالِ انور دکھا کے ہمکو

ادب سے ہم عرض کر چکے سب حضورِ مولیٰ مین حرفِ مطلب
اب آگے انکی خوشی وہ جو دین عوض مین اس التجا کے ہمکو

کہان ہے تابِ نظارہ ہمکو اگرچہ ہمین کلام و شک ہو
تو ایک جلوہ دکھا دیکھو حضور اپنے بلا کے ہمکو

نشانہ چوکے ہے غیر ممکن تمھارا تیرِ نگاہ لیکن
ادھر چلانا دکھا کے ہمکو ہدف بنانا جتا کے ہمکو

بنو گے ساقی جو روزِ محشر ہجوم ہوگا کنارِ کوثر
بڑھا کے دستِ سوال یکسر کہینگے تمکو سنا کے ہمکو

زمینِ یثرب کا ذرہ ذرہ نظر مین خورشید سے ہے چڑھکر

کہ فکرِ عالی نے چرخِ چارم پہ رکھدیا ہے اُٹھا کے ہمکو

کدھر صبا ہی کدھر جنون ہی کدھر ہی طوفانِ اشکِ جاری
مدینے لیچل اُڑا کے ہمکو اُٹھا کے ہمکو بہا کے ہمکو

جو تابِ رفتارِ عمر بھر کی ہی وہ ابھی دیدے یاالٰہی
کہ گھر کو پھر کر نہین ہی آنا نبی کے روضے پہ جا کے ہمکو

نہ تاب اتنی کہ کچھ تڑپیے نہ چین اتنا کہ بیٹھے رہیے
بہت دباتی ہی بیقراری ضعیف و کمزور پا کے ہمکو

ہمین نہ بھولا دمِ ولادت ہمین کیا یاد وقتِ رحلت
اُسیکی ہے یاد ربِ عزت جہان مین سب کچھ بھلا کے ہمکو

خدا سے ہمکو ملانے والا خدا کو ہمسے ملانے آیا
رہا خدا کو ملا کے ہمسے گیا خدا سے ملا کے ہمکو

چلے ہم اب تو خدا کے گھر کو خدا کو گھر بار سونپتے ہین
تمہارا حافظ خدا ہی حافظ سپرد کر دو خدا کے ہمکو

تصور میں طواف روضہ کے جا کر جب بسر ہو
وہ تو رہ جائے جسکے پاؤں میں آ کر چکر ہو

مرا سر ٹھوکریں کھاتا پھرے کب تک مگر در در
تری ٹھوکر مرا سر ہو مرا سر تیری ٹھوکر ہو

جو دولتمند ہیں اچھلیں خوشی سے دشت یثرب میں
ستم ہے ہم غریبوں کا تڑپ کر حال ابتر ہو

ہوں آنکھیں جا کے سوتے میں اگر جاگے مری قسمت
زیارت انکی قدر کی ہو اگر سید جا مقدر ہو

تڑپ سے دائیں کو قصد جب اس کے تو آئے
تر دامن کی ہٹی ہو تری مژگاں کا نشتر ہو

ہزاروں لوگ جو پھرتے ہیں صحرا میں پریشان ہو کے
ترا دیوانہ پڑا وہ ہے جو جا سے باہر ہو

نہایت سہل ہاتھ آجا نسخہ پردہ پوشی کا
ہمارے ہاتھ محشر میں جو دامان پیمبر ہو

جھکاتی ہے مرا سر دیکھ پھوٹی ہوئی قسمت
مزہ جب ہے کہ انکا سنگ در ہو اور مرا سر ہو

بصیرت شرط ہے جلوہ ترا ہے ہر جگہ یکساں
اب اسمیں دیدہ دل ہو کوئی یا دیدہ سر ہو

تمہیں سے اصل فرع فرع اصل انبیا پیدا
تمہاری فرع ہیں سب اصل میں تم اصل گوہر ہو

گنہ کے سے بہانے ڈھونڈے یا محضر شفاعت کا
نہیں ممکن کہ کوئی مثل حضرت تا بہ محشر ہو

سینہ کاری میں یکتا ہوا اور تم نور ترا پا
یہ آئینہ سے کہ انکو سایہ تمہارا ہی سر ہو

لحد میں ہو مگر پھرتی ہے صورت سب کی آنکھوں میں
بجا ہے ترا گھر در پر وہ تم ہر ایک کے گھر ہو

تقی بہتر ولی بہتر صفی بہتر نبی بہتر
یہ سب بہتر سے بہتر ہین مگر تم سب سے بہتر ہو

مرا سر کیا مری قسمت خجستہ ہے کہ کھل جائے
اگر سر پھوڑنا مجھکو ترے در پر میسر ہو

سیہ کاری فرقت ہے عشق کالی بلا ہوکر
لحد مین کیا ڈر ہے جسکو خیال روے انور ہو

خدا کو انکی خاطر ہے انھین امت کی خاطر ہے
بس اب کیا خطرہ محشر مری خاطر سے باہر ہو

ملے سب ہم داغ آپ کی سرکار سے ہمکو
نہین ممکن کہ انمین ایک بھی ٹکسال باہر ہو

اٹھائے کیون نہ کیڑے ہین جو پہنچے آستانہ پر
جو ہو روضے کے اندر کیون نہ وہ جامے سے باہر ہو

لیا امت کا سودا دیکے سر شاہ شہیدان نے
نہ کیون اس سر کے صدقے حشر کے دن معرکہ سر ہو

علم حافظ کا او حافظ ترا پڑھتا ہے کلمہ
نوشتہ لوح محفوظ کا ہر دم زبان پر ہو

میان بیت شرف و بطحا مجھے رہنا میسر ہو
ادھر حضرت کا گھر ہو ادھر اللہ کا گھر ہو

وہان تک آنا جانا ہو تو سارے کام بنجائین
یہ ہو جائے تو سب کچھ ہو مگر یہ ہو تو کیونکر ہو

مدینہ گھر تمھارا ہے مرا دل گھر تمھارا ہے
کہین ہو دعوت دیدار یہ گھر ہو کہ وہ گھر ہو

دیے ہین چرخ نے مجھکو لاکھون طرح کے چکر
کبھی قسمت مین میری انکے روضے کا بھی چکر ہو

ذرا سر کو جھکانے دو اگر تم اپنے قدموں پر
مدینہ چھوڑ کر میں اور بستی کو کہاں جاؤں
خیال اُنکا بہت نازک ہے تو اتنا نہ تڑپا ہے
زمین نے بھی فلک کی کب زمین کا مرتبہ پایا
مدینے میں کوئی میری خبر جلدی سے پہنچا دے
ہزاروں موتیوں کی ہے جھلک سلک رسالت میں
شرف عرش بریں پر ہے مدینہ فرش خاکی کو
خدا جانے وہاں کیا ہو ٹھہر جاتے ہیں جا جا کر
مرادل ہے جدا آنکھیں جدا دیدار کی بھوکی
لحد میں بھی نہ آئی نیند تمھیں شوق شفاعت سے
مری آنکھوں کے آگے پھر رہا ہے دن شفاعت کا
ابھی گھر سے نکلتا ہوں ابھی خدمت میں آتا ہوں
تصور سے بھلا ہوتا نہیں ہم ناتوانوں کا

ابھی گر جائے جتنا معصیت کا بوجھ سر پر ہو
تمھیں مجھکو بتادو جو کوئی گھر اس سے بہتر ہو
ادب کا وقت ہے اے دل ذرا سینے سے نہ باہر ہو
خصوصاً اُس زمین کا مرتبہ تم جس زمین پر ہو
بلا سے کوئی ہو باد صبا ہو باد صرصر ہو
ہزاروں دانہ گوہر ہیں تم یکدانہ گوہر ہو
خدا اُسپر اکیلا اسپہ تم بھی جلوہ گستر ہو
نکلتی ہیں وہ جس کوچہ سے وہ کوچہ معطر ہو
مہ نو اُنکی ابرو کا جو چمکے عید گھر گھر ہو
دعا کو ہاتھ اُٹھائے ہیں کہ یا رب جلد محشر ہو
کلیجا اب شب غم دو تیر گھر سے باہر ہو
بلا دیکھو ابھی کافر ہو جو کہنے سے باہر ہو
زیارت ہو تو کیونکر ہو تسلی ہو تو کیونکر ہو

محبت مین مری حالت بری ہے دوست کہتے ہین
مین کہتا ہون کہ بہتر ہے الٰہی اور بدتر ہو

ردیف

نہ بھولے مصحف روے نبی کی یاد اے حافظ
خدا حافظ ہے اُسکا جسکو یہ قرآن ازبر ہو

ہاے ہوز

ہمکو نبی کی یاد مین رونے سے فائدہ
جب دل مین ہین تو سامنے ہونے سے فائدہ

نہرین بہی کی مری آنکھون مین پھرتی ہین
سب کہتے ہین چپ ہو رونے سے فائدہ

روے نبی نہ دیکھین تو آنکھون کا کیا کرون
نقصان کچھ نہونے سے ہونے سے فائدہ

کیون رتجگا اگر نہ کرون صبح یا نبی
تم خواب مین نہ آؤ تو سونے سے فائدہ

تجھپر نبی کے عشق مین بھاری ہوا ان کیا
اے چشم زار مجھکو ڈبونے سے فائدہ

اے آفتاب سچ ہے کہان تو کہان وہ نور
تھا کچھ نہ تجھکو سامنے ہونے سے فائدہ

یون بھی تو ہی میسر کے ہو وہ رہتی نہین حضور
پھر کہیے مجھکو جان کھونے سے فائدہ

ہر ذرہ عاشقان محمدؐ کو حشر ہے
اے حشر تیرے ہونے نہونے سے فائدہ

دل مین نہین جو درد محمدؐ کے عشق کا
اہل ریا دکھانیکو رونے سے فائدہ

ہو لوٹنا نصیب زمین حجاز پر
کیا خاک فرش نرم بچھونے سے فائدہ

حافظ اگر نہین تجھے گریے مین کچھ اثر
پھر عاشقون مین نام ڈبونے سے فائدہ

ہے قرب الٰہی تمھین موسیٰ سے زیادہ
اور دست مبارک ید بیضا سے زیادہ

عنقا کا تو ہو نام یہان وہ بھی نہین ہے
سایہ ترا معدوم ہے عنقا سے زیادہ

جلوے نے ترے زندہ کیا نام رسل کو
اعجاز ملے تجھکو مسیحا سے زیادہ

رتبہ یہ بڑھا آپکے قدمون کی بدولت
بالا ہے زمین عالم بالا سے زیادہ

کیا لیکے کرون سلطنت ہفت ولایت
ہرگز وہ نہین یثرب و بطحا سے زیادہ

خوبی ہے بلندی مین ادا مین شب اسرے
نکلا قد موزون قد طوبیٰ سے زیادہ

حضرت سے سوا رتبہ اعلیٰ نہین ممکن
ادنیٰ یہ ہے کیا قرب او ادنیٰ سے زیادہ

دنیا کا تر و خشک ہے قبضے مین تمھارے
سادہ کو کیا خشک سماوا سے زیادہ

اشکون نے مجھے قلزم رحمت سے ملایا
قطرے یہ بڑھے ہو گئے دریا سے زیادہ

ہے مد نظر سارے غلامون کی رہائی
غمخوار نہو گا کوئی مولےٰ سے زیادہ

ہون کم سے کم اک نیم نگہ کا تو سزاوار
کمتر ہی سمجھ لین وہ زیادا سے زیادہ

حافظ کو تری ذرہ نوازی پہ ہے تکیہ
ہاں گرچہ گنہ ذرہ صحرا سے زیادہ

کب تک رہے سینے میں تمنائے مدینہ
کب تک دل بیتاب کہے ہائے مدینہ

ہو سر تو ہو سودائی سودائے مدینہ
ہوں پاؤں تو وارفتہ صحرائے مدینہ

جنت میں نہ دیگا جو تماشائے مدینہ
واں سے مرے نکلیگی صدا ہائے مدینہ

اے چشم تصور تجھے اتنا بھی بہت ہے
پھر جائے نظر میں مری پھر جائے مدینہ

پھر بیٹھنے اٹھنے کا مزہ خاک نہ باقی
جب بیٹھ کے اٹھتے تو مجھے یاد آئے مدینہ

مر جاؤں تو سینے میں مدینے میں لحد ہو
لیجاؤں لحد میں یہ تمنائے مدینہ

ویرانوں سے بڑھکر ہے مکانوں کی خرابی
دیوانوں سے آباد ہے صحرائے مدینہ

بدلیں نہ شب بدر کو شب قدر سے ہرگز
ملجائے جو ہمکو شب یلدائے مدینہ

تم آکے رہو دل میں کہ دل عرش خدا ہے
تم چاہو تو سینہ مرا بنجائے مدینہ

میں راہ سے واقف ہوں نہ چلنے کی ہے طاقت
ایسا ہو کوئی مجھکو دکھا لائے مدینہ

اک ہم ہیں کہ اک ایک کا منہ دیکھ رہے ہیں
اک وہ ہیں کہ جو بڑھ گئے دیکھ آئے مدینہ

دھو

دھو کے قدم کیوں نہ پیوں اپنے نبی کے
قدموں کو کیا بادیہ پیما مدینہ

کونین کی نعمت جسے چاہے اُسے دیدے
اے بار خدا اک مجھے لیجائے مدینہ

ایمان کا ارمان نہ جینے کی خوشی ہے
رہنے کو نجف مرنے کو لیجائے مدینہ

حافظ تو نہ ہو یہ کہیں آئے قافلے والو
کہتا ہی جو صحرا میں پڑا ہائے مدینہ

آپ بلوا میں کہ پاس اپنے بلائے اللہ
مجھکو اندوہ جدائی سے چھڑائے اللہ

قبر میں حسرت دیدار نبی ساتھ نہ جائے
پہلے مرنے سے یہ امید بر آئے اللہ

آپ کے ہاتھ سے ہو جائے مرا پاک حساب
آپ کے سامنے محشر میں بلائے اللہ

ذکر اگر ہو تو یہی فکر اگر ہو تو یہی
لب پہ ہو نام نبی دل میں ہوائے اللہ

عمر بھر چشم تصور سے تماشے دیکھے
کاش ان آنکھوں سے وہ شکل دکھائے اللہ

ہجر میں ہوئے نہیں تاب صبوری دل کو
یوں تو بندہ ہوں میں جو مجھکو دکھائے اللہ

دمبدم دل سے مجھے لو لگا لی ہے
آتش عشق نبی کو نہ بجھائے اللہ

ہائے دیدار سے محروم ہوں خواب میں بھی
کسی دشمن کو بھی یہ دن نہ دکھائے اللہ

اللہ اللہ جو نہ بھولیگا قیامت میں ہمیں
حشر میں دیکھیے کیا ہو کہ ہیں دونوں یکساں

اُسکی دنیا میں ہمیں یاد نہ آئے اللہ
ذوق دیدار ہی شوق لقائے اللہ

ردیف

بیٹھے بیٹھے یہ دعا مانگتے رہیے حافظ
ساتھ ایمان کے دنیا سے اُٹھائے اللہ

یائے تحتانی

شب معراج احمد ہی فلک پر آمد آمد ہی
الف ہی ابجد ایجاد کا یا آپ کا قد ہی
ازل میں جو مقدم تھا جہانمیں جو مؤخر تھا
اُسی سے اولیا پیدا اُسی سے اصفیا پیدا
ہمارا ہی گنہ اک کوہ ہی رحم اگر چاہو
نبی اول نہیں کوئی جو اول ہیں وہ پیچھے ہیں
الٰہی تو ہی خالق انبیا کا اور وہ خاتم ہیں
خدا کا نور ہی تو اور پناہ آستاں ہی تو
بیاں مصطفےٰ کے معجزوں کا ہو بیاں کیونکر

اِدھر حد کی تمنا ہی اُدھر سے شوق بیحد ہے
یہ کہتا ہی کہ حدوث کی احد کے نام پر حد ہے
محمد ہے محمد ہے محمد ہے محمد ہے
اُسی سے انبیا پیدا ہوی اُن سب کا مقصد ہے
ندارد ہے ندارد ہے ندارد ہے ندارد ہے
نہ کوئی قبل احمد ہی نہ کوئی بعد احمد ہے
نہ کوئی تجھسے اول ہی نہ کوئی بعد احمد ہے
ہی سب تیرا سایہ گرچہ بے سایہ ترا قد ہے
لعاب پاک کی تاثیر دنیا میں زباں زد ہے

فضیلت کسکو دون روضے کو یا کعبے کو اے حافظ
کہ ان دونون گھرون مین جلوہ نور محمد ہی

تیرے جلوے کے مقابل ید بیضا کیا ہی
آگے لب کے ترے اعجاز مسیحا کیا ہی

اک نظر دیکھنے کی تاب لائے موسیٰ سے
نور حق آپ ہو تم برق تجلےٰ کیا ہی

نور سے جنکے ہین یوسف انھین دیکھو تو کوئی
آپ نے حضرت یعقوب ابھی دیکھا کیا ہی

تیرے دیدار کو محشر مین نہین جمع جو خلق
پھر یہ انبوہ ہی کیون اور تماشا کیا ہی

فرش تک جب شب معراج قدمبوس ہوا
آگے رتبے کے ترے عرش معلےٰ کیا ہی

عرصۂ حشر مین جو ہون مین تہ داماں نبی
آفتاب اکے مرے سر پہ چمکتا کیا ہی

تو خبر جلد کہ ہی نامۂ اعمال سیاہ
نہین معلوم کہ تقدیر مین لکھا کیا ہی

مین پہنچ جاؤن جو تو رضوان سے کہون
فخر کیا ہی مرے آگے ترا رتبا کیا ہی

صبر کر صبر مدینے مین پہنچ جانے دو
کیا ہی جلدی ملک الموت تقاضا کیا ہی

ہوش اڑ جاتے ہین دیکھین قدسیون نہ ہی
کس پہ شیدا ہین ملک سدرہ و طوبےٰ کیا ہی

ایک پل مارتے آیا بھی گیا بھی تا عرش
ہی براق ایک کا یا برق تجلےٰ کیا ہی

آپ تھے طفل تو کہتے تھے ملک یا اللہ — کھیل ہے یا تری قدرت کا تماشا کیا ہے

جسم ہی سایہ نہیں صل علیٰ صل علیٰ — تن ہے یا نور ہے یا نور سراپا کیا ہے

زندگی گر ہو تو کبھی دیکھ ہی لینگے روضہ — موت تو یہ ہی کہ جینے کا بھروسا کیا ہے

کس کے محبوب کی خاطر ہے یہ زینت یارب — یہ جلوس اور یہ تجمل شب اسرے کیا ہے

نعت لکھے جو تری کب ہے مجال حافظ

یوں تو لکھنے کو ترا وصف ابھی کیا کیا ہے

ہم سے نہ چھپاؤ رخ انور کو حیا سے — مر جائینگے ہم شربت دیدار کے پیاسے

رکھتا نہیں جو تیری شفاعت کا بھروسا — کوئی بھی نہ ہوگی اُسے امید خدا سے

گو خاص خدا تم نہیں پر خاص خدا ہو — جو تم سے پھرا بس وہ پھرا خاص خدا سے

دیکھیں کبھی نظر بھر کے نہ وہ آب بقا کو — ہیں جو کہ ترے شربت دیدار کے پیاسے

اللہ لکھا ہو جو نصیبوں میں مدینہ — پہنچا دے مجھے آگے مرے بخت رسا سے

وہاں جو گزرنی ہے گزر جائیگی مجھ پر — تو جانے دے روضے میں مجھے تیری بلا سے

وہ جی گئے جو مر گئے یثرب میں قضا را — جیتے جو بچھڑے مر گئے وہ اپنی قضا سے

آسان

آسان نہیں پیروی جمالِ نبوی کا
کیوں آنکھیں لیے پھرتی ہیں بھوکے ہوئے سے کا

امت تو محمد کو بھی اولاد سے بڑھکر
کشتہ کیے امت نے محمد کے نواسے

مظلوم ہوئے پھر بھی اماموں نے دعا کی
ہاں کیوں نہ ہو آخر تھے محمد کے نواسے

حافظ کی دعا تجھ سے یہ ہے بارِ الٰہا
لب بند ہوں نزع میں بھی صلِ علےٰ سے

خدا کے پاس وہ تنہا گئے بلائے ہوئے
ہوا کلام اشارے ہوئے کنائے ہوئے

اِدھر حضور تھے محوِ نظارۂ پیہم
اُدھر خدا تھا نظر سے نظر ملائے ہوئے

مدینہ دور نہیں تن مرا ہے کاہیدہ
خدا کے واسطے لے چل صبا اُڑائے ہوئے

مدینے میں اُنھیں دو چار ہاتھ دیدو زمیں
فلک کے ہاتھ سے آئے ہیں جو ستائے ہوئے

حضور داورِ محشر حضور جب آئیں
گناہگار بھی اک نظر ملائے ہوئے

ہزار حوریں ہوں تو کب اُنھیں تسلی ہو
جو داغ عشقِ نبی کی ہیں چوٹ کھائے ہوئے

نہ بھولنا کہیں محشر میں ہمکو یا مولےٰ
کہ ہیں حضور ہی کا آسرا لگائے ہوئے

زمیں کیا کہ فلک کا بھی شہریار ہے تو
یہ مہر و ماہ ہیں سکے ترے بٹھائے ہوئے

خدا جو پوچھیگا وجہ گنہ تو کہدینگے
ترے حبیب کا تھے آسرا لگائے ہوئے

رہ مدینہ مین حافظ تھکے جو پاون تو کیا
چلینگے سر سے کہ ہین سر ہاتھ اٹھائے ہوئے

پاون بوسے جو پائے سر در کے
نکلین ارمان زندگی بھر کے

ہو گزرتے حضور سے پہلے
لیکن اچھے تھے ہم مقدر کے

پرسش حشر ہنے دے یارب
دیکھلین ہم بھی کو جی بھر کے

روح روح الامین فدا ہے نبی
چرخ قربان آپ کے سر کے

کرو حجرے سے اک ذرا تکلیف
منتظر مرنجائین باہر کے

کافرو دیکھو سنگریزون کو
دل تمھارے ہین کیسے پتھر کے

شب معراج کہتے تھے جبریل
ہوش اڑتے ہین میرے شہپر کے

حشر کے بھی اٹھائے اٹھتے نہین
بیٹھنے والے آپ کے در کے

ق

تمنے راہ خدا مین دکھ پائے
جھیلے صدمے زبان کے پتھر کے

دین سے کعبے کو کیا معمور
کفر توڑا خدا خدا کر کے

ہین بشیر اپ تو نذیر بھی ہین
جیسے حافظ مری بلا ڈر کے

مصطفےٰ پر طبیعت اتی ہے
ہاے کیا کیا مزے چکھاتی ہے

المدد المدد حبیبِ خدا
فکر عقبےٰ کی کھائے جاتی ہے

عرقِ روے مصطفےٰ کے لیے
چشم تر ندیان بہاتی ہے

نظرِ التفات ہو للہ
کور آنکھین مجھے دکھاتی ہے

چٹکیان دل مین لے رہا ہے عشق
حبِ احمد لہو رلاتی ہے

یاس امید مین گھرا ہون مین
اک رلاتی ہی اک ہنساتی ہے

کب ملیگا حضور کا دیدار
عمر سب یون ہی گزری جاتی ہے

آتی ہی اے صبا مدینے سے
دیکھین تو کیا خبر سناتی ہے

لاکھ صدمے حضور مین تنہا
لاکھ پتھر ہین ایک چھاتی ہے

آتا جاتا رہے مدینے کا
سانس جب تک کہ آتی جاتی ہے

غم نکر حافظ انکی ایک نگاہ

کام بگڑے ہوئے بنائی ہے

حضرت کا شب و روز جسے دھیان نہین ہے
اسلام نہین اسمین ذرا ایمان نہین ہے

تم نذر مین لیلیو تو ابھی جان ہے حاضر
مین جان چرا جاؤن مری جان نہین ہے

بر لاکے مرادین مری آکاش وہ پوچھین
کچھ اور تو دل مین مرے ارمان نہین ہے

مشکل ہے تجھے کونسی آسانی مشکل
اور کونسی مشکل ہے تجھے آسان نہین ہے

پیاری سہی ہر آن حسینان جہان کی
جس آن پہ مرتا ہون مین وہ آن نہین ہے

دیکھی نہین جاتی ترے دیوانے کی حالت
دامن کے ہین ٹکڑے تو گریبان نہین ہے

صدمون کی غم و درد کی آخر کوئی حد بھی
بندہ کوئی پتھر نہین بیجان نہین ہے

ہے درد مرا کچھ مجھے دیتے ہو دوا کچھ
کچھ خاک طبیبو تمھین پہچان نہین ہے

افسردگی دل نے کہین کا بھی نہ رکھا
ارمان نکلنے کا بھی ارمان نہین ہے

مرجاؤن تو یہ سہل کہ آسان ہو مشکل
مشکل ہے کہ مرنا بھی تو آسان نہین ہے

دیوانہ کوئی حافظ بیخود کو نہ سمجھو
کہتا ہے پتے کی یہ ہذیان نہین ہے

شربت وصل پلا دے جو پلانا ہی تجھے
درد فرقت سے چھڑا دے جو چھڑانا ہی تجھے

اپنے در پر صفت نقش بٹھا کر مجھکو
حسرت دل کی مٹا دے جو مٹانا ہی تجھے

سوزش عشق سے کب تک جگر و دل میرا سلگین
ایک بار آگ لگا دے جو لگانا ہی تجھے

دم لبون پر ہے کوئی دم کا ہون مہمان صنم
خبر وصل سنا دے جو سنانا ہی تجھے

کان مشتاق ہین مدت سے تری باتون کے
اپنی آواز سنا دے جو سنانا ہی تجھے

ہان تری جوتیون کی خاک اگر ہے سرمہ
میری آنکھون مین لگا دے جو لگانا ہی تجھے

مین کہان اور لب شیرین کا ترے بوسہ کہان
تلخی مرگ چکھا دے جو چکھانا ہی تجھے

حال دل کا غم فرقت مین بگڑنا کب تک
میری بگڑی تو بنا دے جو بنانا ہی تجھے

آتش شوق سے پھنکتا ہون مین آ ابر کرم
لگی دل کی بجھا دے جو بجھانا ہی تجھے

ڈوبتا ہون مین کہ ہے بوجھ گناہون کا گران
پار بیڑے کو لگا دے جو لگانا ہی تجھے

تیرے اشعار سے ہوتی نہین سیری حافظ
اک غزل اور سنا دے جو سنانا ہی تجھے

اک تجلی ہی دکھا دے جو دکھانا ہی تجھے
مجھکو بیہوش گرا دے جو گرانا ہی تجھے

ایک ٹھوکر ہی لگا دے جو لگانا ہی تجھے
اپنے مُردے کو جلا دے جو جلانا ہی تجھے

نہ تو مرتا ہون نہ جیتا ہون نہ امید نہ یاس
قید ہجران سے چھڑا دے جو چھڑانا ہی تجھے

کبھی عقبیٰ کی ہی یاد اور کبھی دنیا کی ہی یاد
فکر کونین بھلا دے جو بھلانا ہی تجھے

زلف مشکین کی ہوا کا ہو ادھر بھی جھونکا
گلشن زخم کھلا دے جو کھلانا ہی تجھے

جسم و جان تیری جدائی مین لٹے مرتے ہین
آکے دونون کو بچا دے جو بچانا ہی تجھے

بے شفاعت کے ٹھکانا تری امت کا کہان
اک ذرا لب کو ہلا دے جو ہلانا ہی تجھے

فاش ہوتا ہی مرا پردۂ راز الفت
بیچ سے پردہ اُٹھا دے جو اُٹھانا ہی تجھے

اے صبا کاہ سے ہلکا ہی مرا تن مجھکو
جانب طیبہ اُڑا دے جو اُڑانا ہی تجھے

قبر مین آکے فرشتون نے جگایا مجھکو
چین سے آکے سُلا دے جو سُلانا ہی تجھے

اب نہین چھپتے مرے جرم چھپائے سے مرے
تو رحیمی سے چھپا دے جو چھپانا ہی تجھے

راہ یثرب کی بہت ڈھونڈھ رہا ہی حافظ
اے خضر جلد بتا دے جو بتانا ہی تجھے

عشق حضرت مین اشکباری ہی
قدرتی فیض ہے کہ جاری ہی

جو خدا کے بڑے مقرب ہین
اُنکو امّت کی پاسداری ہی

جبر دل پر کیا نہین جاتا
کیا کوئی امر اختیاری ہی

جو نہ سمجھے کہ تم ہو نورِ خدا
وہ سیہ بخت ہی وہ ناری ہی

تو ہی محشر مین ہی شفیعِ امم
تیرے ہی سر پہ تاجداری ہی

دل پہ بجلی گری محبت کی
سینہ پامالِ بیقراری ہی

ہائے کسپر خدا کا پیار نہو
جو ادا ہی تری وہ پیاری ہی

انکی آنکھون نے شوخیان پائین
میرے حصے مین بیقراری ہی

لیگئی دل کو چھینکر وہ نگاہ
خانہ برباد بیقراری ہی

ہر اشارہ تمہارے ابرو کا
حکمِ تقدیر ہے کہ جاری ہی

عشق حضرت مین کاش مجھکو ملی
جتنی دنیا مین آہ وزاری ہی

سینہ و دل کے ہو تمہین مالک
آرزو جو ہے وہ تمھاری ہی

کھل نجائین گناہ امت کے
آپ کے ہاتھ پردہ داری ہی

سرمۂ طور ہے کہ گرد براق
کیا تجلی تری سواری ہی

خون روتا ہے کیون تو اے حافظ
کیا کوئی دل مین زخم کاری ہے

غزل دیگر

کھلی جب زلف محبوب خدا کی ۔ درازی کھل گئی روز جزا کی
عیان ہی جسم اور سایہ نہان ہی ۔ عجب ہے سایہ نوری جسم خاکی
تمھارے مست بیخود سہل چھوٹے ۔ رہی شدھ بدھ نہ کچھ روز جزا کی
بہادے اور آنسو چشم گریان ۔ کہ ہے تردامنی محتاج پاکی
ہو سودائے نبی مین کیا غم جیب ۔ گلے کا ہار ہو گی جامہ چاکی
جلانا مارنا ہے انکے ہاتھون ۔ تری آنکھین ہین یا قدرت خدا کی
شہنشاہی کو کہتی ہے گدائی ۔ گدائی آپ کی دولتسرا کی
چلا وہ کاروان سوے مدینہ ۔ ہم آوازی کرون بانگ درا کی
خطا ٹھہرے نکرنا بھی خطا کا ۔ تری رحمت جو حامی ہو خطا کی
بچی گر کر ترے قدمون پہ مہتاب ۔ بہت کچھ سایے سے بھاگی پھرا کی

کھلی جب تک رہیں آنکھیں ہماری
نبی کی شکل آنکھوں میں پھرا کی

نبی کی زلف کے پڑ جاوے پالے
شبِ غم تو نبی ہے کس بلا کی

پیمبر پیشوائی کو سب لئے
یہ تھی دنیا میں دھوم اُس پیشوا کی

نہیں مانع کوئی رضوان کا دربان
بندھی ہے کیا ہوا بادِ صبا کی

الٰہی ایک دن ہم یہ بھی سنلیں
درِ حضرت پہ حافظ نے قضا کی

کیا محفلِ میلادِ رسولِ عربی ہے
رحمت کے فرشتوں کی یہاں ڈاک لگی ہے

تسکین نہ ہو پانی سے نہ کچھ سرد ہوا سے
یارب یہ مرے دل میں عجب آگ لگی ہے

ہے قد پہ ترے خلعتِ عالی نسبی راست
تو ہاشمی و مطلبی و قرشی ہے

پیچھے ہیں ترے تجھ سے جو آگے ہوئے مرسل
اگلوں میں تجھے مرتبۂ پیشروی ہے

رضوان نہ بلا سکے ارم راہ سے مجھکو
ہے دھن مجھے کچھ اور تجھے اپنی پڑی ہے

بگڑی کا بنانا تمھیں کچھ بھی نہیں مشکل
بگڑی ہوئی حالت مرے دم پہ بنی ہے

تو کہدے خدا سے وہ مجھے بخش ہی دیگا
منظور کب اسکو تری خاطر شکنی ہے

طوفان سے اشکون کے بھڑکجاتی ہی دونی
فریاد کے حیلے سے ہوا حاضر دربار
اب تو ہی زمین ٹھکانے دکھا دے مجھے یثرب
بے نام لیے دل کو تسلی نہین ہوتی
دنیا کے الم حشر کے غم ہجر کے ماتم
یثرب کی زمین قبر کی خاطر نہین ملتی

کیسی یہ مری دل مین نئی آگ لگی ہی
قسمت مری نالون سے مری جاگ اٹھی ہی
غربت مین تھکے پاؤن قضا سر پہ کھڑی ہی
لون نام مبارک تو بڑی بے ادبی ہی
اک جان مری لاکھ بلاؤن مین پھنسی ہی
ہان مین ہون برا ہون مری تقدیر بری ہی

حافظ ترے شعرون سے طبیعت نہین بھرتی
تاثیر عجب تیری طبیعت مین بھری ہی

روتا ہون دن رات یہی دل کی خوشی ہی
آزاد ہو دوزخ سے جو یہ بندہ عاصی
دے آپ نبی کو دل و صبر و جگر و عقل
کرتا ہون فدا تجھکو وہ ہی سارا روضہ
طعنون سے بچائیگا ترے دشت کا سودا

رونے کا یہ رونا ہی ہنسی کی یہ ہنسی ہی
اسمین بھی حضور آپ ہی کی ناموری ہی
اللہ ترے واسطے اک جان بچی ہی
اے جان تری تن سے جدائی کی گھڑی ہی
سب دیتے ہین پہ چھینٹے مری تلوون سے لگی ہی

دوڑے بھی تھکے بھی نملا ہمکو مدینہ
تقدیر سے تدبیر کوئی پیش گئی ہے

جینا تری فرقت مین ہے موت سے بدتر
مرنا تری الفت مین حیات ابدی ہے

جب تک کہ جیے ہم نکیا عشق کا اظہار
جب قبر مین سوئے تو اٹھا آنکھ لگی ہے

پوشیدہ مین جلتا ہون الٰہی ترا سوز نہان ہو
اے شمع ترے تن سے مرے دل سے لگی ہے

نیکی سے زیادہ ہے سیہ کاری عاشق
بیمار ہون مین دن سے مری رات بڑی ہے

خورشید قیامت سے محمد کی دہائی
میدان بڑا گرم زمین دھوپ کڑی ہے

آنکھین ہی خطاوار ہین ایسی کہ ہین محروم
سینے مین وہی دل مین وہی جی مین وہی ہے

یثرب سے پھرا ہند کو حافظ تو پکارا
فریاد کہ الٹی مری تقدیر پھری ہے

یثرب مین اپنی روح ہو قالب وطن مین ہے
کب جسم پیرہن مین ہے مردہ کفن مین ہے

شمعین ہزار انجمنین بیشمار ہین
پروانہ ہون مین جسکا وہ کس انجمن مین ہے

گھر بیٹھے دل پڑا ہے مدینے کے دشت مین
دیوانہ غریب کو غربت وطن مین ہے

اللہ نے بنائی ہے اپنی پسند کی
بیساختہ ادا جو ترے سادہ پن مین ہے

وہ گرم گرم ریگ وہ کانٹے وہ ننگے پاؤں
کب گھر میں ہے وہ لطف جو غربت کے بن میں ہے

الفت نہو نبی کی تو جینا محال ہے
الفت نبی کی جان کے بدلے بدن میں ہے

پنہاں ہیں راز جامہ دری کے لباس میں
دل جانتا ہے لطف جو دیوانہ پن میں ہے

کیا سمجھے اہل شرع کو دیوانہ نبی
کیا خوف حکم شرع کا دیوانہ پن میں ہے

اس سے بڑے بڑوں کی جھپکتی ہیں پتلیاں
چھوٹے سے چھوٹا خال جو انکے بدن میں ہے

کب تنگ مثل لب ہے جو نازک ہے برگ گل
کب نازکی ہے رنگ جو لعل یمن میں ہے

حافظ اٹھو مدینے چلو جنتی بنو
باندھو کمر سفر یہ دھرا کیا وطن میں ہے

در حضرت پہ ہو اگر کاش رسائی میری
جب میں جانوں کہ ہوئی امید برآئی میری

آپ کا در شفاعت ہے تو کچھ ڈر ہی نہیں
کہ بھلائی سے بدل جائے برائی میری

دولت فقر کی خیرات جو دیدیں مولا
بادشاہی بھی کرے فخر گدائی میری

ہائے کیونکر ہو مجاور کبھی روضے کی
ہائے کس طرح ہو تقدیر برآئی میری

وہ رہے مجھ سے جدا آپ جنہیں ننگ ہیں ہا
مل گئے وہ جو ہوئی مجھ سے جدائی میری

شکل جینے کی دکھائی نہین دیتی کوئی
حسرتِ دید نے یہ شکل بنائی میری

وہ مرے خواب مین آئے مرے نالے سنکر
میری فریاد نے تقدیر جگائی میری

خارِ صحرا مدینہ جو ملے مدت مین
پھوٹکر روئی بہت آبلہ پائی میری

بیزبان بنکے بجا پرسشِ اعمال سے مین
کیا خموشی نے مری بات بنائی میری

دھوم ہو جائیگی آیا وہ محمد کا غلام
عرصۂ حشر مین توقیر بڑہائی میری

کاش وہ پاس بلاکر یہ کہین حافظ سے
لے ہوی اب تو جدا تجھسے جدائی میری

کسیکو مرض سے شفا چاہیے
ہمین تو مرض بے دوا چاہیے

مدینہ کہان اور یہ عاجز کہان
پہنچنے کو بختِ رسا چاہیے

وہ مانین نمانین انھین اختیار
ہمین رات دن التجا چاہیے

قطعہ تا آخر غزل

محبت محبت تو کہتے ہین سب
محبت کو مردِ خدا چاہیے

محبت تو ہے کام دل والون کا
اور اسکو جگر بھی ذرا چاہیے

محبت مین سر کی محبت کہان
محبت کو سامان بڑا چاہیے

شریعت کے آگے ہو گردن جھکی
طریقت پہ بھی دل فدا چاہیے

جو آنکھون مین آنسو تو لب پر ہو آہ
موافق یہ آب و ہوا چاہیے

ہو مُنہ زرد لب خشک آنکھین ہون سرخ
دم سرد و آہِ رسا چاہیے

جگر پر ہو اک تیر کاری لگا
ہر اک زخم کا دل ہرا چاہیے

جو ہو جان مضطر تو دل پاش پاش
کلیجا اُچھلتا ہوا چاہیے

دہکتی ہو سینے مین الفت کی آگ
دھوان سر سے اُٹھتا ہوا چاہیے

اُدھر دل کو لذت سے سیری نہ ہو
اِدھر لب کہین اور کیا چاہیے

اُدھر دل کہے یا نبی یا نبی
اِدھر لب پہ نامِ خدا چاہیے

جو موت اے تو زندگی بنکے آے
قضا کی نرالی ادا چاہیے

دمِ خاتمہ بھی ہو لب پر یہ بات
مجھے خاتم الانبیا چاہیے

جو قسمت سے ایسی محبت ملے
تو حافظ کو پھر اور کیا چاہیے

محفل میلاد کا سامان بنانا چاہیے
فرش آنکھیں ابر رحمت شامیانا چاہیے

پاؤں کہتے ہیں مدینے سر سے جانا چاہیے
سر یہ کہتا ہے نبی کا آستانا چاہیے

درد دل سے اے خدا جو حضرت روتے ہے
کوئی تو آنسو بہانے کو بہانا چاہیے

یہ بتاتا ہیں ترے بیمار کو آب و خورش
اشک پینا چاہیے اور رنج کھانا چاہیے

سر رگڑ کر آستانے پر جناب پاک کے
ہے ارادہ اپنی قسمت آزمانا چاہیے

سنتے سنتے ذکر حضرت تو آجاتے مجھے
خواب راحت کے لیے کوئی فسانا چاہیے

عشق حضرت میں نہ مجھ سے ناخوش ہے تو ہو
کیا ہے غم کسکی بلا کو یہ زمانا چاہیے

لطف جب ہے دل مرا ہو اور نگاہیں آپ کی
ایسے تیر دن کے لیے ایسا نشانا چاہیے

دوست سمجھاتے ہیں کیوں ہے آپ خود تجھ پر حرام
کچھ تو پینا چاہیے اور کچھ تو کھانا چاہیے

عشق کہتا ہے کہ میں ہو جاؤں سب پر آشکار
عقل کہتی ہے کہ دل سب سے چھپانا چاہیے

عقل کہتی ہے کہ عادت صبر کی ہوتی ہے خوب
دل یہ کہتا ہے کہ اسکو آزمانا چاہیے

حافظ مجھ سے سرزد ہوا ہے جرم عشق
بہر تجویز سزا اسکو بلانا چاہیے

جو آیا تو نبی پر ہو عجب کوئی مراد دل بھی
اگر شیدا ہی تو کسکا ہی دیوانہ بھی عاقل بھی

مدینہ سیکڑون منزل پہنچنا سخت مشکل بھی
مرے سو لیے اگر چاہین نہین دو ایک منزل بھی

اشارہ ایک انگشت شہادت کا جو ہو جائے
دل عاشق تو کیا ہو پارہ پارہ ماہ کامل بھی

دعا ہو میرے لب پر یا الہی دی مجھے جنت
تری رحمت اشارے سے کہی یہ کوئی مشکل بھی

نظر انکی وہ میرے چارہ گر کو آنکھ دیتی ہی
کہ رخصت ہو کوئی جیتا بچا ہی میر بسمل بھی

تمھارے ہجر مین جینے سے مر جانا ہی بہتر ہی
جو عمر خضر ہو حاصل کچھ اس سے حاصل بھی

نکلکر لاکھ پردون سے جو آیا بزم دنیا مین
خدا کا نور ہی شمع حرم بھی شمع محفل بھی

اسیرون کی خبر کرے کوئی حجرے مین بیٹھا
کہ در پر ہاتھ پھیلائے کھڑا ہی ایک سائل بھی

حیات و موت تو آپ کی آنکھون کی ہی تابع
نگاہین کہہ رہی ہین ہم مسیحا بھی ہین قاتل بھی

وہ شوخی کی ادا برق تجلی غش کرے جسپر
وہ میری بیقراری لوٹ جائے جسپہ بسمل بھی

ہجوم غم سے اے حافظ نہ گھبراؤ اگر چاہین
ابھی آسان سی آسان ہو مشکل سی مشکل بھی

ہو کر ہمارے کوچ کا سامان رہ نجائے
دل مین کہین جینے کا ارمان رہ نجائے

تھوڑا سا دن ہے اور مسافر تھکا ہوا
تیز رب سے اس طرف کوئی میدان رہ نجائے

زخمِ دلِ فگار میں ہے جو رہا نہی
تیرِ نگاہ کا کوئی پیکان رہ نجائے

فرمائینگے حضور فرشتوں سے بار بار
دوزخ میں دیکھو کوئی مسلمان رہ نجائے

اتنا لحاظ دعوتِ دیدار میں رہے
بھوکا ہجوم میں کوئی مہمان رہ نجائے

زلفیں ہٹاؤ رخ سے جو آئے ہو خواب میں
زلفوں کی طرح خواب پریشان رہ نجائے

عشوے نئے نئے ہوں اداؤں میں نئی نئی
معراج کی ہے رات کوئی آن رہ نجائے

راہِ طلب میں کام جو لیں سر سے پاؤں کا
کیونکر ہمارے ہاتھ یہ میدان رہ نجائے

رستہ پُلِ صراط کا دور و دراز ہے
یہ ناتوان آپکے قربان رہ نجائے

اپنے سوا کسی کا نہ محتاج کر خدا
بندے کے سر پہ بندے کا احسان رہ نجائے

اللہ کرے قبول یہ حافظ کی التجا
امسال بھی سنانے سے قرآن رہ نجائے

خلق میں فخرِ خدا لایزال انکو ہے
تیرگی کفر و عصیان پر زوال انکو ہے

نیکیوں سے آپ کے ننگ جرم پر بھی کرم
عاصیوں پر رحمتِ خدا [illegible] انکو ہے

شاعرون کی ہونگی اب بے شبہہ تشبیہین تمام — وہ بلیغ او رہ فصیح بیمثال انکو ہے

سبکو ہوگی اب سیاہی او سفیدی مین تمیز — تیرگی جانیکو ہی ماہ کمال انکو ہے

ہان خبردار اے گروہ بیخبر ہشیار ہو — تیر اب قہر خدا ذو الجلال انکو ہے

خود پوشان تکبر کی ہی سرکوبی قریب — خود سرن کے کاسہ سر مین بال انکو ہے

صاف ہو اے دل کہ آتا ہی تصور آپ کا — دور ہو اے فکر موے کا خیال انکو ہے

عرش پر بیٹھا ہے خالق جمع کرکے خلق کو — حشر مین بے پردہ کوئی خوش جمال انکو ہے

پھر دل دیوانہ وحشت مین سوے یثرب چلا — پھر مزاج پر خلل مین اعتدال انکو ہے

اس سے اچھی کہ اب بھی یاد فرمالین حضور — آخر ہی ہچکی بوقت انتقال انکو ہے

عالم بالا مین پڑھدی کسنے حافظ کی غزل
وجد کرتے ہین ملک حوردن کو حال انکو ہے

جنکو ہونگی زیارت وہ ہین قسمت والے — قسمت انکی ہے جو ہین انکی زیارت والے

کیا ڈراتے ہین جہنم سے شریعت والے — قہر کی شان ہی جنمین وہ ہین رحمت والے

وقت پر کام ہین موقوف یہ سچ ہے لیکن — دل کو سمجھا ئینگے کیا گھنگے محبت والے

اے خدا ہو گی ضعیفوں کو زیارت کیونکر
غول کے غول چلے جاتے ہیں طاقت والے

عمل خیر نہیں ہے تو نہو یاس نہیں
مفت کیا کچھ نہیں دیتے ہیں ہمت والے

عشق موے لئے میں کروں صبر تو کس طرح کروں
حال کیا جانیں مرے دل کا نصیحت والے

عشق میں دل نے مقام ایک دکھا کر یہ کہا
اس جگہ چھوڑتے ہیں ساتھ رفاقت والے

دل نے ہر وقت یہ کہکے بندھائی ہمت
کچھ نہ کچھ عشق میں لے مرتے ہیں محنت والے

نہیں رکتے مرے نالے شب تنہائی میں
شکوے ہیں سیکڑوں ہیں میری شکایت والے

کیا خبر لے کوئی آکر ترے بیماروں کی
منہ سے کچھ کہتے نہیں درد مصیبت والے

تیر ہی قم سے قیامت میں اٹھینگے جو اٹھے
چھوڑ سکتے ہیں کوئی ترے ستو والے

بخشے جاتا ہے خدا امت عاصی کے گناہ
کہ کسی طرح سے راضی ہوں شفاعت والے

نعت وہ لکھ جو ہو شایان نبوت حافظ
کیا کہینگے تجھے کیا جانے شریعت والے

یہی ہے وجہ تسلی گنہگاروں کی
کہ رحمت آپ کی ہمنا ہے شرمساروں کی

تری ہوا شفاعت بھی ہے وہ تیز ہوا
کہ جا کے ہو گئیں فردیں گنہگاروں کی

بروں روضہ قدم رنجہ وہ نہیں کرتے
امید بر نہیں آتی امیدواروں کی

گناہ کرتے ہیں اب یا گناہ سے توبہ
ہے کالی رات کسو بی سیاہکاروں کی

فلک نے پست کیا انکے پائمالوں کو
بلند ہیں تو صدائیں ہیں نہ بہاروں کی

کھلا نہ بھید کسی پر شراب معنی کا
پتے کی بات نہیں کوئی بادہ خواروں کی

گرو خدا کے لیے بار معصیت ہلکا
کہ گردنیں جھکی جاتی ہیں شرمساروں کی

ہے خاکسار کی مٹی خراب یا مولے
کہ گرد تک نہیں ملتی ہے شہسواروں کی

کھیگی حشر میں رحمت کسی دم پرسش
کہ سب سے آگے سفینے ہوں گناہگاروں کی

دکھا کے برق تجلی گرادو مثل کلیم
تمہارے در پہ ہے ٹھٹی امیدواروں کی

اشارہ ہو کہ شفا پائے حافظ بیمار
اب اسکو ضعف سے طاقت نہیں اشاروں کی

جب تک سخن الٰہی میرے دہن سے نکلے
مضمون وصف احمد ہر اک سخن سے نکلے

دی جب ندا کسی نے لوگو چلو مدینے
کیسے ہنسی خوشی ہم بیت الحزن سے نکلے

جب ہو ظفر میسر گھر سے سفر ہے بہتر
انکو وطن میں پہنچے اپنے وطن سے نکلے

کس مرتبہ خوشی ہو جب در آخری ہو
جان اپنی تن سے نکلے تن پیرہن سے نکلے

اک موے عنبریں کی تعریف اگر ادا ہو
شکر جناب باری ہر موے تن سے نکلے

امیدوار رحمت کتنا ہی پُر خطا ہو
عصیان سے پاک نکلے جس دم کفن سے نکلے

ہمکو عدم سے لایا ہستی میں آب و دانہ
کس انجمن میں آئے کس انجمن سے نکلے

سودا ہوا وطن میں پہنچے عرب کے بن میں
ہم جب وطن سے نکلے دیوانہ پن سے نکلے

اُس گل کا روے انور پردے سے ہو جو باہر
پروانہ انجمن سے بلبل چمن سے نکلے

وہ جانستان نگاہیں ہیں جان سے زیادہ
سو جانیں تن میں ہیں اک جان تن سے نکلے

حافظ اٹھان ہے یارو اُسکو خبر تو کردو
قصد مدینہ کرکے زائر وطن سے نکلے

انبیا پیش خدا سے خوف کھاتے جائینگے
مصطفی بہر شفاعت مسکراتے جائینگے

ہر قدم پر صورت نقش قدم خوش خرام
حسرت عشاق کے دل کی مٹاتے جائینگے

عرصہ محشر میں ہوگا بحر رحمت جوش پر
جبکہ تر دامن پسینے میں نہاتے جائینگے

نیکیاں اُمت کی کم نکلینگی جب میزان میں
پلّے اُٹھتے جائینگے اور وہ جھکاتے جائینگے

کیا مٹینگی حسرت دیدِ نبی واحسرتا
راہِ یثرب مین جو بھٹکتا ہون تو کیا کہتا ہے شوق
جب خبر ہو گی گنہگارانِ اُمت مین اسیر
بشت گردی ہے نصیبون مین ازل سی تا ابد
حشر مین محبوب ہے ہو گا یہ ارشادِ خدا
چرخ پر جاتی جو گھبراتی ہی آہِ نیم شب

ہوش کہتی ہین ہم انکے آتے آتے جاینگی
لو کمر باندھو کہ ہم ہمت بندھاتے جاینگی
سامنے اپنی وہ اک اک کو چھڑاتے جاینگی
خاک اُڑاتے آئے ہین ہم خاک اُڑاتے جاینگی
ناز تم جتنے کروگے ہم اُٹھاتے جاینگی
نالے کہتے ہین کہ ہم مشعل دکھاتے جاینگی

آج دنیا مین نہین **حافظ** سا مداحِ نبی
یون تو لاکھون شاعر آئے اور آتے جاینگی

حضرت کے سوا ہمکو نہو چاہ کسیکی
الفت وہ ہو سبکو جو محمد سے ہی مجھکو
اے بندۂ مشتاق کوئی دم تو جھپکجا
اب صبح بھی پھٹنک جا تو روضے سے نہ اُٹھیو
ہین جمع پیمبر بھی ملک بھی شبِ اسرےٰ

حضرت کے سوا دیکھین نہ درگاہ کسیکی
فرقت مین یہ حالت نہو اللہ کسیکی
تکتا ہے تری طرح کوئی راہ کسیکی
سنتے ہی نہین بندۂ درگاہ کسیکی
ہے منتظر اک بھیڑ سرِ راہ کسیکی

بجا ہے

ہے چشم تصور کی نظر کس قدر اونچی — آتی ہے نظر دور سے درگاہ کسیکی
کچھ زور محبت پہ نہین دل کی خطا کیا — ہم کیا کہ ہے اللہ کو بھی چاہ کسیکی
مجھکو یہ تمنا ہے کہ سو دن تو ہو رویت — آنکھون کو یہ ہے تاک تکین راہ کسیکی
اللہ دم مرگ جب انکھون مین دم آئے — نظرون مین پھرے صورت دلخواہ کسیکی
بہلاتے چلے ہم دل مضطر کو سفر مین — وہ دیکھو وہ ہے سامنے درگاہ کسیکی

تو اور تری یاد مدینے مین ہو حافظ
ہوگی یہ اڑائی ہوئی افواہ کسیکی

دن رات وہ شبیہ مری چشم تر مین ہے — ہر دم خدا کے نور کا جلوہ نظر مین ہے
ہے بیخبر خدا سے جو بھولا رسول کو — غافل خبر بھی ہے تجھے کچھ کیا خبر مین ہے
پتنگا بھی امتحان مین پورا نکلگیا — قدرت خدا کی آپ کی نازک کمر مین ہے
چکر ہے سر کو سر مین خیالات آپکے — گھر والے تو مقیم ہین اور گھر سفر مین ہے
حضرت کے ہجر مین کسی پہلو نہین قرار — دل پر ہے چوٹ درد ہمارے جگر مین ہے
لاتا نہ جو جواب وہ دیکھو تو دور سے — کاغذ ہی کوئی چیز کف نامہ بر مین ہے

تاثیر کیا ہوئی مرے جذبے کی اے فلک
آہ سحر میں ہے نہ دعا ہے سحر میں ہے

روضہ کہاں بہشت کہاں مجھ سے پوچھیے
یہ بھی مری نظر میں ہے وہ بھی نظر میں ہے

اے ہاتھ تھم ذرا کہ ہے دل میں خیالِ شاہ
کمبخت کر نہ شور کہ مہمان گھر میں ہے

وہ کاش مجھکو دیکھکر اتنا ہی پوچھیں
یہ کون پائمال پڑا رہگزر میں ہے

پیری میں ہو گیا ہے یہ سودا عروج پر
چکر جو پہلے پاؤں میں تھا اب وہ سر میں ہے

کم ہے جو عمر بھر ہو زیارت حضور کی
فرض ایک بار عمر میں حج عمر بھر میں ہے

حافظ کو روزِ حشر نہ پکڑو ملائکہ
کیا کرتے ہو یہ اُمتِ خیر البشر میں ہے

مومنو خوش ہو محمد کی سواری آئی
زحمتِ کفر گئی رحمتِ باری آئی

مرنے والوں کی یہ کثرت ہے عیاذاً باللہ
کہ اجل انکی گلی سے تھکی ہاری آئی

بلبلیں باغ میں جیسا پڑھتی ہیں نعت درود
بو یہ کس گل کی لیے بادِ بہاری آئی

زخم جو کھائے محبت میں وہ گہرے کھائے
چوٹ جو آئی مرے دل پہ وہ کاری آئی

جھک گیا میری طرف اُنکی نظر کا پلہ
حشر میں جب سرِ میزان میری باری آئی

خود فراموش ہو جانے کے قابل تھے
وائے قسمت انھیں کب یاد ہماری آئی

دوش پر بار گنہ راہ عدم دور و دراز
پیش آئی مجھے منزل تو یہ بھاری آئی

جان آنکھوں میں تھی جب مژدۂ دیدار سنا
پھول مرجھا گئے تب باد بہاری آئی

نہ شکایت کا سلیقہ نہ ادب محفل کا
شکوہ آیا نہ ہمیں شکر گزاری آئی

شب اسریٰ کے کہیں مشتاق کھڑے تھے قدسی
اور کہیں شور وہ حضرت کی سواری آئی

عاجزی پر مری آیا انھیں رحم اے حافظ
کام آخر مرا گریہ مری زاری آئی

بشر سے ممدوح رب کی مدحت ادا ہو کچھ بھی مجال کیا ہے
کسی کا وہم و خیال پہنچے یہ وہم کیا ہے خیال کیا ہے

نبی کے رخسار کے مقابل یہ فلک کا جمال کیا ہے
یہ رات دن جلوہ گر وہ اک شب اگر ہے کامل کمال کیا ہے

پڑا ہے کب سے مریض ہجراں بھرے ہیں دل میں ہزار ارمان
کبھی تو دیکھو کہ حال کیا ہے کبھی تو پوچھو سوال کیا ہے

مین ہند مین تم عرب مین ساکن مرا پہنچنا محال لیکن
تمھارے نزدیک دور کیا ہی تمھارے آگے محال کیا ہی

تمھین پہ دل سے نثار ہونا تمھین پہ نقدِ حیات کھونا
کہان کا رونا کہان کا دھونا یہ جانِ ناچیز مال کیا ہی

بڑھی نہ جب تک کہ جوشِ مستی رہے خیالِ عروج و پستی
جب ایک ہوئے جام رنگ ہستی تو وصل کیا ہے وصال کیا ہی

خدا کے طالب کو ہی مناسب خدا کے مطلوب کا ہو طالب
خدا کا ملجاے جب مصاحب خدا کا ملنا محال کیا ہی

تمھاری تصویر اللہ اللہ خرد اسی فکر مین ہی گمرہ
شبیہ کیا ہی عدیل کیا ہی نظیر کیا ہی مثال کیا ہی

بسی نظر مین یہ تیری بستی خبر نہین اب کسی طرف کی
کدھر ہی مشرق کدھر ہی مغرب جنوب کیا ہی شمال کیا ہی

ہی جو کہ قامت پہ تیرے شیدا اُسے قیامت مین ہی خطر کیا

ہوا جو محوِ جمال تیرا پھر اُسکو خوفِ جلال کیا ہی

ہوا نبی کا جو ایک اشارہ تو تھا فلک پر قمر دو پارہ

کیا جو کفار نے نظارہ کہا یہ سحر حلال کیا ہی

دعا کرون مین کہ ربِ عزت نہو قیامت مین مجھکو ذلت

کہے کسی کی نگاہِ رحمت یہ فکر کیا ہے محال کیا ہے

کلامِ حافظ نہ پڑھ دیا ہو کہین کسی نے اِس انجمن مین

یہ کیسی ہو حق ہی صوفیون کی یہ وجد کیا ہے یہ حال کیا ہی

صُور پھُنکنے کو ہی پر ہی وہی غفلت میری

حشر مین آپ سے ہر ایک یہ کہتا ہوگا

نامرادی یہ مری لاکھ مرادین قربان

حق سے رو رو کے کہینگے یہ شفیعِ محشر

عمر بھر انکی نگاہون مین ملیگا رہنا

دمِ آخر بھی دکھا جاؤگے دیدار اگر

اب بھی سوتی ہی تقدیر تو قسمت میری

یا نبی آج ترے ہاتھ ہی عزت میری

ہائے کس حسرت سے تکتے ہین وہ صورت میری

بخشدے گرچہ گنہگار ہی امت میری

چشمِ بد دور سلامت ہی جو غربت میری

جان کے ساتھ نکلجائیگی حسرت میری

دونون عالم مین ہین وہ میری مصیبت کے شریک
جنسے دیکھی نہین جاتی ہے مصیبت میری

میری طاقت سے تو بڑھتا نہین ہاتھ و قدم
لیے پھرتی ہے اڑائے ہوے وحشت میری

بخشتا جائیگا خالق یہی سہی کہکر
ہین یہ عصیان تری لائق رحمت کے میری

کیا مزہ ہو جو گنہ میرے زیادہ نکلین
اور منظور ہو مولا کو حمایت میری

کبھی یثرب کو کمر باندھکے چلتا ہونگا
کبھی بندھ جائیگی ٹوٹی ہوئی ہمت میری

خاک ہو کر کبھی پہنچون تو لپٹ کر قدمون سے کبھی
پاس روضے کے بنا دے کوئی تربت میری

کیا عجب حشر کے دن پاک ہو کچا حساب
میری تقصیر سے بہتر ہے تری رحمت میری

غنچہ دل کا کھلے جا مین مزہ جو ہو دین لب کو
میری بخشش ہو جو کر دین وہ شفاعت میری

نزع مین کاش یہ ہو ورد زبان حافظ
سخت مشکل ہے مدد کیجیے حضرت میری

بیان شوق یثرب ہے صبا سے
جنون مین باتین کرتا ہون ہوا سے

سکھائے دیدے ہین بہانے
اسی شربت سے بھر دو دونون کاسے

تاتھا جس ادا سے تو خدا سے
ادھر بھی دیکھ اس پیاری ادا سے

بنے اک پل میں کوہِ طور سرمہ — تری برقِ نگاہِ سرمہ سا سے
قیامت میں پکاریں گے محمدؐ — کہاں ہیں تشنۂ کوثر پیاسے
جنوں تجھ پر ہزاروں ہوش قرباں — بچایا تو نے محشر میں سزا سے
مدینے میں پہنچ جاؤں تو آئے — خدا کے واسطے کہہ دو قضا سے
قیامت میں تو ہوگے ظلِ رحمت — جو دنیا میں نہیں سایہ بلا سے
شبِ اسریٰ ملا کیا بے تکلف — خدا بندے سے اور بندہ خدا سے
ذرا سا شربتِ دیدار دیدو — مری آنکھیں گدائی کے ہیں کاسے
خدا چاہے ہمیں ہوں برگزیدہ — قیامت میں طفیلِ مصطفےٰ سے
ہزاروں آفریں ای نالۂ دل — قدم آگے رہے ہمت رسا سے
سمجھ لو آپ ہی مجھ سے نہ پوچھو — کہ ہوگا طول عرضِ مدعا سے
بنی آنکھیں چراتے حورِ عیں کو — محمدؐ کی نگاہِ سرمہ سا سے
تری زلفوں کے سایے میں ہوں بیفکر — بلائیں لاکھ پیش آئیں بلا سے
نہ کیوں رونق ہو رونق لامکاں کی — ملا نورِ خدا نورِ خدا سے

شب ہجر نبی کی یہ درازی
بڑی ہو شرط کیا روز جزا سے

وہ پوچھیں حشر میں حافظ مرا حال
کہوں اچھا ہوں حضرت کی دعا سے

مژدۂ بخشش کے سنانے والے
اپنی امت کو جہنم سے بچانے والے

خلق مخلوق کو خالق نے کیا جنکے لیے
ہیں وہ مخلوق کو خالق سے ملانے والے

ناتوانی میں بھی نالے ترے دیوانوں کے
ہیں در عرش کی زنجیر ہلانے والے

کیوں سماتا نہیں پھولا دل ویران میرا
کیا یہ سچ ہے وہ مرے دل میں ہیں آنے والے

جیتے ہیں تیر نظارے سے تمہارے عاشق
منہ پردے میں چھپا سامنے آنے والے

حیف صحرا میں کبھی روز پیاسا ہوں شہید
آب سرچشمۂ کوثر کے پلانے والے

کلمہ گو یوں ہی کے ہاتھوں ہوں بلاؤں میں اسیر
کلمہ گو یوں کو بلاؤں سے چھڑانے والے

دشت غربت میں ترستے ہیں گھر جانے کو
ناز پروردہ محمد کے گھرانے والے

ظلم پر اف نہ کریں منہ سے خدا کے پیارے
اور ستانے سے نہ باز آئیں ستانے والے

خاک کے فرش پہ بھی چین نہیں انکو عدو
جنکے جھولے عرش کو ہیں فرش بنانے والے

نہ گیا تو ہی زیارت کو ابھی تک حافظ
ورنہ روکے سے بھی رکتے نہیں جانے والے

لو دم مرگ یہ مژدہ وہ سنانے آئے
سختی نزع سے ہم تجھکو چھڑانے آئے

مند گئیں آنکھیں تو دیدار دکھانے آئے
وقف بالیں جو ہوا اٹھ تو سرہانے آئے

آنے والی ہے اجل آپ اک حیلے سے
کاش پُرسش غم حسرت کے بہانے آئے

گر کبھی کام قیامت میں شفاعت تیری
نہ عمل کام کچھ آئے نہ یگانے آئے

نزع میں گنج لحد میں سر میزان و صراط
ہر جگہ وہ مری بگڑی کو بنانے آئے

دل بھی نازک ہے بہت آپ بھی نازک ہیں بہت
آئیے یوں کہ مرا دل بھی بچانے آئے

کب سے ہم دیکھتے ہیں حکم طلب کا رستہ
دیکھیے کب کوئی خبر سے بلانے آئے

امتحاں آپ کی رحمت کو اگر ہے منظور
اپنا دریا مرے اشکوں سے ملانے آئے

اک جہاں آپ کے جلوے نے کیا ہے پامال
کبھی حسرت مرے دل کی تو مٹانے آئے

چارہ جو اور سے بیمار محبت کیوں ہو
جس نے یہ آگ لگائی وہ بجھانے آئے

خواب آیا ہے مجھے خواب میں آئے ہیں نبی
تا قیامت نہ کوئی مجھ کو جگانے آئے

کیا غزل نعت مین حافظ نے لکھی ہو مولے
ہو اگر حکم تو روضے پہ سنانے آئے

آفرینش تری اللہ نے جب کی ہوگی
پیاری صورت تری کس پیار سے لکھی ہوگی

حشر مین مجھسے یہ رحمت تری کہتی ہوگی
مین سلامت ہون تو بخشش تری ہوگی ہوگی

تشنۂ دید کا رونا ہے بھلا کیا ہوگا
اوس سے پیاس بجھائے کوئی بجھتی ہوگی

یون دکھا جلوہ کہ تا حشر مجھے ہوش نہو
ورنہ ہوگی بھی تو گردون کو تسلی ہوگی

ہو حضوری مین تو بیتابی دل کا یہ حال
اس سے ظاہر ہو جو دوری مین ترقی ہوگی

ہان ادھر اک نگہ رحم کہ سب کہتے ہین
ایسے مجرم کی بھی بخشش کوئی ہوتی ہوگی

دشت یثرب مین کسی روز بھی پھرتا ہونگا
ہو نظر مین مری صورت تری پھرتی ہوگی

آپ کے او مریضان الم کی حالت
ہوگی کتنی ہی بری مجھسے بھی اچھی ہوگی

ہو چکی عمر مگر انکی زیارت نہوئی
ہائے اب کب یہ تمنا مری پوری ہوگی

جاگتے ہین جو غم شاہ کی تکلیفون مین
انکی قسمت کہین آرام سے سوتی ہوگی

نملا عیش مخلد تری خاک در پر
اب ملے خلد تو کیا خاک تلافی ہوگی

ہائے امید زیارت پہ جئیں ہم کب تک
تو یہ ہے کوئی دم میں اجل آتی ہوگی

آپ نے خواب میں وہ شکل دکھائی مجھکو
کہ زلیخا کے فرشتوں نے نہ دیکھی ہوگی

اڑ کے جنت کو گیا طائر جان حافظ
اڑتی اڑتی یہ خبر آپ کو پہنچی ہوگی

بزم حضرت میں ہیں جل مرنےکو چلنے والے
شمع ساں جان نکلنے پہ نکلنے والے

پاؤں تھکنے دو تھکے آبلے پڑنے دو پڑے
سر کے بل ہم رہ یثرب میں ہیں چلنے والے

اب تو مر کر بھی ترے در سے نہیں جانے کے
لاکھ ٹلجائیے ہم ہیں نہیں ٹلنے والے

ہجر میں تو نہ کریں جلد تھمیں طفل سرشک
لخت دل لخت جگر کھا گئے ہیں پلنے والے

ایک وہ ہیں جنہیں دامان نبی ہاتھ آیا
ایک ہم ہیں کف افسوس کے ملنے والے

ہے جو وہ ضعف سے نکلنا تو نکل بھی آؤ
دل سے ارمان نکلجائیں نکلنے والے

یا نبی اب کسی پہلو نہیں اک لحظہ قرار
ششدر ہیں ہم تیرے پہلو کے بدلنے والے

چلگئے چال مقرب تھے جو جبرئیل امین
در اقدس پہ ہیں دن رات ٹہلنے والے

نظر آجاؤ کہ لیتا ہے سنبھالا یہ مریض
نظر آتے نہیں کچھ طور سنبھلنے والے

ہم بتا دینگے ذرا اٹھنے تو دو جوش تپش
چل کھڑے ہوتے ہیں ضعف میں چلنے والے

دشتِ یثرب پہ جو مرتے ہیں وہ جیتے ہی ہیں
کہ نہیں خلد میں دل انکے بہلنے والے

نقش شیریں لاکھ ہوں لیکن ہے مناسب توبہ
کہ سنبھل جاتے ہیں گر کر بھی سنبھلنے والے

عشق کے فیض سے ہیں سینے میں ارماں کیا کم
ہوں جو حافظ مرے ارمان نکلنے والے

ہم سے اخفاے غم عشق کہاں ہوتا ہے
دل میں ہوتا ہے نہاں رخ سے عیاں ہوتا ہے

ہجر میں تڑپیں نہ تو کریں کیا عاشق
دل کو سمجھائیں مگر دل ہی کہاں ہوتا ہے

ہند میں بیٹھے جو بندھتا ہے مدینے کا خیال
جان ہوتی ہے وہاں جسم یہاں ہوتا ہے

دیکھ کر آتش بے دود لب لعل نبی
آہ ہوتی ہے لبوں پر نہ دھواں ہوتا ہے

صوتِ نے مرا نالہ مرے قابو کا نہیں
کچھ کہو مجھ سے کوئی ضبط فغاں ہوتا ہے

خلشِ دل ہے جو یاد آتی ہیں مژگان رسول
نوک مژگاں کا سبق نوک زباں ہوتا ہے

لامکاں میں انھیں دیکھا تو ملائک نے کہا
مکیں ہوتے ہیں ایسے نہ مکاں ہوتا ہے

اشکِ حسرت کا مرے قافلہ کرتا ہے سفر
کارواں جب کوئی یثرب کو رواں ہوتا ہے

ترتیب دیکھو کہ دم بانگ و نماز و کلمہ
نام حق نام نبی ساتھ بیاں ہوتا ہے

تو گرفتار ہوں جانوں ادب عشق کو کیا
ایک ست میں بشر قاعدہ داں ہوتا ہے

وہ تپش دل کی حضوری میں نہیں ہے لیکن کیا
درد الفت ہی تو ہر ہونیکو ہاں ہوتا ہے

مہرباں ہو کے یہی پوچھ لو حافظ کو بھی
کیوں ہے بیتاب ترے درد کہاں ہوتا ہے

فلک حضرت کا سودائی ہوا ہے
زمیں کے گرد چکر کاٹتا ہے

کیا باب جہنم آپ نے بند
مری قسمت کا دروازہ کھلا ہے

شب معراج گئے تھے بلا شک
ستارہ عرش کا چمکا ہوا ہے

جہاں جاتے جلیں جبریل کے پر
وہ اک پاتال تیرا راستا ہے

ترے اخلاق نے اے نور یزداں
ہر اک ناری کو ٹھنڈا کر دیا ہے

تمہیں پھر رہ شریعت کا کیا خوف
یہی جنت کا سیدھا راستا ہے

غم سے تیرے گرائے جس نے آنسو
فر مقصد سے دامن بھر لیا ہے

عیاں ہے شان ستاری خدا کی
گنہ آنکھوں پہ پردہ پڑ گیا ہے

تمہارے دین مین مرنا ہے منظور
اسی خاطر مسیحا جی رہا ہے

کمر بار گنہ سے لوٹ جاتی
مگر امت کو تکیہ آپ کا ہے

رہ یثرب مین سر جائے بلا سے
ہمین تو سر سے رستہ کاٹنا ہے

قطعہ

بہت تھے میکشون کے دور دورے
بہت گردش مین جام مے رہا ہے

ہوے جاری جو احکام شریعت
تو اب وہ رنگ ہی بدلا ہوا ہے

جو ہوتے تھے سیہ مست مے لعل
سیہ بختی سے اُنکا سامنا ہے

ترشروئی ہی کسکی بزم مے پر
کہ مستون کا نشہ اُترا ہوا ہے

شکست اُسنے یہ دی ہے میکدے کو
کہ جام بادہ مین خط پڑ گیا ہے

گلے مین بوتلون کا رک گیا دم
پیالون کا پیالہ بھر گیا ہے

نہین مینا مین یہ قلقل کی آواز
لگی ہین ہچکیان دم ٹوٹتا ہے

حلال اب ہو گئی خونریزی مل
صراحی کا گلا پکڑا گیا ہے

نہین چکھتا جو سودا اینٹ کے مول
خم مے خشت سے سر پھوڑتا ہے

بہا یائے سنے مے کو کرکے پانی
کہاں کی مے کہاں کی کشتی مے

عجب طوفان سا طوفان اٹھا ہے
جہاز بادہ نوشاں ڈوبتا ہے

نہ بھولونگا کبھی قرآن حافظ
کہ وہ محشر مین بھی حافظ مرا ہے

عشق حضرت کی چھری دل پہ جو چلجاتی ہی
منہ سے بیساختہ اک آہ نکلجاتی ہی

نام عیسیٰ جو زبان پر مری آجاتا ہی
ہر بلا سامنے آئی ہوی ٹلجاتی ہی

راحت جان ہی تصور ترے حضرت کا
پھانس سی ایک مرے دل سے نکلجاتی ہی

بیقراری کا بھلا ہو کہ وہ تنہائی مین
تیرے بیمار کی کروٹ تو بدلجاتی ہی

چشم بد دور وہ آپ کے روضے کی صفا
کہ نظر بھی نہین جمتی ہی پھسلجاتی ہی

کون در پردہ دکھاتا ہی تجلی یارب
برق بیتاب جو گر گر کے سنبھلجاتی ہی

چارہ جو کیا ہو طبیبون سے تمھارے بیمار
روح تو جسم سے پہلے ہی نکلجاتی ہی

اے صبا تجھکو ہی جانا تو مدینے جا چک
ور سنتا ہون کہ اب جاتی ہی کل جاتی ہی

خلوت دل مین وہ تشریف اگر لاتے ہین
آرزو دل مین جو ہوتی ہی نکلجاتی ہی

مشغلہ نعت نویسی کا ہی خوب اے حافظ
وحشت آلودہ طبیعت تو بہلجاتی ہی

خمسہ بر غزل خود

آہی پہنچا مدینے مین مرکے
گل چُنے روضۂ منور کے
نکلے سجدون سے حوصلے سر کے
پاؤن بوسے جو پائے سرور کے
نکلین ارمان زندگی بھر کے

انبیا آرزو یہ رکھتے تھے
ہوتے ہم امت محمد سے
ہم بھی آخر خدا کے تھے بندے
ہو گزرتے حضور سے پہلے
لیکن اچھے تھے ہم مقدر کے

دن بھلا تھا جہان مین یہ کب
آج چمکا نصیب کا کوکب
اب خلل ڈالنا غضب ہی غضب
پرسش حشر رہنے دے یا رب
دیکھ لین ہم نبی کو جی بھر کے

خود خدا طالب لقائے نبی
دونون عالم ہین مبتلائے نبی

فرش تا عرش خاک پائے نبی
روح روح الامین فدائے نبی

ہے چرخ قربان آپ کے سر کے

آئے ہیں سنکے آپ کی تعریف
چند بیمار و ناتوان و نحیف
تھک گئے ہیں کھڑے کھڑے یہ ضعیف
کرو جو جبر ہے اک ذرا تکلیف

منتظر مرنخائیں باہر کے

معجزہ دستِ پاک کا دیکھو
لو شہادت کھلی کھلی سن لو
ہے قیامت جو عبرت اب بھی نہو
کافرو دیکھو سنگریزون کو

دل تمھارے ہیں کیسے پتھر کے

پہنچے سدرے پہ جب نبیؐ جمیل
ساتھ تھے ایک حاملِ تنزیل
کی جو آگے کو آپ نے تعجیل
شبِ معراج کہتے تھے جبریل

ہوش اڑتے ہیں میرے شہپر کے

لاکھ آنکھیں دکھائے چرخ بریں
لاکھ فتنے ہوں اٹھکے برسر کین
لاکھ ہلچل میں آسمان و زمین
حشر کے بھی اٹھائے اٹھتے نہیں

بیٹھنے والے آپ کے در کے

تضمین قطعہ

تم رسالت کے واسطے آئے
حق کے پیغام سب کو پہنچائے
ہائے کافر نہ دھیان مین لائے
تمنے راہِ خدا مین دُکھ پائے
جھیلے صدمہ زبان کے پتھر کے

تا مٹے کفر دین کا ہو ظہور
بت پرستی خدا کے گھر سے ہو دور
الغرض بعد کوشش موفور
دین سے کعبے کو کیا معمور
کفر توڑا خدا خدا کر کے

گو رسول خدا نذیر بھی ہین
رحمتِ خالق کبیر بھی ہین
اپنی امت کے دستگیر بھی ہین
ہین نذیر آپ تو بشیر بھی ہین
جیے حافظ مری بلا ڈر کے

خمسہ دیگر

پڑا ہی عقل پر غفلت کا پردا
کہ اتنا بھی نسمجھے یہ نسوچا

نہین ہی زندگی کا کچھ بھروسا | قلیل عمرنا فی دارِ دُنیا

وَمرجعُنا اِلیٰ بَیتِ التُّرَاب

یہ جتنے ہین جوان و پیر کم سن | بہت طول امل رکھتے ہین لیکن
اجل کا سامنا ہی رات اور دن | لہٗ مَلکٌ یُنادی کُلَّ یوم

لِدُوا لِلموتِ وَابنوا لِلخَراب

نکل غفلت سے غافل ہوش مین آ | گراگھر کو بنا سامان لحد کا
قیامت تک پڑا سوتا رہیگا | الا یا ساکن القصر المعلّی

ستُدفن عن قریب فی التُّرَاب

ترجیع بند شعر سعدی شیرازی

کیا بات ہی حضور کی ای سرورِ انام | ہین جتنی خوبیان وہ ہو مین آپ کے تمام
بھیجے وہ شوق دید کا خود آپ پیام | تھا جسکی جلوہ گاہ مین موسےٰ کا یہ کلام

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی
بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

بجلی کی طرح تمنے تو جلوہ دکھا دیا
ہان یہ ہوا کہ شوق مرا ہو گیا سوا

پر اک نظر کے دیکھنے مین کیا بھلا ہوا
آنکھین جب اہین طالب دیدار دل جدا

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی
بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

اب سیر گھر جو آئے ہو پیش نظر رہو
ہان رحم پر جو آئے ہو پیش نظر رہو

لینے خبر جو آئے ہو پیش نظر رہو
پیش نظر جو آئے ہو پیش نظر رہو

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی
بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

یہ کیا کیا کہ جلوہ دکھاتے ہی چھپ گئے
یہ کیا کیا کہ سامنے آتے ہی چھپ گئے

یہ کیا کیا کہ پردہ اُٹھاتے ہی چھپ گئے
یہ کیا کیا کہ آنکھ ملاتے ہی چھپ گئے

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی
بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

جب بیٹھے بیٹھے آپ کا بندھا جب خیال
کرتا ہون اُن خیال مین کیا کیا مین قیل و قال

ہوتا ہی اک نظارے کا اس پردے مین سوال
مین جھوٹھ کیون کہون کہ دکھاتے نہین جمال

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی
بازارِ خویش و آتش ما تیز میکنی

بجلی کی طرح تم اِدھر آئے اُدھر گئے
اور اسیر اضطراب کا الزام دھر گئے
بیٹھے تھے چین سے ہمین بیتاب کر گئے
جلد آو تاب ضبط نہین ہا مر گئے

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی
بازارِ خویش و آتش ما تیز میکنی

نادیدہ عاشقون کا تو کہنا ہی کیا حضور
تمنے ہزار بار دکھایا ہی جنکو نور
تم اُنکے گھر سے دور تم اُنکی نظر سے دور
کہتے ہین بار بار وہ ہو ہو کے ناصبور

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی
بازارِ خویش و آتش ما تیز میکنی

مشتاق دید تھین شبِ معراج آپ کی
پل مارنے مین آپنے منزل یہ طے جو کی
رو چین کہین گھڑی کی ہو حوری پری کہین گھر کی
ہی آج تک ایک کے لئے ضد ابھی

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی
بازارِ خویش آتش ما تیز میکنی

حافظ یہ اشتیاق نہ لیجا زیرِ خاک
شیراز میں نہی ہوئی ہے اُسکی قبر پاک

اس اشتیاق ہی میں تھی سعدی کی ہو ابلاک
آتی ہے آج تک یہی آوازِ دردناک

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی
بازارِ خویش و آتش ما تیز میکنی

سلام

السّلام ای خاتم پیغمبران
السّلام ای مبدأ ہر ابتدا
السّلام ای مفخر اُم الکتاب
السّلام ای عاصیون کے تکیہ گاہ
السّلام ای نامرادون کی مراد
السّلام ای جلوہ ایوان ہو

السّلام ای سرفراز سروران
السّلام ای منتہاے انتہا
السّلام ای شافع یوم الحساب
امّتِ کمزور کے پشت و پناہ
السّلام ای خاصۂ رب العباد
مِنكَ نوحٌ وَ آدمُ دمَن دُونِهٖ

السلام اللہ کا تجھپر سلام — ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم تا دوام

السلام ای ہادیِ آوارگان — السلام ای چارۂ بیچارگان

السلام ای دردِ غم کی تو دوا — السلام ای ہر مرض کی تو شفا

السلام ای ماحیِ کفر و فجور — السلام ای شافیِ مَا فِی الصُّدُور

السلام ای نورِ ذاتِ لم یزل — السلام ای تو ہی تھا روزِ ازل

السلام ای جلوہ گاہِ نورِ ذات — السلام ای ذات تیری با صفات

السلام ای حق ترا رحمت سرا — مظہرِ دولت تری دولت سرا

ای کتاب اللہ ترا وجہِ وجیہ — ای نبوت تیری حق لاریب فیہ

بارگاہِ رب سے با صد احترام — صد درود و صد صلوۃ و صد سلام

السلام اصحاب تیرے رکنِ دین — رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

السلام ای تو مکینِ لامکان — قاب قوسین اک ترا ادنےٰ مکان

السلام ای عشرتِ جانِ حزین — السلام ای رحمۃ للعالمین

ای گنہ کے دھونے والے السلام — درد و غم کے کھونے والے السلام

مرتبون مین سب سے عالی السلام — بے سرون کے آپ والی السلام

السلام ای شافعِ روزِ قیام — السلام ای قاسمِ دار السلام

پار تجھسے سب کا بیڑا السلام — تیرے سر محشر مین سہرا السلام

حلق تجھسے پیاسون کے تر السلام — ہاتھ تیرے جامِ کوثر السلام

السلام ای نہایتِ مقصودِ حق — السلام ای حامد و محمودِ حق

غمگسار امت کے تم ہو السلام — السلام ای امتی گو السلام

السلام ای پرتوِ نورِ خدا — السلام ای آپ کا سایہ نتھا

تارکِ اورنگِ شاہی السلام — قائلِ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ السلام

کیا ملک کیا حور کیا جن کیا بشر — ہین سلامی آپ کے شام و سحر

کلمہ گو ہی سب زمانا آپ کا — مین بھی ہون اک نام لیوا آپ کا

دیدنی ہی میرا احوال تباہ — مجھپہ بھی ہو اک توجہ کی نگاہ

کچھ بگاڑا اسمین نہین سرکار کا — کام بنجائیگا اک بیمار کا

آپ کا کہتے ہین سب بردا مجھے — آبرو رکھ لو مری مولا مرے

درد دل ہی درپے جان المدد
کچھ نہین ملتا ہی درمان المدد

کوئی بیکس کا نہین فریادرس
بیکسون کے ہو تمھین فریادرس

دکھ رہا ہی دل اغثنی یارسول
سخت مشکل ہی اغثنی یارسول

آفتون مین مبتلا ہون الغیاث
مشکلون مین پھنس گیا ہون الغیاث

اپنے قابو تک تو مین رہتا نہین
ضبط کرتا ہون مگر ہوتا نہین

اشکباری فتنہ گر ہی الغیاث
بیقراری پردہ در ہی الغیاث

گو محبت پردہ پوشی کا ہی نام
شرط الفت پردہ پوشی کا ہے نام

کیا کرون دل کی لگی چھپتی نہین
زرد رنگت چہرے کی چھپتی نہین

آپ ہی سے کچھ مداوا ہو تو ہو
آپ ہی سے اسکا چارا ہو تو ہو

ورنہ مین تو دھو چکا جینے سے ہاتھ
ہاے مرنا اور محرومی کے ساتھ

ہاے دل اس سخت مشکل مین رہے
ہاے دل کی آرزو دل مین رہے

کچھ بڑی سی آرزو میری نتھی
تھی ذراسی آرزو دیدار کی

واے ناکامی کہ وہ بھی ہاے ہاے
عمر بھر دل سے نہ نکلی ہاے ہاے

مرتے مرتے بھی وہی ارمان ہی — آپ کو اب بھی بہت آسان ہی

یا نبی تمکو خدا کے واسطے — جلد بلوا لو خدا کے واسطے

حافظِ بیدل سزاے رحم ہے — حالتِ مشکل سزاے رحم ہے

ہین مشرف سیکڑون دربار مین — کیا کمی ہی آپ کی سرکار مین

ہان یہ سچ ہی انکی قسمت ہی رسا — مین تہیدست و گدا و بینوا

کوئی دولتمند ہی زردار ہی — کوئی زاہد کوئی نیکوکار ہی

کوئی صائم کوئی پابندِ نماز — کوئی حج و عمرہ پر کرتا ہی ناز

ہی یہان دولت نہ سرمایہ نہ زر — اور نہ طاقت ہی نہ کچھ زادِ سفر

ہی نہ کچھ تقوے نہ کچھ حسنِ عمل — اور نہ کچھ ہمت نہ کچھ قوت نہ بل

اور جو لے دیکے ہی پونجی تمام — دو ہین تحفے اک درود اور اک سلام

نذر کردونگا وہی پیشِ جناب — مدعاے دل سے ہونگا کامیاب

اَلصَّلوٰۃ ای انتخابِ انبیا — اَلسَّلام ای فتحِ بابِ انبیا

اَلصَّلوٰۃ ای راکبِ پشتِ براق — اَلسَّلام ای قامعِ کفر و نفاق

اَلصَّلوٰۃ ای شانِ قہار و رحیم
اَلصَّلوٰۃ ای مصطفےٰ روحی فداک

اَلسَّلام ای قاسمِ نار و نعیم
اَلسَّلام ای مجتبےٰ روحی فداک

ہو یہ کہتے میرا اختتام
السلام ای عینِ ایمان السلام

سلام

سلام اُسکو جو دریا پہ تشنہ کام رہا
درونِ خیمہ تھے پرسوز آہ کے شعلے
تمہارے آنے سے ہو گی مجھے شفا بابا
کیا اُسے بھی تو سیراب آب پیکان سے
نہ دیکھا ماں نے نہ بہنوں نے بیاہ قاسم کا

سلام اُسکو شہیدوں کا جو امام رہا
برونِ خیمہ جلانے کا اہتمام رہا
لبوں پہ فاطمہ صغرا کے یہ کلام رہا
پدر کی گود میں اصغر جو تشنہ کام رہا
جو دل میں شوق تھا ہر دو ناتمام رہا

قطعہ ۲ شعر

غلامِ حر نے یہ کی عرض شہ سے یا مولےٰ
خدا وہ گئے تینوں بس ایک اب تنہا

نہ حر نہ بھائی نہ بیٹے کا اُسکے نام رہا
نثار آپ پہ ہونے کو یہ غلام رہا

امام رہ گئے تنہا اور اشقیا کا گروہ
اکیلی جان پہ لاکھون کا ازدحام رہا

یہ کسکا پڑھتے ہو کلمہ مین کون ہون انکا
یہ کلمہ گویون سے شہزادے کا کلام رہا

غضب کہ سنگدلون نے لہو لہان کیا
لبِ رسول کے بوسے کا جو مقام رہا

گرا کے پشتِ فرس سے اُسے شہید کیا
ہمیشہ پشتِ نبی پر جسے قیام رہا

اُنھون نے عترتِ معصوم پہ نہ رحم کیا
نبی کو جنکی شفاعت کا اہتمام رہا

ہو جسکا باپ قیامت مین ساقیِ کوثر
لبِ فرات وہ صحرا مین تشنہ کام رہا

ہوی تھین نعمتین امت کو جنکے گھر سے حلال
انھین کے گھر کے لیے آب و خور حرام رہا

عدوے دین سُمِ انعام سے کرین پامال
وہ آستانہ کہ جو مرجعِ انام رہا

کھلا پلا کے کرے خلق جانور کو حلال
گرسنہ تشنہ دمِ ذبح وہ امام رہا

اُسکے دوش پہ بیٹھے ہین آج چڑھکے عدو
نبی کے دوش پہ کل تک جسے قیام رہا

اسیر شام مین تھے اہلبیت و اولیا
یہان ہجومِ الم اُنمین جشنِ عام رہا

ملی شباب مین عابد کو شام کی ظلمات
گہن مین چودھوین شب وہ مہِ تمام رہا

قطعہ تاہفت شعر

عدوے سبط نبی کو خدا نے دی پاداش
کہین برص کہین سودا کہین جذام رہا

کسیکو زخم ملا وہ کہ جسکا چارہ نہین
ہزار طرح وہ جویاے التیام رہا

جسے کہ مد نظر تھی حرم کی رسوائی
تمام عمر وہ رسواے خاص و عام رہا

نبی کا نام مٹانے کا جسنے کام کیا
نہ اُسکا نام رہا اور نہ اُسکا کام رہا

رہا نہ تخت نشین اور رہا نہ تخت غرور
نہ وہ مقیم رہا اور نہ وہ مقام رہا

مٹا وہ صفحۂ ہستی سے مثل حرف غلط
نہ دیکھنے کو کوئی دشمن امام رہا

شدائد فلکی سے چھپا جو زیر زمین
عذاب گور مین بھی اُسکو تا دوام رہا

غم حسین کا بھی ہاے کیا ہی افسانہ
کہ ہر کسی نے کہا اور ناتمام رہا

سلامیون مین رہے نام حافظ اُسکے طفیل
جہان مین جسکے سبب سیدون کا نام رہا

رباعیات

ای ذات احد نے ذات تیری یکتا
تجھسا نہین دوسرا وحید دوسرا

اس سے نہین کچھ زیادہ رتبہ تیرا
اللہ سے کم اُسکے سوا سب سے سوا

رباعی

مشہور جو کر دیا ہے سایا سایا
سایہ ہی نہین نام ہی کسکا سایا
تم جلوہ گر اور سایہ ہی نظرون سے نہان
تم نور ہو اور یہ ہی تمھارا سایا

ایضاً

وہ سرعت رہوار جناب والا
وہ برق وشی صلّ علے صلِّ علا
کس گرم روی سے عرش تک ہو آئے
فرش راحت نہونے پایا ٹھنڈا

ایضاً

کیا نام تباہی نے مٹایا میرا
کیا حال بگاڑ نے بنایا میرا
اس مرتبہ ضعف نے کیا پست مجھے
ہی مجھسے گرون بلند سایا میرا

ایضاً

کیا فایدہ کچھ کسیکو کہنا سننا
ہی بے ہنری [illegible] کسیکا سننا
محفوظ ہین عیبون سے ہم ای حافظ
کچھ مصلحت [illegible] خدا [illegible]

ایضاً

یا تھی وہ شب شباب کی کیفیت ۔ یا خواب فراموش ہے خوابِ غفلت
سوتے تھے پڑے کہ صبح پیری آئی ۔ ٹھنڈے ٹھنڈے ہوئی جوانی رخصت

ایضاً

سوتی ہے سخن پہ اسکو رولوں کیونکر ۔ جب بول گیا ہے نطق بولوں کیونکر
لب بند ہیں خامشی کا سکہ بیٹھا ۔ کھلتا نہیں منہ زبان کھولوں کیونکر

ایضاً

کر یادِ خدا ذرا خدا سے غافل ۔ فرض ان کو نکر قضا قضا سے غافل
مُردوں سے ہے نہ شرطِ بد کے سوا اے زندے ۔ مرنا ہے نہ ہو روزِ جزا سے غافل

ایضاً

کیا فخر ہے کیا شان ہے کیا شوکتِ دین ۔ تھرا گئے کفر کے مکان اور مکین
یہ رعب چڑھا کہ ہل گیا سب مکہ ۔ یہ بوجھ پڑا کہ ٹک گئی ناف زمین

ایضاً

یا نازِ نبی سے پرورش پائے حسینؑ ۔ یا دیدۂ فاطمہؑ میں ہو جائے حسینؑ

یا وادی کربلا میں بے یار و دیار ‌ ‌ ‌ ‌ بھوکا پیاسا شہید ہوجا حسین

ایضاً

پہلے تو غم مرگ حسن لکھا حسین ‌ ‌ ‌ ‌ پھر پاکے شہادت نہ کفن پایا حسین
کیا دونوں زبانوں سے ہی صرف ماتم ‌ ‌ ‌ ‌ کہتا ہی قلم ہائے حسن ہائے حسین

ایضاً

ای آل نبی و نور چشم حسنین ‌ ‌ ‌ ‌ ہوں فکر و تردد سے نہایت بیچین
فریاد پہنچتی ہی مری تا بفلک ‌ ‌ ‌ ‌ پہنچو مری فریاد کو غوث الثقلین

ایضاً

پرکھو نہ مجھے سکہ جاری ہوں میں ‌ ‌ ‌ ‌ اور نقد رواں غش عیاری ہوں میں
کھوٹے مجھے کہتے ہیں جو کھوٹا تو کہیں ‌ ‌ ‌ ‌ ہوں سب سے کھرا کہ چاریاری ہوں میں

ایضاً

اُس گل کی ہی بو باد صبا لانیکو ‌ ‌ ‌ ‌ ہی صحن گلستاں یہ بہار آنیکو
دیکھینگے تو سمجھینگے جو انسان چمن ‌ ‌ ‌ ‌ ہی سب سے اُسیکا قد بالا نیکو

ایضاً

توبہ کی نہ طاعت کی الٰہی توبہ
کچھ حد نہیں غفلت کی الٰہی توبہ
غافل ہون قیامت سے قیامت یہ ہے
غفلت ہی قیامت کی الٰہی توبہ

ایضاً

یارب ہون گناہگار توبہ توبہ
ہون نادم و شرمسار توبہ توبہ
توبہ ہی کہ اب کبھی نہ توبہ توڑون
توبہ توبہ ہزار توبہ توبہ

ایضاً

وہ نور خدا خود ہی خدا کا سایہ
سایے کا کسی نے بھی نہ دیکھا سایہ
خورشید نے بھی شمع جلا کر ڈھونڈھا
اُس ظل الٰہی کا نہ پایا سایہ

ایضاً

بسمل ہوتا ہون عشق مین بسم اللہ
اور جان سے جاتا ہون مین انا للہ
اُس عمر کے واسطے کہ جسکی ہو گناہ
اللہ نے خود دکھائی ہی واللہ باللہ

ایضاً

بیشک ہی علی کا نام نام اللہ
باتین ہین آپ کی کلام اللہ
قامت ہی الف دہن کو ہے سے تشبیہ
دونون گیسو ہین دونون لام اللہ

ایضاً

ہردم ہی ترا نام زبان پر جاری
کب تک نہ تھکے ایک زبان بیچاری
ہر موئے بدن کاش زبان ہوجائے
باری باری کہے وہ باری باری

ایضاً

وحشت مین بھی کوئی ساتھ در رہتا ہی
ابر رحمت سایہ کیے رہتا ہے
سایہ نہین جس قد کا اُس قد کا خیال
سایے کی طرح ساتھ مگر رہتا ہی

ایضاً

عیش و طرب و نغمہ و ساقی فانی
درد و مرض و صحت و چاقی فانی
مخلوق مین کوئی نہ رہیگا باقی
خالق باقی ہی اور باقی فانی

ایضاً

ہی موت عزیزون سے چھڑانے والی
اربابون کو خاک مین ملانے والی

جو دم آتا ہی یہ خبر دیتا ہی ‌ ‌ ‌ آنے والی ہی موت آنے والی

ایضاً

اعضا سے دغا پائینگے چلتے پھرتے ‌ ‌ ‌ موت آئیگی مر جائینگے چلتے پھرتے
تم دیکھ رہے ہو پھرتے چلتے جنکو ‌ ‌ ‌ اک دن وہ نظر آئینگے چلتے پھرتے

ایضاً

عمر اپنی سرشکِ خون بہاتے گزری ‌ ‌ ‌ تقدیر کے لکھے کو مٹاتے گزری
رکھا نہ دعا پر کبھی تاثیر نے ہاتھ ‌ ‌ ‌ اک عمر دعا کو ہاتھ اُٹھاتے گزری

ایضاً

احباب کو دُکھ درد سناتے گزری ‌ ‌ ‌ بگڑا ہوا احوال بناتے گزری
قسمت نے بٹھا دیئے ہیں دیدۂ دل ‌ ‌ ‌ بیٹھے بیٹھے ستم اُٹھاتے گزری

ایضاً

سامان سفر ہی کا بناتے گزری ‌ ‌ ‌ اور انکا اجل ہی سے لڑاتے گزری
دنیا میں اِدھر آئے اُدھر کوچ کیا ‌ ‌ ‌ آتے گزری نہ دیر جاتے گزری

ایضاً

جائیگا نہ جیتے جی یہ سوزِ جگری
بیفائدہ ہی علاج کی دردسری
بیمار وہ ہون کہ ہی دوا میری قضا
ہون ای دمِ عیسوی چراغِ سحری

ایضاً

دفترِ حقیقت تمام ہوا

تضمین

۱۳۰۰

غلامون کا ہی ازبس حال ابتر
تڑپتے ہین سسکتے ہین مضطر
ہوے ہین ہجر مین مردون سے بدتر
جلالو اپنے روضے پر بلاکر

زمہجوری برامد جانِ عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

مرے عصیاں کا شہرہ قاف تا قاف
یہ مانا میں نہیں شایانِ الطاف

نہ کچھ ظاہر نہ کچھ باطن مرا صاف
مگر سنتا ہوں میں حضرت کے اوصاف

نہ آخر رحمۃ للعالمینی
ز محروماں چرا فارغ نشینی

اگر بیدار ہو میرا مقدر
پریشاں مو برہنہ پا کھلے سر

مدینے تک رسائی ہو میسر
پکاروں روضۂ اقدس پہ جا کر

ز خاک اے لالہ سیراب برخیز
چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

ادھر تو مرحبا کا ہو بندھا تار
غرض روضے کے اندر جب پہنچے بار

ادھر لبیک کی لب پہ ہو تکرار
کروں اس طرح عرض شوق دیدار

بروں آور سر از بُرد یمانی
کہ روئے تست صبح زندگانی

فغان و شور عذرا کی کوئی حد بھی
رہوں کب تک میں شاکی کوئی حد بھی

شب غم کی گھٹا کی کوئی حد بھی
ہر اس کالی بلا کی کوئی حد بھی

شب اندوہ ما را روز گردان
زروئیت روز ما فیروز گردان

کہین کب تک شب غم کا فسانہ
رہے مشتاق کب تک اگر زمانہ
دکھانا ہی جو شان دلبرانہ
ملو خوشبو کرو بالون مین شانہ

بتن در پوش عنبر بوے جامہ
بسر بر بند کافوری عمامہ

جو دنیا مین تمھارا سایہ ہوتا
تو ہم کر لیتے آنکھون کا سویدا
مگر حکمت خدا کی ہی کرین کیا
تمھین سے التجا کرتے ہین موتے

فرو آویز از سر گیسوان را
فگن سایہ بپا سرو روان را

کھڑے ہو جب نرالی دھج سے باندھے
عمامہ سر سے اور پٹکا کمر سے
کہے سبحانہ جو تمکو دیکھے
خرام ناز کی جس وقت ٹھہرے

ادیم طائفے نعلین پا کن
شراک از رشتۂ جانہاے ما کن

پھر اتنے مین مچے اک شور در پر — کہ سنکر سید والا ہون مضطر
اشارہ ہو کہ دیکھے کوئی جا کر — کوئی خادم خبر دے یہ کہ باہر

جہانے دیدہ کردہ فرش راہند
چو فرش اقبال پابوس تو خواہند

یہ کہتے ہین کہ بیتابی نے مارا — نہین ہے دل کو مہجوری کا یارا
نہ ترساؤ نہ ترساؤ خدارا — کرو تکلیف اب اتنی گوارا

ز حجرہ پا بے در صحن حرم نہ
بفرق خاک رہ بوسان قدم نہ

خبر لو بے نشانون کی خبر لو — خبر لو نوحہ خوانون کی خبر لو
خبر لو خستہ جانون کی خبر لو — خبر لو ناتوانون کی خبر لو

بدہ دستے ز پا افتادگان را

بکن دلدارئے دلدادگان را

یہ سنکر ہوں برآمد خود بدولت
اشارہ ہو کہ بولو کیا ہی حاجت
اور آئے جوش پر دریائے رحمت
کریں ہم عرض باختم رسالت

اگرچہ غرق دریائے گناہیم
فتادہ خشک لب خاک راہیم

ندامت ہی ہمیں اپنے کیے پر
جبھی تو آئے اتنی دور چلکر
ہی دامنگیر شرم دامن تر
پیادہ دھوپ میں پیاسے کھلے سر

تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے
کنی بر حال لب خشکان نگاہے

برائی کو تو ہم سمجھے برائی
ہوی آخر نہ کچھ عہدہ برائی
بہت کی نفس کافر سے لڑائی
سر میدان شکست فاش کھائی

بخود درماندہ ام از نفس خودرائے
ببین درماندۂ چندین ببخشائے

غلامون کی مدد فرماؤ مولے
کہ لیلین اپنے دشمن سے وہ بدلا
ہزیمت خوردہ لشکر رُک سکے کیا
سہارا ڈھونڈھتے ہین سب تمھارا

اگر ہو ذرۂ لطفت دستیارے
زدست ما نیاید ہیچ کارے

شکایت کیا کرین اپنی تقدیر
ہمین در در لیے پھرتی ہی تقدیر
مگر مدت مین اب جاگی ہی تقدیر
کہ ہمکو آپ تک لائی ہی تقدیر

قضا می افگند از راہ مارا
خدارا از خدا درخواہ مارا

یہان تو خیر جو گزری وہ گزری
ہمین تو فکر رہتی ہی وہان کی
جہان ہوگی بلند آواز نفسی
سفارش حق سے فرماؤ ہماری

چو ہول روز رستاخیز خیزد
بآتش آبروے ما نریزد

گزر ہو جب سر میزان ہمارا
کھلے جب دفتر عصیان ہمارا

بڑھے جب نفع سے نقصان ہمارا
بدن ہو خوف سے لرزان ہمارا

کنند با این ہمہ گمراہی ما
ترا اذن شفاعت خواہی ما

نہو جب کچھ امید رستگاری
نہ دے کچھ فائدہ جب آہ و زاری

پسینا فرق آدم جب ہو جاری
کرین سب آپ کی امیدواری

چو چوگان سر فگندہ آوری روے
بمیدان شفاعت اُمّتی گوے

وہین ہون آل و اصحاب مکرم
وہین ہون قطب عالم غوث اعظم

وہین ہون فضل رحمٰن معظم
وہین ہو یاد حافظ کی بھی جس دم

بحسن اہتمامت کار جامی
طفیل دیگران یابد تمامی

تمت

... صفحہ ... نوری ... خدیو ... حسینی

نغمۂ درد ۱۳۰۳ھ

قصہ عبد اللہ عرف ابو شحمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدائی مین یارب خدائی تری ہی تو کبریا کبریائی تری
تری ابتدا اور تری انتہا ہی بے مبتدا اور بے منتہا
شنیدن ہی بے گوش بے چشم دید جدا سب سے ہی تیری دید و شنید
مقرر جگہ کوئی تیری نہین کہ ہی سب کہین اور کہین بھی نہین
تری بات بے صوت اور بے زبان تری ذات بے عیب اور بے زیان
مجھے نامناسب ہی ناز نیاز تجھے بے نیازی پہ زیبا ہی ناز
ترا اقتدار اور ترا اختیار ترے ہون مخالف اگر سو ہزار
قضا مین خلل آسکے امکان کیا ترا حکم ٹل جائے مکان کیا

شب و روز کو تو نے پیدا کیا | سفید و سیہ کو ہویدا کیا
دیا تو نے شمع ہدایت کو نور | کیا نور سے تو نے ظلمت کو دور
جو بندے تھے تاریکیون مین پڑے | تھے بیٹھے کے بیٹھے کھڑے کے کھڑے
نکلنا انھین سخت دشوار تھا | مگر فضل تیرا مددگار تھا
انھین راست بتلا دیا راستا | رسولون کو لیکن کیا واسطا
رسالت ملی یون تو ہر ایک کو | فضیلت ہی ہر ایک پر ایک کو
مگر سب مین ہی ایک افضل وہ کون | وہ ختم الرسل سرور ہر دو کون
وہ تیرا مقرب وہ تیرا قریب | وہ محبوب تیرا وہ تیرا حبیب
غریبون کا اور مفلسون کا شفیق | یتیمون کا اور بیکسون کا رفیق
کیا شرک سے اُسنے عالم کو پاک | کیا مشرکان لعین کو ہلاک
ظفر تو نے ہر جنگ مین دی اُسے | مدد غیب سے تو نے بھیجی اُسے
سنائی بشارت عجیب و غریب | کہ نصرٌ من اللہ و فتحٌ قریب
دیے تو نے اصحاب و انصار اُسے | معین اور مددگار و یار اُسے

ہر اک فتح کرتے وہ تھے فتح باب
ہر اک کام میں وہ ہوئے کامیاب

نہ لڑنے سے عاری نہ مرنے سے عار
نبی پر وہ تھے جان و دل سے نثار

نہ آپس میں کینہ نہ بغض و نفاق
نبی سے وہ رکھتے تھے بالاتفاق

کہ یہ جان اور مال آیا ہاں ہر
تصدق ہو جان اور فدا مال ہر

ہر اک عاشق تھے پاک نبی
ہر اک خوگر تھے پاک نبی

ہر اک تابع حکم رب قدیر
شریعت کا ہر ایک فرمان پذیر

مفصل لکھوں حال سب کا اگر
بہت طول ہو جائے یہ مختصر

جو لکھتا ہوں اک حال عبرت فزا
نمونہ ہے اُن سب کے برتاؤ کا

آغاز قصہ

سنو دل سے یہ قصۂ معتبر
کہ کرتا ہے دشمن کے دل پر اثر

وزیرِ محمدؐ جنابِ عمرؓ
سریرِ خلافت پہ تھے جلوہ گر

شریعت کے احکام سے کام تھا
ترقیٔ اسلام سے کام تھا

عجب تھی بزرگی اور عقل رسا
کہ کھوٹا جدا تھا کھرا تھا جدا

وہ بے لاگ میزانِ انصاف تھی — سیاست رعایت بچی اور تلی
کوئی سربلند اے یا کوئی پست — زبردست ہو یا کوئی زیردست
ہو نوکر کوئی یا ہو آقا کوئی — ہو بندہ کوئی یا ہو مولےٰ کوئی
رعیت ہو یا شاہِ کشورکشا — ہو محکوم یا کوئی فرمان روا
ہو شہباز یا کبک و دراج ہو — ہو محتاج یا صاحب تاج ہو
وہ ہو دوست یا دشمنِ کینہ ور — وہ ہو غیر یا کوئی لختِ جگر
ملے ایک ہی صف مین اُن سب کو جا — شریعت کی رسّی تھی سب کا گلا
رواں چشمۂ عدل و انصاف صاف — یہی سب سے برتاو تھا صاف صاف
ابو شحمہ ایک اُنکے فرزند تھے — نہایت حسین اور دلبند تھے
دیا تھا انھیں حق نے الحان خوب — قراءت سے پڑھتے تھے قرآن خوب
صحابہ کا بعد از رسولِ خدا — جو قرآن سننے کو جی چاہتا
تو سب اُنسے کہکے پڑھواتے تھے — عجب لطف اور لذتین پاتے تھے
قضارا ابو شحمہ نوجوان — ہوے سخت بیمار اور ناتوان

جگر باپ کا غم سے پھٹنے لگا | مصیبت مین ہر روز کٹنے لگا
کلیجے مین درد اور دل بیقرار | دعا کی کہ ای پاک پروردگار
طفیلِ محمد شفا دے اسے | اسیرِ الم ہی چھڑا دے اسے
یہ پھر نذر مانی ز روے نیاز | کہ اسکو شفا دے اگر بے نیاز
تو رکھونگا روزے مین اک ماہ تک | فقط واسطے اپنے اللہ کے
ہوی فضلِ باری سے حاصل شفا | تو کی نذر حضرت عمرؓ نے ادا
ابو شحمہ جب ہو گئے تندرست | صحیح و توانا و چالاک و چست
گئے روضۂ شاہ لولاک پر | یہ دی شہر مین ہر کسیکو خبر
جسے آج قرآن سننا ہو آے | جسے آج الحان سننا ہو آے
ہوے جمع روضے پہ سب خاص عام | ہوا گرد ابو شحمہ کے ازدحام
ابو شحمہ نے کی قرات شروع | ہوی خلق بہرِ سماعت رجوع
وہ پڑھنا وہان جس کسی نے سنا | کیا مرحبا مرحبا مرحبا
ہوا پھر کچھ ایسا دلون پر اثر | ہوا غالب اس درجہ خوف و خطر

کسیکو بھی دل پر نتھا اختیار — نتھا کوئی بھی جو نتھا اشکبار

خطاؤن سے اپنی خجل تھا کوئی — گناہون سے کرتا تھا توبا کوئی

ابوشحمہ کو جب فراغت ہوی — تو حاصل صحابہ سے رخصت ہوی

چلے گھر کو اور پہنچے گھر کے قریب — ملا راہ مین اک یہودی طبیب

وہ بولا کہ ہو لاغر و زار تم — اُٹھے ہو ابھی پڑ کے بیمار تم

گئے آج تم روضۂ پاک پر — قرارت سے سبکو کیا نوحہ گر

یوہین روز اگر جاؤگے آؤگے — تو پھر اُلٹے بیمار ہو جاؤگے

ہے بہتر تمھارے لیے اک صلاح — اگر مان لوگے تو ہوگی فلاح

کہا کہدے جو تونے سوچی ہے بات — مین سمجھون تو پہلے وہ کیسی ہے بات

دیا اُنکو مردود نے یہ جواب — پیو میرے گھر چلکے تھوڑی شراب

کہ افسردگی ساری ہو جاے دور — طبیعت کو فرحت ہو دل کو سرور

نکھر جاے رنگت بدن ہو قوی — نہو عمر بھر یہ مرض پھر کبھی

ابوشحمہ بولے خدا کی پناہ — کہ مومن سے صادر ہو ایسا گناہ

مسلمان

مسلمان ہون کلمہ پڑھتا ہون مین ۔ نبی کے خلیفہ کا بیٹا ہون مین
اگر باپ سے اپنے کہدون یہ حال ۔ خدا جانے کیا آے تجھپر وبال
یہ سنتے ہی دل اسکا تھرا گیا ۔ بہت عاجزی سے یہ کہنے لگا
کہ مین ہون طبیب اے خجستہ صفات ۔ تمھارے بھلے کو کہی تھی یہ بات
بتاتا ہون بہتر سمجھکر دوا ۔ نشے کا اگر تمکو ہو دغدغا
تو مین ڈالدونگا اک ایسی دوا ۔ کہ ہو فائدہ اور نہو کچھ نشا
ادھر اسنے بہکایا اس طرح سے ۔ ادھر ڈالے ابلیس نے وسوسے
ابوشحمہ کو بھولی راہ صواب ۔ یہودی کے گھر جاکے پی لی شراب
یہودی نے دیکھا نشہ جب چڑھا ۔ نشے مین انھین گھر سے باہر کیا
تو شیطان بہکانے کے واسطے ۔ ملا بھیس مین انکو انسان کے
کہا طول ہوگا فسانا ابھی ۔ مناسب نہین گھر کو جانا ابھی
ذرا سیر صحرا کی کر آئیے ۔ اتر جاے نشہ تو گھر جائیے
وہ مردود یون کرکے مکر و دغا ۔ انھین ساتھ اک باغ مین لیگیا

ملی باغ میں اک زنِ گلعذار — ابو شحمہ اُس سے ہوے ہمکنار

عجب ناز سے وہ زنِ دلستان — اکیلی پڑی سو رہی تھی وہان

وہ سوتے سے چونکی تو پھر سو رہی — جوانِ حسین پا کے چپ ہو رہی

وہ حسنِ جوانی وہ مستی کا جوش — نہ دنیا کی غیرت نہ عقبےٰ کا ہوش

بہم کچھ بھی خلوت میں پردہ نہ تھا — اگر تھا تو غفلت کا پردہ پڑا

لکھوں اور آگے میں کیا ماجرا — غرض وہ ہوا جو کہ ہونا نہ تھا

ابو شحمہ کو ہوش جس دم ہوا — ندامت سے کچھ اور عالم ہوا

نشہ جبکہ اُترا تو ہوش اُڑ گئے — گیا ہوش آیا تو ہوش اُڑ گئے

ہرن ہو گیا جبکہ سارا نشا — ہرن چوکڑی بھول کر رہ گیا

ہوے سر جھکا کر بہت اشکبار — خجالت سے رونے لگے زار زار

زبان پر تھی فریاد لب پر تھی آہ — یہ کہتے تھے رو رو کے ای بار الٰہ

یہ ناچیز بندہ گنہگار ہے — خطاوار ہے اور خطاکار ہے

گنہگار کو ای خدا بخش دے — خطاوار کی تو خطا بخش دے

الٰہی کہوں کس سے تیرے سوا
الٰہی کروں کس سے میں التجا

نکرنا تھا مجھکو جو میں نے کیا
خطا کی خطا کی خطا کی خطا

تجھے بخش دینے کا ہی اختیار
بڑی ہی تری رحمت ای کردگار

وگرنہ مرا کچھ ٹھکانا نہیں
ترے قہر کا کچھ ٹھکانا نہیں

کہا پھر یہ عورت سے بہرِ خدا
کہ کہنا کسی سے نہ یہ ماجرا

کہ شرمندہ و خوار و رسوا نہوں
سر افگندہ و زار و رسوا نہوں

یہ سمجھا کے اسکو گئے اپنے گھر
مگر نیند آئی نہیں رات بھر

وہی دل میں خجلت وہی رنگ زرد
وہی لب پہ توبہ وہی آہ سرد

یہاں انکو دن رات رنج و محن
وہاں حاملہ ہو گئی تھی وہ زن

یہاں خونِ دل صرفِ آب و خورش
وہاں خون سے بچے کی پرورش

یہاں پردۂ حشر درکار تھا
وہاں پردہ کھلنے کو طیار تھا

ہوئی اس طرح ایک مدت بسر
ہوا بعد مدت کے پیدا پسر

ہوا جب وہ ماہِ شفقت عیاں
ہوا طشت از بام رازِ نہاں

ڈری دل مین عورت کہ اب کیا کرون
خلائق سے کس طرح اخفا کرون

بہت فکر و اندیشہ کرنے لگی
ملامت سے لوگون کی ڈرنے لگی

بہت سوچکر دل مین ٹھانی یہ بات
خلیفہ سے جا کر کہون واردات

جہان وعظ فرما رہے تھے عمرؓ
یہ پہنچی وہان ساتھ لیکر پسر

کہا اس طرف دیکھیے یا عمرؓ
یہ بچہ ابو شحمہ کا ہے پسر

عمرؓ نے کہا صاف کہہ ماجرا
حلالی ہی یہ یا حرامی بتا

کہا ہی حرامی حلالی نہین
مگر اسمین تقصیر میری نہین

یہ سنتے ہی رنگ آپ کا اڑ گیا
سوال اس سے پھر آپنے یہ کیا

کہ سوگند کھا لیگی اس بات پر
وہ بولی کہ سچ بات پر کیا ہی ڈر

یہ سنتے ہی آپ اٹھ کے گھر کو گئے
ابو شحمہ کھانا وہان کھاتے تھے

غضبناک دیکھا جو منہ باپ کا
بدن خوف سے تھرتھرانے لگا

کہا ڈرتے ڈرتے کہ روحی فدا
سبب کیا ہی چہرہ ہی کیون خشمناک

کھا جلد کھالے ہی کھانا اگر
کہ ہی پیش عقبے کا تجھکو سفر

ابوشحمہ نے عرض کی وجہ کیا | جواب اُنکو حضرت عمرؓ نے دیا

کہ اُس روز تو روضۂ پاک سے | گیا تھا کہان سچ بتادے مجھے

ابوشحمہ نے یون کہا ماجرا | کہ روضے سے مین اپنے گھر کو چلا

مرے ساتھ کوئی نتھا راہ مین | مجھے اک یہودی ملا راہ مین

سر راہ سے وہ زراہِ دغا | مجھے اپنے ہمراہ گھر لیگیا

مجھے پُر دغا نے پلائی شراب | دوا کے بہانے پلائی شراب

نشہ جب ہرا مین گیا باغ مین | ملی سوتی اک مہ لقا باغ مین

مجھے نفس و شیطان نے بہکادیا | نشے مین بُرا کام مین نے کیا

پھر اُس روز سے توبہ کرتا ہون مین | عذاب جہنم سے ڈرتا ہون مین

یہ سنتے ہی آیا عمرؓ کو جلال | گھسیٹا پکڑ کر اُنھین سر کے بال

یوہین صورت خونی و سرکشان | لے آئے اُنھین گھر سے باہر کشان

کہا تو ہوا حکم حق سے نفیر | ہوا نفس و شیطان کا فرمان پذیر

یہ قرآن مین حق نے فرمادیا | ہین سو تازیانے زنا کی سزا

کہا دل سے راضی ہون ہر حکم پر — مگر سامنے سبکے رسوا نکر
عمرؓ نے کہا یون ہی حکم خدا — زنا کی سزا چاہیے برملا
خدا سے نہ آئی تجھے شرم جب — تو کرتا ہے کیون خلق سے شرم اب
ڈرا جب نہ عقبے کی تفضیح سے — تو کیا خوف دنیا کی تفضیح سے
ابو شحمہ سب سنکے چپ ہو رہے — بپاس ادب سنکے چپ ہو رہے
انھین لیچلے پھر پکڑ کر عمرؓ — غرض لائے مسجد کے دروازے پر
بہت شہر مین اسکا شہرہ ہوا — سنا جسنے وہ سنکے سُن ہو گیا
جو تھی شہر مین خلق چھوٹی بڑی — محبت ابو شحمہ سے سبکو تھی
حضور عمرؓ آئے سب خاص و عام — یہ کی عرض رو رو کے بعد از سلام
کہ انکو سزا سے بچا دیجیے — ہمین انکے بدلے سزا دیجیے
کہا مین ہون محکوم حکم خدا — یہ ہے صاف مفہوم حکم خدا
جزا دو خطا کی خطاوار کو — سزا دو سزا کے سزاوار کو
شریعت مین ہرگز نہین ہے روا — عوض ایک کے دوسرے کو سزا

جو ہوتا یہ حکم خدا و رسول — تو مین آپ کرتا سزا کو قبول
کہا سب نے ہی تھوڑی مدت کی بات — ہوئی ہی رسول خدا کی وفات
ابھی ہمکو بھولا نہین ہی وہ غم — اُٹھا مینگے کیونکر یہ تازہ الم
غرض سب نے ہر چند کی التجا — عمرؓ نے نمانا کسیکا کہا
ابو شحمہ تھے گلرخ و گلعذار — سراپا لطافت سراپا بہار
لطافت مین سارا بدن پھول سا — نزاکت مین سارا بدن پھول سا
لطافت تھی جتنی نزاکت بھری — نزاکت بھی اُتنی لطافت بھری
دیا آپ نے حکم جلاد کو — کہ سنا نہ تو اسکی فریاد کو
بدن سے اُتار اسکے کپڑے ابھی — لگا گنکے سو دُرّے پورے ابھی
کہا ڈرتے کیونکر لگاؤن حضور — کہ ہو جائیگا جسم زخمون سے چور
کہان تازیانے کہان یہ بدن — کہان نوک خار اور کہان یاسمن
نہوگی انھین تاب حد کی کبھی — کہ حد سے نزاکت ہی گزری ہوئی
نزاکت پر انکی کرین رحم آپ — یہ فرزند مین آپ ہین اُنکے باپ

کہا کوئی ہو کچھ ہو تعمیل کر — نہین دیر کا کام تعجیل کر
شریعت مین شاہ و رعایا ہی ایک — شریعت مین اپنا پرایا ہی ایک
شریعت مین مطلق رعایت نہین — شریعت مین ناحق سیاست نہین
رہی جب نہ کچھ تاب چون و چرا — تو جلاد کوڑے لگانے لگا
کہان جسم نازک کہان یہ عذاب — نہ آئی ابو شحمہ کو اسکی تاب
کئی کھانے پائے تھے کوڑے کڑے — کہ غش آگیا خاک پر گر پڑے
وہان جس قدر تھے صغار و کبار — یہ دیکھا تو رونے لگے زار زار
خدا نے یہ انصاف کی داد دی — عمرؓ کو ندا آئی ۲ حسنت کی
جو فارغ ہوے اس سے حضرت عمرؓ — ہوے مطمئن اور گئے اپنے گھر
دوگانہ پڑھا اور کہا شکر ہے — خداوند عالم ترا شکر ہے
خدا تیری تائید پر جان و دل — کہ بندے کو تو نے کیا مستقل
ابو شحمہ جند سے رہے بیقرار — کہ زخمون سے تھا جسم نازک فگار
جراحت سے دُکھتا جو تھا بند بند — رہے ایک مدت بہت دردمند

رہا پھر نہ ایذا کا اُن پر اثر
جو تھے زخم سب بھر گئے سربسر

قضارا قضا آگئی مر گئے
جہان سے عدم کو سفر کر گئے

مقولۂ مصنف

حسین ہو کوئی یا کوئی نازنین
کسیکو قضا چھوڑتی ہی نہین

ہین ایک ایک علت کے صدہا علاج
کسی نے نپایا قضا کا علاج

فنا سے کسیکو بھی چارا نہین
بقا پر کسیکا اجارا نہین

ہی فانی حیات اور فانی قضا
قضا کو بھی اک دن ہی آنی قضا

رجوع بقصہ

وہ جب کر گئے اس جہان سے سفر
تو کیا خواب مین دیکھتے ہین عمر

کہ جنت مین داخل ہین کرتے ہین عیش
سب آرام حاصل ہین کرتے ہین عیش

نہ امروز کا غم نہ فردا کا غم
نہ دنیا کا غم ہی نہ عقبے کا غم

نہ غلمان غلامی سے انکی نفور
نہ حورون کو خدمت مین انکی قصور

لباس بہشتی ہی سر تا بپا
جواہر کا ہی تاج سر پر دھرا

جو نعمت ہے دنیا میں دور از قیاس ‏ وہ موجود ہے بیقیاس اُنکے پاس

عجب شان ہے اور عجب کر و فر ‏ سرِ تخت شاہانہ ہین جلوہ گر

کیا دیکھتے ہی عمرؓ کو سلام ‏ کہا رحمتِ حق ہو تمپر مدام

جہنم سے تمنے بچایا مجھے ‏ قیامت کے غم سے چھڑایا مجھے

یہان ہر طرح کی ہے راحت نصیب ‏ رسولِ خدا کی ہے خدمت نصیب

مری مان کو پہنچا کے میرا سلام ‏ مرا حال کہدیجیگا تمام

دعا

الٰہی طفیل اپنے محبوب کا ‏ الٰہی طفیل اپنے مطلوب کا

بحقِ رفیقانِ پاکِ نبی ‏ ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ علیؓ

حسنؓ اک جگر پارہ زہرا کا تھا ‏ جگر زہر سے پارہ پارہ ہوا

الٰہی طفیل اُس جگر پارہ کا ‏ الٰہی طفیل اُس قمر پارہ کا

جگر بندِ زہرا حسینؓ علیؓ ‏ وہ جانِ نبی نورِ عینِ علیؓ

غریب الدیار و غریب الوطن ‏ اسیرِ محن بے وطن بے کفن

گرفتارِ جورِ یزیدِ پلید / یگانے ہوئے بھوکے پیاسے شہید

جو کانون سے صدمے سنے بھی نتھے / وہ آنکھون سے دیکھے وہ دل پر سہے

بگڑنا وہ بچون کے احوال کا / بلکنا وہ معصوم اطفال کا

وہ بھوک اور وہ دھوپ اور وہ دشتِ بلا / تلملانا وہ پانی کی اک بوند کا

اِدھر ننھے ننھے یتیمون کا غم / اُدھر اشقیا کا ستم پر ستم

اِدھر بیبیون کا جگر پاش پاش / اُدھر عابدِ پاک صاحب فراش

کیا صبر اور کچھ بھی مارا نہ دم / رہا ان بلاؤن مین ثابت قدم

نہ تسلیم چھوڑی نہ چھوڑی رضا / ہوا آپ راہِ خدا مین فدا

گیا لیکے بے سر بدن چور چور / خدا اور رسولِ خدا کے حضور

الٰہی تحمل کا اُسکے طفیل / الٰہی توکل کا اُسکے طفیل

الٰہی طفیل اُس سرِ پاک کا / بدن سے جو کٹکر سنان پر چڑھا

رفیقانِ شاہِ زمن کا طفیل / شہیدانِ خونین کفن کا طفیل

بتول اور انصار کا واسطہ / ائمہ اور ابرار کا واسطہ

کہ حافظ کو گر علم عرفان نصیب	دم مرگ کر نور ایمان نصیب
رسول خدا پر درود و سلام	اور اصحاب اور آل سب پر مدام

تمت

تقریظ و تاریخ ریختۂ کلک گہر سلک محقق باکمال و مدقق بے مثال استاذ الاساتذہ و ملاذ التلامذہ شاعر اعجاز طراز شعر لسے ممتاز ممتاز الشعرا جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب متخلص بہ ممتاز خال بزرگوار و استاد آموزگار مصنف

محمدیان را اصلاے عام ست کہ خوان خلیل گسترده است و ہر ریزش نزل آب رحمت پرورده اگر اہل ظاہر بمعنی نرسند و پرسند کہ خوان خلیل چیست و گسترندہ اش کیست گویم کہ خوان خلیل نعت رسول زمن ست و گسترندہ اش حافظ خلیل الدین حسن ست کہ او را حافظ تخلص او ست خدا حافظ او باد و بحکم تخلیصش نہاد او ہمشیرہ زادہ من ست و زادہ طبعش ہمشیرہ حلاوت ست من خال ادیم و او خال روے فصاحت ست او روشنی چشم من ست ازان چشم روشنیش میگویم دوگانہ شکر گزارم کہ او یگانہ من ست معنی بیگانہ نبندد و مضمون غیر نکشند او حافظ کلام خدا است و خدا حافظ کلام او ست او را نور عین انگارم و دیوانش را عین نور پندارم و او از پندار غرور بغایت دور و مغفور و بوفور شکر گفتاری مسرور و شکور زبانش بحر لیست اما بحر زلال و بیانش سحر لیست اما سحر حلال او شگفتہ روئی ہر دم چون لفظ حسن خندان و خرم و سراپاے نامش بسراپا خندان تو امام و ہر کہ نام و تخلصش بر زبان از خندۂ شادی لب بلب نرساند

ممتاز چون ندید او ندید این قطعه در مادهٔ تاریخ آفرید —

حافظِ خوش کلام و اہلِ کمال
بسکه باشد کلامِ او بخدا
برزبانش کلامِ درد آمیز
با حبیبِ خدا است و ہستیش
ہر کلامش بود کلامِ مجید
سخنی کز لبش برون ریزد
ادب آموزگارِ بے ادبان
ادبِ او فزون ز حدِ رقم
سخنِ تر ز مغزِ خامه بریخت
بهرِ ابنای جنسش تربیت ست
کلکِ او کرسیِ حرف و دایره اش
او ز دیوان ترقیے دارد
وینِ خود او مدینه را داند
حافظِ نظم و نثرِ قرآن ست
بعجب مانده ام ز تحقیقش
داد اقسامِ نثر را صحت
او بدعوت نهاده خوانِ خلیل
بهنگامِ نکاتِ او نزدیک
بمثال و نظیر در امثال
بسخن نامِ من کند زنده
بعدِ من یادگارِ من باشد
طرفه دیوان لغت کرد رقم
چون کلامش غریب افتاده است

ہمه کلام ست با خدای مجیب
بخدا باشدش کلام عجیب
مونسِ کند بخدا
درد دل را کلامِ او ست طبیب
دوست دارد ورا خدای حبیب
ہر حدیثش بود حدیثِ غریب
ہست لُبّ لبابِ بیش لبیب
خامهٔ او ست چوب دستِ ادیب
رقمِ او برون ز حدِ ادیب
گرد کخشکی مغز را تر طیب
لغت را داد آنچنان ترتیب
طرفه محراب و منبر ست و خطیب
ہست بهرِ تقربش تقریب
جانبِ طیبه طینتش را طیب
نظم و نثرش ز نظم و نثر ادیب
در حقیقت محققی ست عجیب
بهرِ اسقامِ نظمِ او ست طبیب
دعوتش را خدای باد مجیب
بمن ست او ز اقربای قریب
مثلِ ممتاز بیمثال و غریب
که بنزدِ خودم بمرگ قریب
دور نبود ازین عزیزِ قریب
طرفگیش برون ز لغتِ ادیب
سالِ ختمش بود کلامِ غریب
۱۳۰۲

تقریظ

از نتائج طبع عالی سراپا نازک خیالی شعر آمد او انی و اقاصی مولوی منشی احمد علیخانصاحب متخلص بہ عاصی

طور پر حضرت موسیٰ جو گرے غش کھاکر
جلوۂ یار کارا ابھی دیکھا کیا ہی

خدا کے لیے سنبھالنا پھر یہ برق سوز عالم فریب طبیعت رنگ لائی۔ ای لو وہ دل کلبلایا شوخیِ طبع نے چھل بھل کی ٹھہرائی ہے یہ نازیہ نگاہ یہ چھل بھل یہ شوخیان۔ تم اُس سے بھی سوا ہو قیامت سے کم نہین۔ اِدھر گویائی چمک کر پکاری کہ لن ترانی کی لون۔ اُدھر فکرِ رسا بڑھکر بولی کہ زمین و آسمان ایک کردون۔ اُہا ہا قلم دستِ قدرت سے ہاتھون نکلا جاتا ہی۔ اُہو ہو ہو کاغذ وہ آئینہ نور بنا ہی جسمین شاہدِ معنی کا جلوہ نظر آتا ہی۔ کیا کہنا ہے فصاحت بلائین لیکر کہتی ہی منہ چوم لون۔ ای سبحان اللہ بلاغت منتین کرتی ہی کہ اُس سحرِ حلال کا کلمہ پڑھون۔ مضامین عالی سر کے بھل آ آکر پاؤن پڑتے ہین۔ چلبلے الفاظ اُچھلا اُچھلا کر حرفون کا دامن پکڑتے ہین۔ اور مزا دیکھیے یہ آپکا ہیچمیرز **احمد علیخان عاصی** اپنے ہی رنگ مین پھولا نہین سماتا ہی۔ ہوائے مضمون کچھ ایسی سر مین بھری ہی کہ نکہتِ گل کی طرح جامہ سے باہر ہوا جاتا ہی ہے کرتے ہین اٹھکھیلیان مضمون خیال پاک سے۔ گدگداتے ہین مجھے الفاظ و معنی ہر زمان۔ کیون نہو اسوقت وہ کتاب مستطاب دیکھ رہا ہون۔ جسکے مشاہدہ سے ہمہ تن محو تجلی ہون۔ واللہ ذاتِ واحد کیطرح یہ کتاب ہی خدائی مین یکتا ہی۔ اچھا اس پیارے مجموعہ کا نام بھی سن لیجیے اسم با مسمے یعنی **تحفۂ مقبول خدا** ہے چشمِ بد دور جس رنگ پر نظر پڑی ایسے لاجواب ہی۔ سچ تو یہ ہی کہ اس دلاویز مجموعہ کا ہر رسالہ انتخاب ہی۔ پہلا **دفترِ حقیقت** جسمین پُر تاثیر غزلین ہمشکل رباعیان نادر مخمسات ہین۔ دوسرا **النغمۂ درد** جسمین حضرت ابو شحمہ کے ہوشربا حالات ہین۔ تیسرا **التضمین** یہ وہ نورانی مسدس لکھا ہی۔ کہ مرغِ سدرہ سنکر درود پڑھتا ہی۔ اگر اس کتاب کو فصاحت کی جان کہون تو یہ جانِ جان ہی۔ اگر بلاغت کا ایمان کہون تو یہ نورِ ایمان ہی۔ واللہ ہر حرف درود پڑھنے کے قابل ہی کیون نہو جسکی اس کتاب مین مدح ہی اُسیر پہ بنے کیا خدا مائل ہے

سے نرالی ہی ادا سارے جہان سے ؛ کوئی پیدا کرے تجھسا کہان سے ؛ اللہ رکھے مصنف اس کتاب کے افتخار زمانہ وحید عصر استاد یگانہ علامۂ روزگار اعجاز تقریر سحر گفتار دنیا بھر سے ذہین و متین ماہر ہر فن حافظ ملک سخن حضرت مولوی حافظ قاضی **خلیل الدین حسن صاحب حافظ** اُف کچھ نہ پوچھیے یہ بزرگوار آسمانِ علوم کے آفتاب ہین جامعیت مین اپنے آپ جواب ہین۔ تحقیق کا پایہ ایسا بلند ہی کہ محقق طوسی کیا معنی فرشتے خان کا ناطقہ بند ہی ؎ شوخی مین تمکنت ہی تو ہی نازمین نیاز ہ تعلیم تمنے پائی ہی اچھے ادیب سے ؛ الٰہی جب تک دنیا مین تصنیف کا رواج رہے۔ اس کتاب کا مصنف عالم کا سرتاج رہے عمر خضر مرتبہ سکندر پائے۔ دنیا بھر کی نعمت گھر بیٹھے ہاتھ آئے۔ اور اس تصنیف **مقبول خدا** کو تمام خدائی پسند کرے ہر انسان جان کی طرح دل سے عزیز رکھے۔ ادہر یہ ادھر عاصی نے دعا کو ہاتھ اُٹھائے اُدھر فرشتے عرش برین سے آمین کہتے سامنے آئے اجابت نے دعا کا منہ چوم لیا حسن قبول نے سر آنکھون سے اس کتاب کو قبول کیا ؎ زہے جادو ہوا اُسکا وہی حال ؛ جسے جو کہدیا اپنی زبان سے۔ پھر کیا تھا خدا سے اور بندہ سے

تقریظ نتیجۂ فکر صاحب فہم و ذکا جامع صدق و صفا مولوی محمد عبد الہادی خانصاحب المتخلص بہ وفا متوطن رامپور تلمیذ رشید حضرت داغ دہلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو ۔ میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہی

سبحان اللہ سبحٰہ فیاض کا بھی کیا انصاف ہی۔ ہر شی منظور نظر الطاف ہی کوئی فعل حکمت سے خالی نہین کوئی امر لاابالی نہین ہر مخلوق کے واسطے خواہ جوہر ہو خواہ عرض ایک اندازہ مقرر کیا گیا ہی موافق اسکے قوت استعدادی کی اسے ایک حصۂ وجود سے دیا گیا ہی ذرہ جین ذرۂ آفتاب کہان کرمک شب تاب مین جلوۂ ماہتاب کہان چشم نرگس

مین بینائی نہین زبان سوسن مین گویائی نہین جیسے مین کہتا ہون سے اندازہ ہمت سے
کوئی غم نہین بڑھتے ؛ یعنی خط ساغر خط ساحل نہین ہوتا ؛ ہر خال سیہ داغ جگر بن نہین سکتا
ہر قطرہ خوناب کبھی دل نہین ہوتا ؛ یہ نقوش جو صفحہ کائنات پر نظر آتے ہین ان مین مابہ
الاشتراک تو ہی مگر اہل بصارت کوئی مابہ الامتیاز بھی ضرور پاتے ہین دیکھیے موالید ثلثہ
مین سے معدنیات کو صرف ایک مزاج دیا گیا نباتات کو مصدر حرکات طبیعیہ و افعال مختلفہ کا
لیا گیا نفس حیوانی کو کمال ٹھہرا کر مدرک جزئیات جسمانیہ و متحرک بحرکات ارادیہ فرمایا نفس
انسانی کو ساتھ اسکے وصف ادراک امورات کلیہ کا عطا فرما کر اور مرتبہ بڑھایا اب ہر شے
کیواسطے اک جزو مستور رہا اگر کوئی پوچھے کہ کیونکر ہوا تو مین جواب دیتا ہون جیسے دماغ کے
لیے نشہ صہبا آنکھ کے لیے نظارہ حسن ہوش باگوش کے لیے سماع زبان کے لیے سخن بیہودہ سخن
جیسے ملائک اپنا وظیفہ و تسبیح بناتے ہین نازنینان خلد آویزہ گوش ٹھہراتے ہین یہ
مجموعہ کلام بلاغت نظام یعنی نعت مقبول خدا جسکا نام ہی سیر سے صادق الوداد مہربان
سراسر مہر و وفا پیشہ مداح رسول زمن قاضی خلیل الدین میان حسن صاحب اس
بہارستان سخن کے چمن آرا ہین اونکی جودت طبع نے رنگ دقت نظر کے ڈھنگ انکے انداز
بیان سے پیدا ہین کیا کہون اس مرد نیک نہاد نے کیا طبیعت پائی ہی۔ خاصکر فن
نعت گوئی مین مشق کیسی جلد بڑھائی ہی مین دعا کرتا ہون وہ دعا جو آغوش اجابت مین
پرورش پائے ہوے بہزار کشش قبول لب پر آئی ہوئی ہی کہ اللہ تعالی اس منقش مرادکو
صفحہ ہستی پر قائم رکھے اور اسکے نقاش کو بھی دائم سکھے آمین ثم آمین

ریختہ خامہ مشک شمامہ واقف رموز خفی و جلی یادگار اولاد علی ولی قاضی
حاجی سید اولاد علی صاحب المتخلص بہ علی شاہجہانپوری
وارد حال حافظ آباد عرف
پیلی بھیت۔

حضرت قاضی خلیل الدین عالی خاندان
حافظِ قرآن شرف اندوزِ ایمان نعت مین

مجمعِ مدحِ سرورِ عالم ہے وہ نسلِ علی
مرحبا کیا خوب لکھا اُسنے دیوان نعت مین

بارک اللہ طبعِ عالی نے دکھایا معجزہ
اہلِ فن کیا کیا نہ اسیر آئے ایمان نعت مین

بحرِ دیوان دُرِ مکنونِ مضامین سے ہے پُر
ہے نے کلکِ گہر ریز اسکی نیستان نعت مین

یکقلم کیا کیا مضامین شگفتہ ہین قسم
طرحِ نادر سے کھلا گویا گلستان نعت مین

فکرِ بالادست اُسکی لوٹ لائی باغِ خلد
ورنہ ہر ہر رنگ کا ممکن تھا سامان نعت مین

کیا روش بیگانہ کیا چلتے ہوے مضمون ہین
لکھیے اُسکے خامہ کو سرو خرامان نعت مین

سبز اغصانِ بیان اسکی ہے شایانِ درود
اُس سے بڑھکر کوئی کیا ہوگا زبان دان نعت مین

اللہ اللہ اسنے چمکادی ہے اقلیمِ سخن
بسکہ شہدیزِ قلم رکھتا ہے جولان نعت مین

اُسکا ہر نکتہ جو فی المعنی ہوا مہرِ دہان
دم بخود ہین دبدبہ سے اسکے سخندان نعت مین

واہ رے قسمت زہے طالع خوشا اُسکا نصیب
طبع پر جوہر ہو جسکی گوہر افشان نعت مین

عاقبت روزِ جزا پائیگا وہ اسکا صلہ
ہمصفیر اُسکا نہوگا ہمنشین خوان نعت مین

لکھیے اولادِ علی اب مصرعِ تاریخ سال
جلوہ گاہِ شمعِ ایمان ہے یہ دیوان نعت مین

۱۳۱۲ھ

از نتیجۂ فکر شاعرِ شیرین زبان تاثیر جادو بیان سخن سنج نکتہ دان سید محمد قاسم علی صاحب خواہان دہلوی

شاعرِ خوش بیان خلیل الدین
ماہرِ نکتہ دان خلیل الدین

طوطیِ ہند و بلبلِ شیراز
ناظم و ناثر و سخن پرداز

فردِ یکتا و لاجواب جہان
نادر العصر و انتخاب زمان

محمدت گوے احمدِ مختار
ہم وکیلِ عدالتِ سرکار

وضعدار و خلیق و روشندل
با مروت ہنرور کامل

طبع سنجیدہ فکر نقادش
ذہن جیدہ ضمیر وقادش

دل مصفا خیال موزونش
چست بندش لطیف مضمونش

آنچنان یافت پایهٔ تحقیق — که کند خود کلام او تصدیق

فن او را سخنوران دانند — بی بدل بی مثال همانند

در زبان آوری فصیح زمان — رشک سحبان و ثانی حسان

ذهن پاکیزه و خیال لطیف — سخنش قابل درود شریف

یادگار جهان کلام او — تا فلک شد بلند نام او

ره ناراستی نپوید قلم — آنچه او هست کم ازان گویم

اخترش یاوری درین دم کرد — دفتر نعت را انشا هم کرد

قالب انطباع را جان داد — نام اعجاز سنگ آمد یاد

فخر ازان یافت شهرهٔ سیلی بهیت — چون در افواه درنیفتد صیت

این مصفا کلام او لاریب — صورت جوهر مجنجل غیب

از روانی کلک و طبع فهیم — شد روان موج کوثر و تسنیم

خامه اش شاخ سدره و طوبی — نامه اش کاخ جنت الماوی

شد سواد حروف سرمهٔ طور — شد بیاض سطور چشمهٔ نور

کشش و دائره ضیا آگین — رشک خط شعاع و پروین

دم تحریر نوک خامهٔ تیز — بهر اعداست نشتر خونریز

نظم بندید چو حافظ شیراز — بزباندانیش کند صد ناز

گر به تضمین نگاه اندازد — روح جامی بخویشتن نازد

برگهی حسن اهتمام نمود — بهر تاریخ آن بمن فرمود

حسب فرمان آن خجسته شیم — غوطه در بحر فکر سال زدم

لغت نامهٔ سرودش خواهان را

مدح پاک مطاع ارض و سما

۳ ۔ ۱۳

ایضاً

جزاک اللہ اے دینِ حق را خلیل | ثنا گوے محبوب رب جلیل
شریف و لطیف و رئیس قدیم | بدل جان فدائے رسولِ کریم
فصیح و بلیغ و زکی و ذہین | سخن سنج و طباع و فرد و حسین
رقم ساختی دفتر نعت پاک | بآن حسن بندش کہ ...
رقم کرد خواہان چہ سال لطیف | کہ مجموعۂ نعت پاک و شریف
۱۳ھ

ایضاً

مدحت میں خلیل الدین دکھلا گئے جو دست کیا | ای صیل علی سے یائی ہو طبیعت کیا
تاریخ لکھی فوراً خواہان نے عجیب سی کی | سحر رقمی کی ہو اللہ کرامت کیا
۱۳ھ

از نتائجِ افکارِ گہربار دودمانِ سخنوری را چراغ شاعر بلند خیال رنگین سخن

دماغ جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

نغمہ کلام قاضی احق | دل دیدہ و لذتے چشیدہ
داغ از سرِ مدح گفت تاریخ | گلزار خلیل نو رسیدہ
۱۳ھ

از نتیجۂ فکر شاعر خوش مذاق قاضی حافظ رئیس الدین احمد صاحب

فراق برادر زادہ مصنف

ہوئی دیوانِ نعت کی ترتیب | ختم اکرم کی ہے یہ فکر عجیب
نئے مضمون اور نیا دیوان | نئی بندش ہے اور نئی ترکیب
فنِ تحقیق میں وہ ہیں کامل | نظم اور نثر میں یگانہ ادیب
کس کی ہو مدح کیا بتاؤں میں | کون ممدوح کیا کہوں میں غریب
نام کیا لوں کہ ہو گی بے ادبی | ہیں وہ ختم الرسل خدا کے حبیب
انکے محتاج سب امیر و فقیر | انکے مہمان سب غنی و غریب
شافع حشر و قاسم جنت | دردمندانِ معصیت کے طبیب

خلد کی نعمت اور ہمارے منہ	آپکی رحمت اور ہمارے نصیب
حبذا مدح اے نوشا بہوح	مدح کیا لکھ سکے فراق غریب
ہی عجیب و غریب یہ دیوان	اسکے تاریخ ہی عجیب و غریب

از احسان پریشان بریلوی

السلام علی خیر الخلق و آلہ

کیون نہ وہ نظم دلپذیر بنے	جسکا ناظم ہو مجمع خوبی
سال ہجری مین مدح دیوان ہی	اوسکو کہدو وظیفہ قدسی

ایضاً

لکھا ایک مشفق ذکی طبع نے	وہ دیوان جو ہی نعت مین عدیل
کہ ہین السطور اسکے آب حیات	سیاہی سیاہی چشم کحیل
نقاط اوسکے ہین خال رخسار حور	اور اوراق زرین پر جبریل
فصاحت مین مضمون مین طرز مین	نہ کوئی مشابہ نہ کوئی عدیل
جو آجا مو بہوت سے یاد اوسکا شعر	تو صحت ہو فوراً نصیب علیل
دم طبع تھی فکر سال مسیح	کہ ناگہ ہوا فضل رب جلیل
سر اعدا کا توڑا تو بے ساختہ	صدا آئی باغ و بہار خلیل

ایضاً

کہتے ہین اسی کو نعت مقبول	ہی جان سے زیادہ جسکی چاہت
ہر بیت سے ہی عیان تعشق	ہر شعر مین بوے داغ الفت
ہر حرف مین حسن دلربائی	ہر لفظ مین شوخی نزاکت
ہر سطر شبیہ کاکل حور	ہر صفحہ بہار باغ جنت
ہر نقطہ عروج کا ستارا	ہر دائرہ اوسکا مہر طلعت

معنی کا ظہور قبل الفاظ — اللہ رے غایت فصاحت
ہاں خواہش جن و انس کیسی — قدسی بھی ہیں طالب زیارت
موقوف ہو وصف نظم و ناظم — دربیش ہے فکر سال ہمت
بہر سن انطباع و تصنیف — دی ہاتف غیب نے بشارت
تحریر ہو بے تکلف احسان — کامل ہی ذریعہ شفاعت

تقریظ دلپذیر نتیجۂ فکر حسان زمان سحبان دوران ناثر شیوا زبان و ناظم جادو بیان مولوی محمد عبد المجید خان صاحب صاحب شرح اردوی سکندر نامہ و قصائد عرفی وغیرہ متوطن حافظ آباد عرف بیلی بھیت

تحمدہ و نصلی

قطعہ لطیفہ ایست کہ اندرون زیر پردہ قدس بری از نقص منزہ زعیب پاک از ریب بلکہ لباس درون با دم نفیس مسیح ہم بوی جامۂ یوسف زدہ سر از جیب نو آن عروس ہمیشہ جوان نعت مقبول خداست کہ بہرہ ور معنی خویش اسم با مسمی الحق الاسماء تنزل من السماء مدلول این سے خلیل رب جلیل کہ ہم مہمانست و ہم میزبان مہمان خوان فیض یزدانی و میزبان نعمای لامنتہای روحانی و آن کلام لا کلام اوست و سخن بی سخن ویست و خوشا کلام کہ بہ ہمسری شعرش سر فرو نیارد و حبذا سخن کہ پا بر تارک نظم ثریا نگذارد ضیای معانی کالشمس فی الضحی و صفای مبانی البدر فی الدجی متاع خوبش فتاش حلی غنی و بارش نقد جید سبحان اللہ شمارے از شمارش پایۂ فصاحت بد النہایت کہ اللہ اللہ پایۂ بلاغت بآن نہایت کہ ذلک فضل اللہ سخن رس صبح نفس چون بجنس لطائفش میرسند تبرا نہ لاقوۃ الا باللہ تر زبان میشوند و چہ خمسۂ الدر الفائل لشد رطب اللسان میگردند مدارش فسواد دودہ چراغ طور و کاغذش از بیاض دیدہ نور علی نور صبح نورانی پر ضیا لوح خورشید در بغل و در طلب سر خوش ہر روز ستیجل و سجل آیا در تلاش بلند انالنست باہم زحماقت ناپسند ولیست کہ بچہ در بدو مناوی وہدہ ہر ہمیشش لبسان رضوان خانہ دار بہشت زار بو زونیست

باساز و سامان فراخ و هر مصرعه اش همچو طوبی دار میوه دار عالی مضمونی شاخ شاخ
شاخ نبات از مضامین شیرینش چون نیشکر با صد گره هم عقد و با صد بند هم رشته و هم پیوند و
شکر شیرین تر از محبای معانی پر حلاوتش مانند نی قند انگشت حیرت بر لب لب از حیرت
خاموش و بند تا نخل الجواهر سیاهی حروفش منظور منظر اولوا الابصار شده توتیای ملی در
سرمه صفاهانی در مرگ عزت عزیز خود در تعزیت قدر مزید خویش سیه پوش گشته و بالباس
ماتمی هم آغوش گردیده سطورش را همین سطور نتوان گفت بل هر یک را پرده ظلمات باید خواند
که بالانفراد آبحیات حقیقی معانی در پرده خود دارند و در قالب طالب شائق هر دم جانی تازه
روان میسازند بخلاف آبحیات عرفی که بجز خضر و الیاس دیگری را غیر از یاس نصیبی نیست
لاجرم بدان ماند شعر چون در افتد از میوه خور میوه دار چه خرما بود نخل بن را چه خاصه روح القدس
روحانیان را چون بروحات طیبه اش مینوازد بوی آن روحی فداک و بی اندازه می افزاید و پیام
آور شعرا هر گاه بقدسیان نفحات قدسیه اش میرساند بدعا طوبی لک طیب [illegible] زه و توزد و گویند سبحان الله
سای حرف مکرر نگفتی و از تکرار سخن عار داشتی اما اگر این سخن دلپذیر و کلام دلنشین بر گوشش خوردی
هرگز بس مکرر دل نمی بل آنچنان مبتلای آن میشدی که سالها سال لب از تکرار نه بستی نور الدین ظهوری اگر خوان
خلیلیست در مدح ابراهیم عادل شاه خلیل الدین حافظ را مائده ایست در نعت رسول مقبول خدا
هرگز آن باین کی رسد و ناقص با کامل کجا سر همسری زند چه آن از معنی خالی هم خالی نیست و
این مملو بمضامین بهی کذا کذا خواجه شمس الدین حافظ که در جنت نیز بلبل در گلزار باد فراموش نکرده اگر از جنس
خلیل الدین حافظ خبر داشتی بجز حافظ یاد از هر دو یکی هم بخاطر نگذاشتی الحاصل شعر ز چشم بد رخ خوب
ترا خدا حافظ که گر در حمله نکوی بیجای [illegible] حافظ المقصه به سخن بادست سلسله [illegible] در این شعر فوج
توجست معانی بد ملم در پرواز همچو مرغان آن در اوج در باغ نعیم نوا [illegible] همینکه بسکنم و با هوش نشسته خاطرم
فاتر و فرصت تمام [illegible] آمد بالآخر شعر همین بس گر جز این کاسه تماشم که در سالک [illegible] آتش باشم
خود چه کم هست که بیش از این باید جست باید که دست دعا بر دارم و گوهر دعا بدست آرم که اجابت
ز بخشش گوید کجا آمین گوکه آمین خواند قطعه این ذکر خیر باد بماناد زین خلیل تا هست [illegible]

از ملت آنحضرت خلیل ؛ ودین حرف چند ہست ز عبد المجید خان ؛ حافظ خداش
ز زہر علت علیل ؛ فقط

نتیجۂ خامۂ عنبر شمامہ زکی العقیدت و ذکی الطبیعت فصیح بلیغ و بلیغ فصیح مصنف یگانہ و یگانہ مصنف یعنی محمد زکی الدین صاحب تلمیذ حضرت ممتاز

حضرت حافظ خلیل الدین حسن پر آفرین
و گیا گلزار اسکو دیکھکر باغ خلیل
ب بھی نکلا نہ اس دیوان کا دنیا مین جواب
تحفہ کر ڈالون قلم جو ہو کسی کو دسترس
یا قلم وصف نبی مین صف بصف استادہ ہین
یا دکی صورت لگا دی آنکھ ہر ہر شعر پر
نا مٹتے ہین بید مجنون کی طرح اہل قلم
ر جھکے گیا کوئی انکی خوش کلامی مین کلام
جھومتا ہی وجد مین آکے جذب شوق سے
تیز رفتاری سے پہنچا منزل مقصود پر
سی سیاہی ابر نیسان کی کوئی کالی گھٹا
سوئی طبیعت اڑ چلا دیوان ہوا شوق سے
ب بڑھکر ایک توسن جو لائیون بر وہ براق
د غزل کی یہ زمین یا گل زمین باغ ہی
لکھدیا طبع زکی نے مصرع تاریخ طبع

قابل تحسین لکھا کیا خوب دیوان نعت مین
اللہ اللہ کیا کھلایا ہی گلستان نعت مین
گو نکالے سب نے اپنے اپنے ارمان نعت مین
ہاتھ آیا ہی قلم کو کیا ہی میدان نعت مین
صفحۂ کاغذ ہی یا کوئی نیستان نعت مین
دیکھنے والون کو ہی یہ عین عرفان نعت مین
ہی قلم حافظ کا یا شیر نیستان نعت مین
لکھ تو لے ایسا سخن کوئی سخندان نعت مین
ہی قلم یا سرو ہی کوئی خرامان نعت مین
قطع کرتا تھا قلم کو اک بیابان نعت مین
جو قلم اسکا ہوا یون گوہر افشان نعت مین
تختہ کاغذ کا بنا تخت سلیمان نعت مین
اوس سے بڑھکر نہ ہی حافظ کا جولان نعت مین
ہی یہ دیوان یا شگفتہ ہی گلستان نعت مین
چشمۂ علم لدنی ہی یہ دیوان نعت مین
ہجری

تقریظ و تاریخ فرو ریختۂ قلم عطارد رقم افصح الفصحا و ابلغ البلغا ادیب فائق و طبیب حاذق حضرت مولوی محمد عزیز الدین صاحب

بداونی منصف حافظ آباد متخلص بہ صادق تلمیذ مرزا غالب دہلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گل شگفت و غنچه‌ها را باز شد مهر از دهن ‏ / گلبن از لب بستگان باغ میگوید سخن

باز وقت آمد که روپوشیدگان روزگار ‏ / هر یکی دیدار بنمایند بر وجه حسن

پاره گردد نرگس مخمور از دست ترنج ‏ / لاله را چون دامن یوسف بود پیراهن

چاک پیراهن گشاید غنچهٔ چینی قبا ‏ / داغهای دل نماید لالهٔ خونین کفن

بر سر خاک شهید عشق گردد ده زبان ‏ / غنچهٔ سوسن که چون شمع است بالای لگن

در بن هر جان مرجان حسن آتش زند ‏ / همنشین بر طوطی گردون فشاند نارون

از هوا هر دانهٔ شبنم که افتد بر زمین ‏ / باد صبح از گل برون آرد برنگ یاسمن

بانگ روح افزای صبح و نکهت دستار گل ‏ / عندلیبان را به بستان خواند از بیت الحزن

صبحدم خورشید از نظاره شد سیاره باز ‏ / گرمی بازار نسرین بین و جوش نسترن

گلبن از گلهای رنگین عود سوز و عطر ساز ‏ / جویبار از عقد شبنم رشک عقد عدن

از هوای باغ میشوید به آب گل دهان ‏ / در هوای دست بوس سرفراز انجمن

عاشق خیر الوری وصاف مداح نبی ‏ / شاعر شیرین بیان حافظ خلیل الدین حسن

آنکه دیوانی مرتب کرده در نعت رسول ‏ / وانکه سبقت برده از مضمون نگاری در سخن

آنکه دفترهای تعریف بتان را نسخ کرد ‏ / وانکه شهرت یافت مانند خلیل بت شکن

هر که خواند یک ورق از دفتر اخلاق او ‏ / دفتر دل پاک گرداند ز حرف ما و من

ای خیالت همچو نور علم در مشکوهٔ دل ‏ / وی ضمیرت چون فروغ عقل در مصباح تن

همانا هوای ستایش و آهنگ توصیف دیوانی در سر دارم که فراهم آورده سر آمد سخنوران معنی گستر و جمع کرده مجموعهٔ کمال و هنر است یعنی چکیدهٔ قلم عطارد رقم سر خیل استادان سخن قاضی حافظ خلیل الدین حسن است که در نعت حضرت سرور کائنات از انفاس عیسویش بظهور رسیده و مرده دلان را زندهٔ جاوید گردانیده و خضر ... نیست که تشنه لبان زلال هنر را بچشمهٔ حیوان معنی رسانیده و یوسف مصر

کمالیست که گرسنگان خوان استعداد را از قحط سال جهل رهانیده سبحان الله عجب
گوهر گرانمایه ایست که بغواصی فکر از عمان نظم بر ساحل بیان آمده و تعالی الله زهی
اختر بلند پایه ایست که بروشنی طبع از آسمان سخن بر افق طلوع رسیده گرامی
طفلیست از خانواده صنع که از بطن ابداع بوجود آمده و از صلب اختراع صورت تکوین
پذیرفته سالها کبوتر کنگره عرش تجرید بوده و مدتها شاهباز عالم تفرید گردید غرضکه
این مجموعهٔ نگارین و این سفینهٔ دلنشین کمال دلچسپ که هر صفحه اش عروسیست
دیبا و شاهدیست رعنا بجواهر نکات لطیفه آراسته و بزیور استعارات شریفه
پیراسته و دوشیزگان الفاظ مرکبه اش یعنی افسان معنی آبستن و عروسان
معانیش [illegible] مانند جواهر منظوم دست در گردن هر قطعه اش قطعه ایست
از بهشت و هر غزلش غزالیست عنبر سرشت از رباعیات بلند پایه اش ز آب حیات
جوی بهشت تر و تازه تر و سحاب مخمسش در بارش معنی از رباعیات ملا سحابی
استرآبادی بلند آوازه تر مثمنش از معانی ابکار بمنزله منازل هشت بهشت
پر از حور و مسدسش از عذوبت الفاظ مشابه بجوی شهد جنان مشهورتر جعبات
طرب افزایش از دلهای غمگین بندها کشوده و مثنویات هفت گونه اش
از هفت سیاره گوی سبقت ربوده هفت بندش باقلیم سبعه برابر و خمسش
از گوهر حواس خمسه گرانبهاتر ترکیب [illegible] مفرح یاقوتی تمام
اجزای [illegible] خورشید تابانی در گریبان
دارد و [illegible] مطلعش مهر درخشانی بدامان اگر از قاف تا قاف عالم بگردند و خورشید
سان از مشرق تا مغرب جهان بپیمایند مانند عنقا و کیمیا عدیم المثل نیابند
و نظیرش هرگز نبینند این قسم متاعی هرگز ببازار نرسیده و این گونه گوهری
چشم هیچ خریدار ندیده طرفه گلستانیست دلکشا و عجب بوستانیست طرب
افزا که خیابانش بر ریسمان سطر درست کرده اند و به بنفشه و ریحان خط
نگارین بسته نهر جدول هر جا بطرفش روان شده و سبزهٔ حاشیه از کنارش

سر بر زده بحریست بے پایان از نفائس لآلی لباب کمترین موجه اش سلسلة الذهب
دُرهای آبدارش سبحة الابرار جامی و پنجۂ مرجان کنارش خمسۂ نظامی نوای مرغان
جزائرش منطق الطیر عطار گنجینۂ اصداف پُر دُرّ ثمینش مخزن الاسرار جزیره آراسته بانواع
فواکه و ازهار حدیقۂ سنائی کشتی پیراسته به اقسام امتعه لطائف گران بهایش
کشکول بهائی گوهر اصداف شعر نمایانش مطلع الانوار حقه ناف گردابش مرکز دوار
ماهی شناورش قلم آئینۂ اسکندرش جام جم گوهر بی قیمتش تحفة العراقین قیمت
یک گوهرش خراج کونین الحق که بگستردن خوان الوان نعمت داد جوانمردی داده
هرچه خواهی درو مهیا و هرچه جوئی درو آماده همانا که کلک جادوکارش که هاروت
سان در چاه بابل دوات نگون سارست این شعبده های عجیب کرده و این سحرهای
غریب آورده معاذ الله غلط کردم و گفتم استاد جادوگری بکلکش خطاست
و نسبت ساحری باو محض افتراست عصای کلیمیست که این همه خوارق عادت
ازو سر بر زده یا نخل مریمیست که اینچنین برگ و بار آورده وگرنه درین انجمن که وادی
ایمن سخن ست سحر را چه بار و جادو را چه گزار ع آن کو چو خلیل کعبه دارد ÷ در بتکده
کے قدم گزارد ÷ و آن کو بمدینه جا گزیند ÷ با باده کشان چرا نشیند ÷ بالجمله
مجموعه ایست که کنهش از حیز ادراک بیرون ست و ادراکش از حد اندیشه
افزون اگر بتعریف یک بیتش زبان برکشائی کمر بفکر قصیده ها باید بستن اگر توصیف
یک غزلش برخیزی بترتیب دیوانی باید نشستن رباعی فی نعت عطارد سخن
دانی او ÷ خورشید کباب لعل لبانی او ÷ ابروی هلال تا قیامت نرسد ÷ در باب
شگفتگی به پیشانی او ÷ اگر سخنوران زمان در تعریفش عاجز آیند عجز شان بجا و عذر شان
پذیرا هرچه گویم بیش ازان ست و هرچه نویسم زیاده بران و درین صورت مهر بر لب ذات فنون قصوری
نیست و بند بر زبان خامه گذاشتن دوری نه بلکه بعقل انسب خواهد بود و بصواب اقرب
بس برین قطعه تاریخ سلسلۂ سخن اقطع میکنم و این قطعه السلسله سخن که ارم دفتر نعت چو فکر حافظ
داد ترتیب بصد زینت و زین ÷ کلک صادق ز پئ سال رقمش ÷ زد رقم نعت نبی الثقلین ÷ ÷

چکیدۂ کلکِ گہر سلک بلیغ البلغا و ادیب الادبا شاعر نامجو و مورخ بدیہہ گو حضرت قاضی رضی الدین احمد صاحب متخلص بہ رضی مہین برادر عمزاد مصنف

حامیِ دین خلیل آنکہ عزیز منست
حافظِ قرآن خلیل آیۂ ایمان خلیل
گوہرِ نایاب بر صفحۂ کاغذ بریخت
مردم بیدار مغز سخن اشگافت
خلق ز دیوان او صد گل مقصود چید
صاحب مطبع شنید نوبت طبعش رسید
طبع رزین رضی از پی تاریخ طبع

نعت محمد بگفت یا دُر مکنون بسفت
عاشقِ یزدان خلیل دولت دین بُد بگفت
معنی و الفاظ را چون قلمش ساخت جفت
دیدۂ دل باز داشت در دل شبہا نخفت
راست کہ از شعر او غنچۂ دلہا شگفت
نعرہ ز دل بر کشید لعل بسنگ سست سفت
باد بدیوان نعت مہر نبوت بگفت

از نتائج افکار سرشار نشۂ گفتار منشی کھڑک سین صاحب متخلص بہ مختار

تعالیٰ شانہ حافظ کا دیوان
وہ مطبوع طبائع جب ہوا طبع
لکھی مختار نے تاریخ اُسکی

عیاں ہر شعر سے ہے شان حافظ
زیارت کرنے آئی جان حافظ
کہ اردو کا چھپا دیوان حافظ

نتیجۂ فکر فارس مضمار سخن مولوی حسن رضا خان صاحب حسن بریلوی تلمیذ رشید حضرت داغ دہلوی

طبع حافظ کہ بحر شعر ست
ہم موجۂ زور شاعرانہ
گفتم تاریخ انچہ نعت ست

دارد ہر گونہ جوش مضمون
ہم گوہر مدحت ہمایون
مضمون نفیس و مدح موزون

ریختۂ خامۂ مشکین ختامۂ شاعر نادرہ گوی ماہر منشی لالہ دیبی پرشاد صاحب نادر رئیس و آنریری مجسٹریٹ حافظ آباد عرف پیلی بھیت

حافظ کہ محافظِ نکوئی ست
نامش قاضی خلیل دین ست
در نعت نوشت طرفہ دیوان
ممدوح الٰہ راست و دق
در سنت بخلق خُلق خالق
مشہور ز خلق او بندہ واحد
نادر تاریخ گفتہ نادر

بادا بحفاظت الٰہی
نامی ست بخلت الٰہی
خوانیست ز نعمت الٰہی
مانا ست ببصیرت الٰہی
واجب این سنت الٰہی
توحید حق قدرت الٰہی
منشور کرامت الٰہی ۱۳[illegible]

چکیدۂ قلم فصاحت رقم امیر الشعرا الشہیر حضرت منشی امیر محمد صاحب امیرؔ مینائی لکھنوی

کہے قاضی خلیل الدین حسن نے
مضامین طرفہ نعتِ مصطفےٰ کے
امیر انکی لکھی تاریخ میں نے
محامد ہیں وہ ختم انبیا کے ۱۳[illegible]

از نتیجۂ فکر مقبول کونین عاشق رسول الثقلین مفتی محمد لطافت حسین صاحب لطفی
متوطن قصبہ جہان آباد ضلع حافظ آباد عرف پیلی بھیت

طرفہ دیوانِ نعتِ حافظ ہند
کہ بدلہا شگفت غنچۂ مہر
چون بلطفی نسیم لطف وزید
بہر سالش بگفت غنچۂ مہر ۱۳

چکیدۂ قلم بلاغت توام جامع معقول و منقول حضرت مولوی قاضی محمد عبد الجمیل صاحب
جنونؔ بریلوی تلمیذ مرزا غالبؔ دہلوی

حافظِ ما بصد بیان گفت بنعت تر زبان
داد فصاحت آنچنان داد بر اہل شاعران
غلغلۂ رفت ازین جہان تا بفضائے لامکان
گفت جنون بسال آن چشمۂ فیض جاودان

از نتیجۂ افکار سخن سنج نکتہ پرور قاضی عزیز الدین حیدر صاحب عزیزؔ خلف اکبر حضرت ممتاز حافظ آبادی

چہ حافظ است کہ دیوان نعت کرد مرتب
چہ بندہ است کہ بندد کمر بخدمت مولےٰ
ہزار لذت جنت گرسنہ مزۂ او
بخوان عزیز بسالش کہ خوان نعمت مولےٰ

از سخنوران باہنر ملا غلام حیدر صاحب حیدرؔ و حسن [illegible] گو جناب میر قاسم علی صاحب خواہانؔ بریلوی

حضرتِ قاضی خلیل الدین حسن ۔۔۔ شاعرِ معجز بیان و خوش مقال

…یکھنے سننے مین آیا ہی نہین ۔۔۔ ایسا عالی فکر اور نازک خیال

…ہین مسافر دوست اور مہمان نواز ۔۔۔ نام خود اس بات پر اُنکا ہے دال

…اور ہر رنگ و اصنافِ سخن ۔۔۔ ایسے ہوتے ہین کہان اہلِ کمال

…ل سے مداحِ رسولِ کبریا ۔۔۔ مدح مین اُنکی زبان اپنی ہے لال

…ت مین مجموعہ لکھکر ہو گئے ۔۔۔ موردِ الطافِ ربِّ ذو الجلال

…ین صلہ اسکا رسولِ پاک سے ۔۔۔ دے جزا اسکی خدائے لایزال

…مگر از عشقِ حضرت کا ہے فیض ۔۔۔ اُنکو بانی ہوگیا کارِ محال

…رف حرف اسکا زبانِ حال سے ۔۔۔ داد کا ناظر سے کرتا ہے سوال

…گیری کیا کرینگے حرف گیر ۔۔۔ کب ہے باقی اسمین جائے قیل و قال

…محبوبِ خدا سے آگئی ۔۔۔ چہرۂ مضمون مین خوبیِ جمال

…نقطہ شکِ خط و خالِ نوخطان ۔۔۔ نقطہ روئے شاہدِ معنی کا خال

…ھو روے حیدر سرِ اندیشہ کو ۔۔۔ لکھ بھی دے منظورِ برحق تاریخ سال ۱۳۰۳ھ

نتیجۂ فکر محمد مظہر احسن خان صاحب المتخلص بہ احسن شاگرد رشید حضرت امیر لکھنوی مالک مطبع مظہری

…لفظ شیرین سخن آن نعت گفت ۔۔۔ روحِ حسان کرد بروے آفرین

…خواستم از طبع چمن تاریخ طبع ۔۔۔ گفت زیبا مدحِ خیر المرسلین ۱۳۰۳ھ

نتیجۂ فکر مقبولِ ربِّ ذو المنن شیخ محمد امیر حسن صاحب حسن متوطن حافظ آباد عرف بیلی بھیت

…ش گفت کلامِ نعت حافظ ۔۔۔ از فکرِ لطیف نکتہ زائے

…بانگ زدہ حسن بپاسش ۔۔۔ گلزارِ خلیل و گلکشا سے ۱۳۰۳ھ